Titas®
FOOTWEAR

Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna
Website : www.live7tv.com
Group Editor : Aziz Burney
अवामी न्यूज़
روزنامہ
عوامی نیوز
کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com
بے باک صحافت کا علمبردار
₹5/- only
کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں

جو غلطی کر نہیں سکتا وہ فرشتہ
جو غلطی کر کے اُس پر ڈٹ جائے
وہ شیطان ہے
اور جو غلطی کے بعد توبہ کر لے
وہ انسان ہے

Pages-08 ● 201: شمارہ ● 13: جلد ● KOLKATA ● Tuesday, 28th July 2026 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 ● ۱۴۴۸ھ بمطابق ۱۳ رصفر المظفر ● منگل ،۲۸ رجولائی ۲۰۲۶ء ● کلکتہ

این ڈی اے کے شریک کار یا بی جے پی میں انضمام؟
این سی پی آئی آج دہلی میں شوبھیندو سے ملاقات کرے گی

نئی دہلی، 27 رجولائی: دہلی کی سیاست میں ایک نیا موڑ اس بار این ڈی اے کی میٹنگ میں این سی پی آئی کے ارکان پارلیمنٹ کو مدعو کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے بنگال کے این سی پی آئی کے ارکان پارلیمنٹ منگل کی دوپہر بنگال کے وزیر اعلی سوبندو ادھیکاری سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ ایم پی شتابدی رائے نے کہا کہ دہلی میں بنگ بھن میں میٹنگ ہے۔ تو فطری طور پر سوال اٹھتا ہے کہ کیا این سی پی آئی بی جے پی کے ساتھ گھل مل رہی ہے؟ باخبر ذرائع کا ماننا ہے کہ کل کی ملاقات میں کیا ہوتا ہے اس پر سب کچھ منحصر ہے۔ این سی پی آئی ایم پی شتابدی رائے نے کہا، "منگل کو دوپہر 1 بجے بنگ بھابن میں میٹنگ ہے۔ وزیر اعلی سوبندو ادھیکاری ہمارے تمام ممبران پارلیمنٹ سے ملاقات کریں گے۔ ہم سے پوچھا جائے گا کہ کیا ہم میں سے کسی کے پاس کچھ کہنا ہے۔ ہم وہ باتیں کہہ سکتے ہیں جو ابھی تک نہیں کہی جا سکتی تھیں۔" شتابدی کا دعویٰ ہے کہ پارٹیاں بدلنے کا یہ فیصلہ قواعد کے خلاف نہیں ہے۔ ان کے الفاظ میں، "ہم نے اصولوں پر عمل کیا، مجھے نہیں لگتا کہ کچھ بھی قواعد سے باہر ہوا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ الیکشن کمیشن کی طرف سے ایک پیپر آئے گا۔ آخر میں اسپیکر فیصلہ کریں گے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ اس پیپر کا انتظار کر رہے ہیں۔" قابل ذکر ہے کہ سدیپ بنرجی اور ان کی پارٹی نے 19 ممبران پارلیمنٹ کے ساتھ ترنمول چھوڑنے کے فوراً بعد دہلی میں اوم برلا سے ملاقات کی اور اپنی درخواست کی۔ وہ این سی پی آئی کے رکن پارلیمنٹ کے طور پر پہچانا جانا چاہتے تھے۔ اور چونکہ وہ این ڈی اے کا حصہ بننا چاہتے ہیں، اس لیے انہیں لوک سبھا میں پارٹنر پارٹی کے ساتھ سیٹیں دی جانی چاہئیں۔ ان کی مدد سے این ڈی اے کو سب سے بڑا پارٹنر مل رہا ہے۔ کیونکہ این ڈی اے کے کسی دوسرے پارٹنر کے پاس اتنے ممبران اسمبلی نہیں ہیں۔ توقع تھی کہ اسپیکر بادل سیشن شروع ہونے سے پہلے انہیں پہچان لیں گے۔ 19 جولائی کو، بادل سیشن شروع ہونے سے ٹھیک پہلے، پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے این سی پی آئی کو ایک خط لکھا اور انہیں آل پارٹی میٹنگ میں شرکت کی دعوت دی۔ انہوں نے بھی اس میں شرکت کی۔ این سی پی آئی کو کل منگل کو ایک اور میٹنگ کے لیے بلایا گیا ہے۔ لہٰذا، یہ سوال فطری طور پر پیدا ہوتا ہے کہ کیا این سی پی آئی این ڈی اے کا حصہ رہے گی یا شمال مشرقی ہندوستان کی گمنام پارٹی بی جے پی میں ضم ہو جائے گی؟ خیال کیا جا رہا ہے کہ یہ منگل کی ملاقات کے بعد واضح ہو جائے گا۔

آسام میں تباہ کن سیلاب سے 68 افراد ہلاک، 25 اضلاع میں تقریباً 10 لاکھ لوگ متاثر، کھڑگے اور راہل کا اظہارِ تشویش
گجرات میں ہلاکت خیز بارش، 50 سے زائد اموات، 40 ہزار افراد کا ریسکیو، بجلی ٹھپ

27 رجولائی: آسام میں تباہ کن سیلاب نے بڑے پیمانے پر تباہی مچا رکھی ہے۔ اس سیلاب کی وجہ سے اب تک کم از کم 68 لوگوں کی موت ہو چکی ہے، جبکہ ریاست کے 25 اضلاع میں تقریباً 10 لاکھ لوگ متاثر ہوئے ہیں۔ سیلاب سے بڑے پیمانے پر جانی و مالی نقصان کے درمیان کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے متاثرہ لوگوں کے تئیں گہری ہمدردی اور تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے مرکزی و ریاستی حکومت سے راحت، بچاؤ اور باز آبادکاری کے کاموں میں ہر ممکن وسائل استعمال کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ملکارجن کھڑگے نے آسام میں آنے والے تباہ کن سیلاب پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اپنا ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ ''اس قدرتی آفت نے کم از کم 68 قیمتی جانیں لے لی ہیں اور پوری ریاست میں بڑے پیمانے پر تکلیف اور تباہی پھیلائی ہے۔'' انھوں نے سیلاب میں اپنے عزیزوں کو کھونے والے خاندانوں سے تعزیت کا اظہار کیا اور کہا کہ ان کی ہمدردیاں ان تمام لوگوں کے ساتھ ہیں، جن کے گھر، روزگار، فصلیں اور مویشی سیلاب کی نذر ہو گئے ہیں۔

کانگریس صدر نے پی ایم کیئرز فنڈ سے سیلاب متاثرہ خاندانوں کے لیے خاطر خواہ امداد فوری طور پر جاری کرنے کا مطالبہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ سیلاب میں ضائع ہونے والی ہر جان، گھر اور روزگار کے لیے مناسب معاوضہ فراہم کیا جانا چاہیے۔ وہ کہتے ہیں کہ ''بی جے پی نے 2016 کے آسام ویژن دستاویز میں ریاست میں بار بار آنے والے سیلاب کا مستقل حل فراہم کرنے کا (باقی صفحہ 5 پر)

پتنجلی کے آٹے میں حد سے زیادہ کیڑے مار دوا، واپسی کے حکم کے بعد کمپنی کے شیئرز میں بڑی گراوٹ

نئی دہلی 27 رجولائی: یوگا گرو بابا رام دیو سے وابستہ کمپنی پتنجلی فوڈز کو اپنے گیہوں کے آٹے کے ایک مخصوص بیچ کو بازار سے واپس منگانے کا حکم دیا گیا ہے۔ کیرالہ کے فوڈ سیفٹی حکام کی جانچ میں اس بیچ میں کلورپائریفوس نامی کیڑے مار دوا کی مقدار مقررہ قانونی حد سے زیادہ پائی گئی، جس کے بعد کمپنی کے شیئرز میں زبردست گراوٹ دیکھی گئی اور اسٹاک 52 ہفتوں کی کم ترین سطح کے قریب پہنچ گیا۔ کمپنی نے 24 جولائی کو اسٹاک ایکسچینج کو دی گئی اطلاع میں بتایا کہ فوڈ سیفٹی حکام نے گیہوں کے آٹے کے ایک بیچ میں کیڑے مار دوا کے باقیات کی مقدار مقررہ حد سے زیادہ پائی ہے۔ اس کے بعد متعلقہ بیچ کو مارکیٹ سے واپس منگانے کی ہدایت جاری کی گئی۔

کمپنی کے مطابق، کیرالہ کے ضلع کوٹایم میں اسسٹنٹ کمشنر، فوڈ سیفٹی کے دفتر نے 20 جولائی کو یہ حکم جاری کیا تھا، جو 24 جولائی کو کمپنی کو موصول ہوا۔ پتنجلی فوڈز نے وضاحت کی ہے کہ یہ کارروائی صرف ایک مخصوص بیچ تک محدود ہے اور (باقی صفحہ 5 پر)

بہار اور بنگال میں طلبہ کے خلاف ایف آئی آر، احتجاج کرنے والی طالبات کے اہل خانہ کو دھمکیاں، حد ہو گئی ہے: پرینکا گاندھی

نئی دہلی 27 رجولائی: کانگریس کی جنرل سکریٹری اور رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی واڈرا نے پیر کے روز ایک بار پھر مرکزی حکومت اور بی جے پی کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ بہار اور مغربی بنگال میں احتجاج کرنے والے طلبہ کے خلاف اب بھی ایف آئی آر درج کی جا رہی ہیں، جبکہ جنتر منتر کے مظاہروں میں شریک طالبات کے اہل خانہ کو فون کر کے دھمکایا جا رہا ہے۔ پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے پرینکا گاندھی نے کہا کہ حکومت اپنی روش بدلنے کو تیار نہیں۔ ان کا کہنا تھا، ''حد ہو گئی ہے، ابھی بھی طلبہ کے خلاف ایف آئی آر درج کی جا رہی ہیں، شاید گزشتہ رات یا آج صبح بہار اور مغربی بنگال میں مقدمات قائم کیے گئے ہیں۔ یہ لوگ اپنی عادتوں سے باز نہیں آ رہے۔''

پرینکا گاندھی نے مزید کہا کہ انہیں اطلاع ملی ہے کہ جن طالبات نے جنتر منتر پر ہونے والے احتجاج میں حصہ لیا تھا، ان کے گھروں پر فون کر کے اہل (باقی صفحہ 5 پر)

رام مندر چندہ چوری معاملہ: سپریم کورٹ کی ہدایت پر نئی ایس آئی ٹی تشکیل، چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ بھی ہو گا رکن

لکھنؤ، 27 رجولائی: ایودھیا میں رام جنم بھومی مندر ٹرسٹ کے نذرانہ و چندہ چوری معاملے میں سپریم کورٹ میں آج اہم سماعت ہوئی۔ اس دوران چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیا باگچی اور جسٹس وی موہنا کی بنچ کے سامنے اتر پردیش حکومت نے اپنے دلائل رکھے۔ ریاستی حکومت کی طرف سے معاملے کی پیروی کرتے ہوئے سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت کو بتایا کہ معاملہ کی شفاف جانچ کے لیے دوبارہ ایس آئی ٹی بنا دی گئی ہے۔ سپریم کورٹ کی پچھلی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے اس نئی ایس آئی ٹی کی ذمہ داری سینئر افسران کو سونپی گئی ہے۔

سالیسٹر جنرل نے بتایا کہ سپریم کورٹ کے مشورہ کے مطابق لکھنؤ رینج کے پولیس انسپکٹر جنرل کرن ایس. کو ایس آئی ٹی کا چیف بنایا گیا ہے۔ اس 3 رکنی ایس آئی ٹی میں آئی جی کرن ایس. کے علاوہ مزید 2 سینئر آئی پی ایس افسران کو شامل (باقی صفحہ 5 پر)

ہندوستان کے بعد نیپال میں بھی پیپر لیک پر ہنگامہ، جین زی کا احتجاج بالین شاہ حکومت کے لیے بنا چیلنج

کھٹمنڈو 27 رجولائی: ہندوستان میں امتحانی پرچوں کے لیک ہونے پر ہونے والے حالیہ طلبہ احتجاج کی گونج ابھی تھمی بھی نہیں تھی کہ پڑوسی ملک نیپال میں بھی اسی نوعیت کا بحران سامنے آ گیا۔ تریبھون یونیورسٹی کے ماسٹر آف بزنس اسٹڈیز (ایم بی ایس) کے پہلے سمسٹر کا سوالیہ پرچہ لیک ہونے کے بعد نوجوان بڑی تعداد میں سڑکوں پر نکل آئے ہیں، جس سے وزیر اعظم بالین شاہ کی حکومت ایک نئے سیاسی دباؤ کا سامنا کر رہی ہے۔ یہ مارچ 2026 میں بالین شاہ کی حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد دوسرا بڑا موقع ہے جب جین زی (Z-Gen) نسل نے حکومت کے خلاف احتجاج کا راستہ اختیار کیا ہے۔ اس سے قبل 2025 میں نوجوانوں کی وسیع احتجاجی تحریک نے نیپال کی سیاست میں ہلچل مچا دی تھی اور حکومت کی تبدیلی کی راہ ہموار ہوئی تھی۔ اسی وجہ سے موجودہ احتجاج کو محض ایک امتحانی بے ضابطگی نہیں بلکہ نوجوانوں کے (باقی صفحہ 5 پر)

’جہاد اور بدلہ کے علاوہ دوسرا کوئی راستہ نہیں‘، مجتبیٰ خامنہ ای نے حزب اللہ کی حمایت میں دیا بیان

تہران، 27 رجولائی: ایران کے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای نے پیر کو حزب اللہ کے جنگجوؤں کی حمایت میں ایک اہم بیان دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران حزب اللہ کے جنگجوؤں کے تحفظ کو اپنی اسٹریٹجک ذمہ داری سمجھتا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے لبنان کے خلاف اسرائیل کی فوجی کارروائی کو مکمل طور پر اور بغیر کسی شرط کے ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ خامنہ ای نے یہ بیان حزب اللہ کے جنرل سکریٹری شیخ نعیم قاسم اور تنظیم کے جنگجوؤں کی جانب سے بھیجے گئے حمایت کے خط کے جواب میں سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر دیا۔ انہوں نے حزب اللہ کے صبر، وقار اور قربانی کی تعریف کی اور تنظیم کو اسرائیل کے خلاف مزاحمت کے محاذ پر ایک اٹل چٹان قرار دیا۔

مجتبیٰ خامنہ ای نے کہا کہ ایران حزب اللہ کے تحفظ اور لبنان کی علاقائی سالمیت کو اپنی اسٹریٹجک ذمہ داری سمجھتا ہے۔ امریکہ کے ساتھ جاری مسلط کردہ جنگ کو ختم کرنے کے لیے کسی بھی معاہدے میں لبنان کے خلاف اسرائیل کی جارحانہ کارروائی کو مکمل طور پر ختم کرنا شامل ہونا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جہاد اور مزاحمت کے علاوہ آگے بڑھنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ مجتبیٰ خامنہ ای نے دعویٰ کیا کہ مسلسل مزاحمت بالآخر ان لوگوں کو فتح دلائے گی، جو حق کے لیے لڑ رہے ہیں۔

ایرانی سپریم لیڈر نے جنوبی لبنان کے لوگوں کے صبر اور حمایت کی بھی تعریف کی۔ انہوں نے مارے گئے حزب اللہ کے لیڈر سید حسن نصر اللہ اور مزاحمتی تحریک کے دیگر کمانڈروں کو خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ حزب اللہ کے جنگجوؤں نے تنظیم کو ایک ننھے پودے سے طاقتور درخت میں تبدیل کر دیا اور پوری اسلامی دنیا (باقی صفحہ 5 پر)

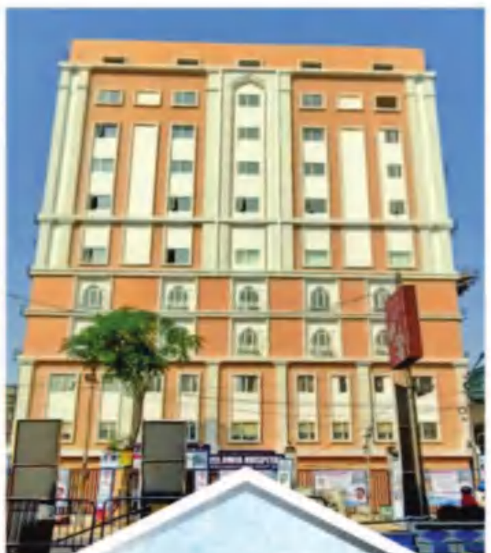

ISLAMIA HOSPITAL
اسلامیہ اسپتال
ISLAMIA HOSPITAL
سُپر اسپیشلیٹی اسپتال
73- چترنجن ایونیو، کولکاتا- 700012

A 200 Beded Hospital Refurbished and Modernized to Cater to The Medical Needs Our Main Aim is to Provide Affordable Medical Treatment to All (Especially The Economically Weak Patients)

DEPARTMENT AVAILABE

- GENERAL MEDICINE
- CHEST MEDICINE
- DIABETIC
- DIABETIC FOOT CARE
- CARDIOLOGY
- SURGERY (GENERAL & LAP)
- GASTROENTEROLOGY
- NURSERY
- ORTHOPAEDIC
- UROLOGY
- GYNAECOLOGY & OBSTETRICS
- NEUROLOGY & NEUROSURGERY
- NEPHROLOGY
- CANCER SURGERY
- CANCER MEDICINE
- PAEDIATRICS
- DENTISTRY
- OPHTHALMOLOGY
- ENT
- DERMATOLOGY
- PLASTIC SURGERY

PHARMACY : 24 x 7
Discounted medicines available
(FOR IPD, OPD PATIENTS AND WALK-IN CUSTOMERS)
ULTRAMODERN ICU OPERATION THEATRE
8 STARE OF THE ART OPERATION THEATRE
(SPECIAL LABOUR ROOM)

- PATHOLOGY
- DIALYSIS
- CT SCAN
- X-RAY
- ECG
- ECHOCARDIOGRAPHY
- ENDOSCOPY
- PHYSIOTHERAPY
- ULTRASONOGRAPHY WITH
- COLOUR DOPPLER

24x7 EMERGENCY SERVICE

FIRHAD HAKIM
President
AMIRUDDIN (Bobby)
Hony. General Secretary

Ph.: 033-2237-8737 I 4602-3709 E-mail: islamiahospital.011@gmail.com

وزیراعلیٰ نے ذاتی طور پر سکم ٹنل گرنے کے متاثرین کے لواحقین کو چیک اور نوکری کی پیشکشیں سونپیں

کولکاتا: 27 جولائی (عوامی نیوز سروس) بنگال سے تعلق رکھنے والے گیارہ مزدوروں کا سکم ٹنل گرنے سے المناک انجام ہوا۔ وزیر اعلیٰ شبھیند و ادھیکاری نے پہلے سوگوار خاندانوں کو اپنی حمایت کا یقین دلایا تھا۔ اس نے محض وعدہ ہی نہیں کیا۔ پیر کو، اس نے خط کو پورا کیا۔ جلپائی گوڑی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دفتر میں وزیر اعلیٰ نے ذاتی طور پر ان خاندانوں کے ارکان کو مالی امداد سونپی۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ گیارہ خاندانوں میں سے نو افراد کو نوکریاں دی جائیں گی۔ سات کو ہوم گارڈز کے طور پر تعینات کیا جائے گا، اور دو خاندانوں کے افراد سوک پولیس میں شامل ہوں گے۔ انہوں نے یہ یقین دہانی کرائی اور بتایا کہ گیارہ خاندانوں کو کل 21 لاکھ روپے فراہم کیے گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ سے بات کرنے اور مالی امداد ملنے کے بعد غمزدہ خاندانوں نے راحت کا احساس محسوس کیا۔

گزشتہ ہفتے سکم کے نامچی میں زیر تعمیر سرنگ گرنے سے ایک بڑا حادثہ پیش آیا۔ بنگال سے تعلق رکھنے والے گیارہ مزدور اندر پھنس کر جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ان میں سے نو کا تعلق مالبازار سے تھا۔ ڈیزاسٹر مینجمنٹ ٹیموں نے دشوار گزار خطوں میں بے پناہ چیلنجوں پر قابو پاتے ہوئے ایک ایک کر کے ان کی لاشیں نکالیں۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی وزیر اعلیٰ نے سکم حکومت سے مدد کے لیے رابطہ کیا اور ضرورت پڑنے پر امدادی کارروائیوں کے لیے ہیلی کاپٹر بھیجنے کی پیشکش کی۔ انہوں نے متاثرین کے اہل خانہ کے ساتھ کھڑے ہونے کا بھی وعدہ کیا اور ان سے ذاتی طور پر ملاقات کا وعدہ کیا۔

اپنی بات کے مطابق، شبھیند و ادھیکاری نے پیر کو جلپائی گوڑی کا دورہ کیا اور ضلع مجسٹریٹ کے دفتر میں اہل خانہ سے ملاقات کی۔ انہوں نے بوڑھی ماں، باپ اور چھوٹے بہن بھائی سب سے بات کی۔ وزیر اعلیٰ نے ذاتی طور پر سات خاندانوں کے افراد کو ملازمت کے تقرر نامے اور مالی امداد فراہم کی۔ انہوں نے ایک اہم پیغام بھی دیا، تارکین وطن کارکنوں کو گھر واپس آنے کی تاکید کرتے ہوئے "براہ کرم واپس آجائیں۔ ریاستی حکومت اب بہت سے فوائد فراہم کرنے کیلئے تیار ہے۔ نئے جاب کارڈ بنوائیں، آپ کو 125 دن کا کام ملے گا۔ مزید برآں، مرکزی حکومت مفت راشن فراہم کرتی ہے، اور آیوشمان بھارت اسکیم بھی ہے۔ جو لوگ ان فوائد کے اہل نہیں ہیں، ان کے لیے چیف منسٹر ہیلتھ انشورنس اسکیم ہے۔ اگر آپ واپس لوٹیں گے تو آپ کو کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔

ٹی ایم سی پی کے یوم تاسیس پر راکھی بندھن، تیاری کے اجلاس کے دوران ممتا نے طلبہ اور نوجوان لیڈروں کو کیا پیغام دیا؟

کولکاتا: 27 جولائی (عوامی نیوز سروس) ممتا بنرجی نے پارٹی کے طلبہ ونگ کے یوم تاسیس - 28 اگست کو 'سمپریتی دیوس' (یوم ہم آہنگی) کے طور پر منانے کا مطالبہ کیا ہے۔ وہ ہمیشہ اس موقع پر کلیدی مقرر ہیں، اور یہ سال بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہوگا۔ دہلی میں طلباء کی تحریکوں کے پس منظر میں پارٹی لیڈر نے طلباء پر زور دیا ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو مستقبل میں بڑے ایجی ٹیشن شروع کرنے کی تیاری کریں۔

طلبہ ونگ کے یوم تاسیس کے پروگرام کے حوالے سے ایک تیاری میٹنگ اتوار کو توپسیا کے ترنمول بھون میں منعقد ہوئی۔ ممتا نے وہاں طلباء اور نوجوان لیڈروں سے ٹیلی فون کے ذریعے خطاب کیا۔ انہوں نے انہیں بتایا کہ ہمیشہ کی طرح میو روڈ پر گاندھی مجسمہ کے دامن میں جلسہ کرنے کی اجازت مانگی گئی ہے۔ طلباء اور نوجوان رہنماؤں کی تعریف کرتے ہوئے، انہوں نے کہا، "21 جولائی کے پروگرام کی کامیابی مکمل طور پر پارٹی کے طلباء اور یوتھ ونگز کی وجہ سے ممکن ہوئی ہے۔" ممتا نے مزید کہا، "28 اگست، پارٹی کے طلبہ ونگ کے یوم تاسیس کو 'سمپریتی دیوس' کے طور پر منایا جائے گا۔ ہر کوئی ایک دوسرے پر *راکھیاں* باندھے گا، اگر ضروری ہوا تو ہمارے طلباء کو بھی آنے والے دنوں میں سڑکوں پر نکلنا ہوگا۔"

ممتا نے ریاستی انتظامیہ کو نشانہ بناتے ہوئے برلا پلانیٹریم کے سامنے 21 جولائی کو ہونے والی میٹنگ اور دو دن قبل پارک سرکس میں ہونے والی میٹنگ کی اجازت حاصل کرنے میں درپیش مسائل کو اجاگر کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ موجودہ ریاستی حکومت انہیں ہر قدم پر ہراساں کر رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ 21 جولائی کے پروگرام کی طرح ترنمول چھاترا پریشد کے پروگرام کے لیے بھی اجازت حاصل کرنے کے حوالے سے غیر یقینی صورتحال ہے۔

جگتدل پورباشا میں یادگار ادبی و شعری نشست

شمالی 24 پرگنہ: 27 جولائی (پریس ریلیز) جگتدل ریلوے پلیٹ فارم کے پورب میں واقع نوآباد بستی پورباشا میں معروف شاعرہ انیسہ صابری کی رہائش گاہ پر گریڈیہ سے تشریف لائے معزز مہمان شعرا جناب قیصر امام قیصر اور جناب ریاض احمد کی آمد کے موقعے سے ایک کامیاب، باوقار اور یادگار ادبی و شعری نشست منعقد ہوئی۔ نشست کی صدارت صاحبِ کتاب، سینئر شاعر و ادیب جناب عظیم انصاری نے فرمائی، جبکہ نظامت کے فرائض خوش اسلوبی سے حکیم سمیع الفت نے انجام دیئے۔ برسات کے موسم کے باوجود شعرا، ادبا اور ادب نواز سامعین کی قابلِ ذکر تعداد نے شرکت کر کے محفل کی رونق دوبالا کر دی۔ اس موقع پر مہمانانِ خصوصی کے طور پر جناب قیصر امام قیصر، جناب ریاض احمد، ڈاکٹر خورشید اقبال (مدیر: آن لائن کائنات اور اردو دوست ڈاٹ کام) اور ڈاکٹر وحید الحق علیگ (پروفیسر، رشی بنکم چندر کالج) کی تشریف آوری محفل کے لیے باعثِ اعزاز رہی۔ اس موقع پر مہمانانِ خصوصی کے طور پر جناب قیصر امام قیصر، جناب ریاض احمد، ڈاکٹر خورشید اقبال (مدیر: آن لائن کائنات اور اردو دوست ڈاٹ کام) اور ڈاکٹر وحید الحق علیگ (پروفیسر، رشی بنکم چندر کالج) کی تشریف آوری محفل کے لیے باعثِ اعزاز رہی۔ محفل کا روح پرور آغاز محمد غلام نے نعتِ رسولِ مقبول ﷺ پیش کر کے کیا۔ اس کے بعد بالترتیب نسیم اشک، ریاض احمد، خواجہ احمد حسین، حکیم سمیع الفت، انیسہ صابری، خطاب عالم شاذ، بلند اقبال، شرر راستی، علی شاہد دلکش، قیصر امام قیصر، ڈاکٹر وحید الحق، ڈاکٹر خورشید اقبال اور فیروز اختر نے اپنا منتخب کلام پیش کیا، جسے سامعین نے بھرپور داد و تحسین سے نوازا۔ معروف و مستند افسانہ و افسانچہ نگار شمیم جہانگیری نے اپنا افسانچہ "ضرورت کی جنگ" پیش کیا، جسے حاضرین نے بے حد پسند کیا اور خوب سراہا۔ اختتام پر صدرِ محفل عظیم انصاری نے صدارتی خطاب فرمایا اور اپنے کلاسیکی کلام سے محفل کو چار چاند لگا دیے۔ بعد ازاں انیسہ صابری اور حکیم سمیع الفت نے تمام مہمانان، شعرا، سامعین اور منتظمین کا تہہِ دل سے شکریہ ادا کیا۔

اس کامیاب نشست میں خصوصی سامعین کے طور پر ماسٹر محمد ممتاز، ماسٹر محمد شمشاد، ماسٹر محمد صغیر، محمد چاند، محمد مقدر، محمد سلطان، محمد ارمان اور صابر وارثی کی شرکت بھی قابلِ ذکر رہی۔ نشست کو کامیاب بنانے میں سلیمہ صابری اور فاطمہ صابری کی خدمات بھی لائقِ تحسین رہیں۔

پوربی ریلوے

سنیئر ڈویژنل کمرشیل منیجر' ہوڑہ' نیو ڈی آر ایم بلڈنگ، چوتھی منزل، نزد ریلوے میوزیم، ہوڑہ-711101 سے ای۔ نیلامی کی طلبی برائے لیزنگ کے 07 ایس ایل آر کے 07 مسافر بردار ٹرینوں کے لئے ہوڑہ ڈویژن میں تین برسوں کے لئے بذریعہ ای۔ نیلامی طرز پر ای آر ای پی ایس ویب سائٹ سے۔ نیلامی کیٹلاگ تفصیل اصول وضوابط پر مشتمل ہے فوری ای۔ نیلامی کے جو جمع کیا جائے گا ای۔ نیلامی طرز کے ذریعہ سے www.ireps.gov.in شرکت کے لئے ای۔ نیلامی کارروائی میں ایک وقت پر کاروباریوں کا رجسٹریشن ای۔ نیلامی طرز کے ذریعہ ویب سائٹ میں www.ireps.gov.in اختیاری کاروباری مہیا کریں گے کلاس۔ III کا ڈیجیٹل دستخط **نیلامی کیٹلا تفصیلات : نیلامی کیٹلاگ نمبر** : پی سی ایل۔ ایچ ڈبلو ایچ-26-18 اے، **کمپارٹمنٹ**: 07 ایس ایل آر کے 07 مسافر بردار ٹرینوں کے لئے

نیلامی آغاز کی تاریخ و وقت: 06.08.2026 14.00 بجے

(HWH-237/2026-27) **سنیئر ڈویژنل کمرشیل منیجر، ہوڑہ**

ٹنڈر نوٹس ویب سائٹ پر بھی دستیاب ہے www.er.indianrailways.gov.in/www.ireps.gov.in

Follow us at : @EasternRailway @easternrailwayheadquarter

کسانوں کیلئے بڑی خوشخبری، حکومت گاؤں گاؤں جا کر فصل خریدنے کا منصوبہ بنا رہی ہے

ہگلی: 27 جولائی (محمد شبیب عالم) مغربی بنگال کے وزیر دلیپ گھوش نے کسانوں کے مفاد میں ایک اہم اقدام کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ ریاستی حکومت اب کسانوں سے براہِ راست فصل خریدنے کے لیے نئی حکمت عملی پر کام کر رہی ہے۔ اس منصوبے کے تحت حکومت دودھ خریدنے کے ماڈل کی طرز پر گاؤں گاؤں گاڑیاں بھیجے گی تاکہ کسانوں کو اپنی پیداوار فروخت کرنے کے لئے دور دراز منڈیوں تک نہ جانا پڑے۔

پیر کے روز دلیپ گھوش نے سنگور میں کسان بازار اور "سُفل بنگلہ" کا دورہ کیا۔ اس موقع پر مقامی رکنِ اسمبلی اروپ کمار داس بھی ان کے ہمراہ موجود تھے۔ وزیر نے کسانوں سے ملاقات کی ان کے مسائل سنے اور بازار کے انتظامات کا جائزہ لیا۔

صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے دلیپ گھوش نے کہا کہ حکومت کی کوشش ہے کہ فصل براہِ راست کسانوں سے خریدی جائے تاکہ درمیان کے دلالوں کا کردار ختم ہو اور کسانوں کو ان کی پیداوار کی مناسب قیمت مل سکے۔ انہوں نے بتایا کہ "سُفل بنگلہ" کے نظام کو مزید مضبوط اور وسیع کیا جائے گا تاکہ زیادہ سے زیادہ کسان اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

وزیر نے کہا کہ اس وقت کئی کسانوں کو اپنی فصل فروخت کرنے کے لیے 10 سے 15 کلومیٹر دور زرعی مراکز جانا پڑتا ہے، جس سے انہیں کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسی لیے حکومت اب خریداری کی گاڑیاں براہِ راست دیہات میں بھیجنے کا منصوبہ بنا رہی ہے بالکل اسی طرح جیسے دودھ جمع کیا جاتا ہے۔

انہوں نے مزید بتایا کہ ریاست میں کئی زرعی منڈیاں غیر فعال پڑی ہیں۔ حکومت ان منڈیوں کی نیلامی کر کے انہیں دوبارہ فعال کرے گی تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ زرعی تجارت سے وابستہ ہو سکیں اور کسانوں کو بہتر سہولیات فراہم کی جا سکیں۔

☆

ایپ کیب ہڑتال کا اثر سودپور میں بھی نمایاں، ڈرائیوروں سے پرامن انداز میں ہڑتال میں شامل ہونے کی اپیل

شمالی 24 پرگنہ: 27 جولائی (عوامی نیوز سروس) کرایوں میں مناسب اضافہ، تجارتی مقاصد کے لیے پرائیویٹ بائیک ٹیکسی پر پابندی، کولکاتا، شمالی چوبیس پرگنہ و دیگر جگہوں میں سی این جی سے متعلق مسائل کے حل سمیت 11 نکاتی مطالبات کے حق میں پیر کے روز صبح 6 بجے سے شام 6 بجے تک 12 گھنٹے کی ایپ کیب ہڑتال کا اعلان کیا گیا، جس کا اثر شمالی چوبیس پرگنہ کے سودپور، بیرکپور علاقے میں بھی دیکھنے کو ملا۔ ہڑتال کے حامی کارکن سڑکوں پر اترے اور چلتی ہوئی ایپ کیب گاڑیوں کو روک کر ڈرائیوروں سے اپیل کی کہ وہ بھی اس احتجاج میں شامل ہوں۔ اس دوران کئی مقامات پر ٹریفک کی رفتار سست رہی، جس کے باعث مسافروں کو عارضی طور پر مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ ان کے مطالبات طویل عرصے سے زیرِ التوا ہیں، جن میں کرایوں کا ازسرِ نو تعین، ڈرائیوروں کے معاشی مفادات کا تحفظ، سی این جی سے متعلق مسائل کا حل اور دیگر بنیادی سہولیات شامل ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ متعلقہ حکام جلد از جلد ان نکات پر سنجیدگی سے غور کریں تاکہ ڈرائیور برادری کو درپیش مشکلات کا مؤثر حل نکل سکے۔ دوسری جانب، روزمرہ سفر کے لیے ایپ کیب خدمات پر انحصار کرنے والے شہریوں کو متبادل ذرائع نقل و حمل اختیار کرنے پڑے، جس کے باعث کئی علاقوں میں سفری دباؤ بھی بڑھ گیا۔ فی الحال ہڑتال پرامن ماحول میں جاری رہی، جبکہ عوام کی نظریں اس بات پر مرکوز ہیں کہ آیا متعلقہ حکام اور ایپ کیب ڈرائیور تنظیموں کے درمیان مثبت مذاکرات کے ذریعے اس مسئلے کا قابلِ قبول حل نکل پاتا ہے یا نہیں۔ ڈرائیورس کا کہنا ہے کہ ہمیں ابھی 12 سے 13 روپے فی کیلومیٹر۔ ملتا ہے بڑھتے ہوئے تیل اور سی این جی گیس کی قیمتوں اور پریشانیوں کو دیکھتے ہوئے فی کیلومیٹر 25 روپے کیا جائے ورنہ ہم آنے والے دنوں میں ایک ہفتے کے لئے گاڑیوں کو آفلائن کردینگے اور پوری طرح سے ہڑتال رہے گا۔

☆

(نورالاسلام خان): جمہوریت کے چوتھے ستون پر ہر طرف سے حملہ ہو رہا ہے۔ صحافیوں کو ہراساں کیا جا رہا ہے۔ اکثر بغیر کسی معقول وجہ کے۔ یہ جمہوریت کے لیے ایک منحوس علامت ہے۔ اسی طرح کا واقعہ 24 جولائی کو کولکاتا کی سڑکوں پر بائیں بازو کے طلبہ کے احتجاج کے دوران پیش آیا۔ اس مسئلے پر مرکوز، ایک زبردست احتجاجی ریلی جس میں ہر سطح کے صحافی شامل تھے، بشمول وہ لوگ جن پر حملہ کیا گیا تھا۔ کولکاتا پریس کلب سے دھرمتلہ میں ڈورینا کراسنگ تک مارچ کیا، جہاں انہوں نے ایک آوازی احتجاج کیا اور انسانی زنجیر بنائی۔ احتجاجی نعرے لگائے گئے۔ شدید موسمی حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے صحافیوں نے ایک انچ بھی نہیں ہلا۔ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہو کر بالآخر احتجاج کو کامیاب بنایا۔ کئی سماجی کارکنوں اور سرکردہ شخصیات نے ریمارکس دیئے کہ صحافیوں پر حملہ ایک گھناؤنا جرم ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ صحافیوں کا فرض ہے کہ وہ خبروں کو غیر جانبداری سے رپورٹ کریں، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ میڈیا کا ایک حصہ "زرد صحافت" میں مصروف ہے۔ بہت سے لوگوں نے سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے بعض صحافیوں پر زور دیا کہ وہ مخصوص برادریوں کو نشانہ بنانا اور فرقہ وارانہ عداوت کی فضا کو فروغ دینا بند کریں۔ اس دن صحافیوں کے ایک وفد نے جلپائی گوڑی میں وزیر اعلیٰ کو ایک عرضداشت بھی پیش کیا۔

ترنگا یاترا اگینسٹ اینٹی نیشنل کی ریلی سی ایم سوبیندو ادھیکری کی آواز پر نکالی گئی جس میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ شامل ہوئے اس میں نارتھ کولکتا کے mionority مورچہ کے صدر محمد مختار، وارڈ 43 کے سماجی کارکن خواجہ خیر الدین عرف لڈو بھائی بھی شامل ہوئے

Building Leadership Pathways for Youth: Key to a Better Society

نوجوانوں کے لیے قیادت کے راستے ہموار کرنا ایک مثالی معاشرے کی ضمانت

نوجوانوں کو کسی بھی قوم کی طاقت اور مستقبل کی امید قرار دیا جاتا ہے۔ ان کی توانائی تخلیقی صلاحیتیں اور جدید عمل معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے کی بے پناہ قوت رکھتے ہیں، تاریخ گواہ ہے کہ وہ نوجوان جو اپنی ذاتی حدود سے آگے بڑھ کر وسیع تر سماجی مقاصد کے بارے میں سوچتے ہیں، انہوں نے متعدد سماجی تحریکوں، سائنسی ایجادات اور فلاحی و ترقیاتی منصوبوں کی قیادت کی ہے۔ تاہم، نوجوانوں کو حقیقی معنوں میں تبدیلی کا مؤثر ذریعہ بننے کے لیے ایسے واضح اور مضبوط قیادتی مواقع اور راستوں کی ضرورت ہوتی ہے جو ان میں ضروری مہارتیں، خود اعتمادی اور معاشرے کے تئیں ذمہ داری کا احساس پیدا کریں، تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ایک بہتر اور روشن مستقبل کی تعمیر میں فعال کردار ادا کر سکیں۔

قیادت صرف اقتدار یا اعلی عہدوں پر فائز ہونے کا نام نہیں ہے۔ بلکہ حقیقی قیادت دوسروں کی خدمت مسائل کے حل، لوگوں کو مثبت مقاصد کے لیے متحرک کرنے اور اجتماعی بھلائی کے لیے کام کرنے سے عبارت ہے آج کے دور میں، جب معاشرے غربت، بے روزگاری گمراہ کن معلومات، سماجی انتشار اور ماحولیاتی مسائل جیسے سنگین چیلنجوں سے دوچار ہیں، نوجوانوں کا کردار نہایت اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ وہ اپنی توانائی، بصیرت اور عزم کے ذریعے ان مسائل کے حل میں مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اسلام بھی ذمہ دارانہ قیادت کی بھرپور حوصلہ افزائی کرتا ہے اور نوجوانوں کو ایسے قیمتی اصول و رہنمائی فراہم کرتا ہے جو انہیں معاشرے کی تعمیر و ترقی میں مثبت اور بامقصد حصہ لینے کے قابل بناتے ہیں۔

ہر نسل اپنے ساتھ کچھ چیلنجز اور مواقع وراثت میں حاصل کرتی ہے۔ آج کے نوجوانوں کی ذمہ داری صرف اپنے ذاتی مستقبل کی تیاری تک محدود نہیں، بلکہ دوسروں کے لیے بھی ایک بہتر اور روشن مستقبل کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ قیادت کے مواقع اور راستے نوجوانوں کو سماجی خدمت، تعلیم، فلاح عامہ کاروباری جدت اور عوامی سرگرمیوں میں فعال شرکت کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔

جب کے برعکس خدمت گزار قیادت (Servant Leadership) کے تصور کو فروغ دیتا ہے۔ جس کے مطابق بہترین رہنما وہ ہے جو دوسروں کی خدمت کو اپنا مقصد بنائے رسول اکرم ﷺ کی پوری زندگی انسانیت کی خدمت، غریبوں کی مدد، تنازعات کے منصفانہ حل اور مختلف طبقات کے درمیان اتحاد و یگانگت کے فروغ سے عبارت ہے۔ آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہمیں سبق دیتا ہے کہ حقیقی قیادت کا آغاز دوسروں کے دکھ درد کو محسوس کرتے، ان کے مسائل کو سمجھنے اور ان کی فلاح و بہبود کے لیے مخلصانہ کوشش کرنے سے ہوتا ہے۔

مستقبل کے نوجوان قائدین اس مثالی نمونے کی پیروی کرتے ہوئے معاشرے میں مثبت تبدیلی کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ وہ محروم اور پسماندہ بچوں کے لیے تعلیمی پروگراموں کی معاونت کریں، صفائی اور ماحولیاتی تحفظ کی مہمات کا انعقاد کریں، بین المذاہب مکالمے اور سماجی ہم آہنگی کو فروغ دیں، بزرگوں اور معاشرے کے کمزور طبقات کی مدد کریں، نیز خواندگی اور ڈیجیٹل آگاہی جیسے اقدامات کی حوصلہ افزائی کریں بظاہر یہ سرگرمیاں معمولی محسوس ہو سکتی ہیں، لیکن حقیقت میں یہی چھوٹے چھوٹے عملی اقدامات معاشرے میں گہری اور دیرپا تبدیلی پیدا کرتے ہیں، عوامی شعور کو بیدار کرتے ہیں اور کمیونٹیز کو زیادہ مضبوط، متحد اور ترقی یافتہ بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

آج کے نوجوان ایسے منفرد چیلنجوں کا سامنا کر رہے ہیں جن میں گمراہ کن معلومات کا پھیلاؤ، منشیات اور نشہ آور اشیاء کا بڑھتا ہوا استعمال اور معاشرتی تقسیم و نفرت میں اضافہ شامل ہیں ان حالات میں نوجوانوں کو محض تماشائی بننے کے بجائے مسائل کے حل کا فعال حصہ بننا چاہیے۔ اگر سوشل میڈیا کو ذمہ داری اور دانشمندی کے ساتھ استعمال کیا جائے تو یہ مثبت تبدیلی کا ایک مؤثر ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے۔ نوجوان اس پلیٹ فارم کے ذریعے عوامی شعور بیدار کر سکتے ہیں۔ اخلاقی اور انسانی اقدار کو فروغ دے سکتے ہیں اور گمراہ کن یا نقصان دہ بیانیوں کا مؤثر جواب دے سکتے ہیں۔ مزید برآں وہ مکالموں، رہنمائی و سرپرستی کے پروگراموں اور مختلف سماجی و فلاحی سرگرمیوں کا انعقاد کر کے معاشرے میں اتحاد، باہمی احترام، رواداری اور بہتر باہمی تفہیم کو فروغ دے سکتے ہیں۔ اس طرح نوجوان نہ صرف اپنے معاشرے کے موجودہ مسائل کے حل میں کردار ادا کریں گے بلکہ ایک زیادہ پرامن، باشعور اور مستحکم مستقبل کی بنیاد بھی رکھیں گے۔

قرآن مجید بھی اہل ایمان کو معاشرے میں مثبت اور تعمیری کردار ادا کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے: "تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے (سورۃ آل عمران (104) یہ آیت اس بات کو واضح کرتی ہے کہ ایک صالح معاشرے کی تشکیل کے لیے فعال سماجی شرکت اور اخلاقی قیادت ناگزیر ہے۔ تاہم، صرف قیادتی مہارتیں ہی کافی نہیں ہوتیں، بلکہ مضبوط کردار بھی مؤثر قیادت کی بنیادی شرط ہے دیانت داری میصر انکساری اور جوابدہی جیسی صفات ایک کامیاب رہنما کی شخصیت کی بنیاد بنتی ہیں رسول اکرم ﷺ کو نبوت سے قبل ہی "الامین" معنی امانت دار اور قابل اعتماد کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ آپ کی سچائی، دیانت اور اعلی اخلاق سے لوگوں کے دلوں میں اعتماد اور احترام پیدا کیا جو نوجوان اپنی شخصیت میں ان اوصاف کو پروان چڑھاتے ہیں، وہ معاشرے میں انتشار کے بجائے اتحاد نفرت کے بجائے محبت اور تقسیم کے بجائے ہم آہنگی کو فروغ دینے والے رہنما بن سکتے ہیں درحقیقت ولی معاشر ترقی اور استحکام حاصل کرتے ہیں جن کی قیادت اخلاقی اصولوں، عدل رحم علم اور انسان دوستی کی بنیاد پر استوار ہوگا مستقبل بڑی حد تک اس کے نوجوان کیلئے کسی بھی معاشرے قائدین کے معیار پر منحصر ہوتا ہے نوجوانوں کے لیے عبادت کے مواقع اور راستی فراہم کرنے کا مقصد صرف مستقبل کے سیاست دانوں، منتظمین یا باشعور اور باکردار افراد کی تربیت ہے جو حکمت ہمدردی کے ساتھ اپنی برادری اور معاشرے کی خدمت کر سکیں۔

الطاف میر
پی ایچ ڈی، جامعہ ملیہ اسلامیہ

☆

سوشل میڈیا پر 24 گھنٹے نگرانی، فرضی خبروں اور افواہوں کی روک تھام کے لئے کا خصوصی 'وار روم' قائم

کولکاتا: 27 جولائی (عوامی نیوز سروس) سوشل میڈیا پر تیزی سے پھیلنے والی فرضی خبروں افواہوں اور گمراہ کن اطلاعات کے بڑھتے ہوئے رجحان کے پیش نظر مغربی بنگال حکومت نے ایک اہم اقدام کرتے ہوئے 24 گھنٹے فعال رہنے والے خصوصی "وار روم" کے قیام کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس جدید مانیٹرنگ نظام کا مقصد عوام تک بروقت درست اور مصدقہ معلومات پہنچانا افواہوں کا فوری سدباب کرنا اور غلط خبروں کے منفی اثرات کو روکنا ہے۔ محکمہ اطلاعات و ثقافت کی جانب سے جاری سرکاری نوٹیفکیشن کے مطابق یہ وار روم ہفتے کے ساتوں دن اور دن رات مسلسل کام کرے گا۔ اس میں اخبارات، ٹیلی ویژن چینلوں، آن لائن نیوز پورٹلز، یوٹیوب، فیس بک، ایکس (سابقہ ٹوئٹر)، انسٹاگرام، واٹس ایپ اور دیگر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر گردش کرنے والی خبروں اور وائرل مواد پر مسلسل نظر رکھی جائے گی۔ حکومت کے مطابق حالیہ برسوں میں مصنوعی ذہانت (AI) کے ذریعے تیار کردہ جعلی تصاویر، ویڈیوز (ڈیپ فیک)، فرضی پوسٹس اور گمراہ کن معلومات کے پھیلاؤ میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، جس سے عوام میں بے چینی غلط فہمیاں اور بعض اوقات امن و امان کی صورتحال بھی متاثر ہو سکتی ہے۔ اسی خطرے کو مدنظر رکھتے ہوئے وار روم فوری طور پر مشتبہ معلومات کی جانچ کرے گا اور ضرورت پڑنے پر حقائق پر مبنی وضاحت جاری کرے گا۔ اس خصوصی سیل کی سربراہی محکمہ اطلاعات و ثقافت کے سکریٹری کریں گے جبکہ محکمہ داخلہ، اطلاعاتی ٹیکنالوجی و الیکٹرانکس، محکمہ صحت محکمہ آفات سے نمٹنے ریاستی پولیس اور دیگر اہم سرکاری محکموں کے سینئر افسران اس کے رکن ہوں گے۔ مختلف اضلاع کی انتظامیہ سے بھی براہِ راست رابطہ رکھا جائے گا تاکہ کسی بھی واقعے کی درست معلومات کم سے کم وقت میں عوام تک پہنچائی جا سکیں۔ ذرائع کے مطابق وار روم کی ذمہ داری صرف فرضی خبروں کی نشاندہی تک محدود نہیں ہوگی بلکہ وائرل دعوؤں کی تصدیق فیکٹ چیکنگ متعلقہ محکموں سے معلومات حاصل کرنا میڈیا کو بروقت سرکاری مؤقف فراہم کرنا اور عوام میں غلط اطلاعات کے اثرات کو کم کرنا بھی اس کے فرائض میں شامل ہوگا۔ اس مقصد کے لیے مختلف فیکٹ چیکنگ اداروں اور نیوز ایجنسیوں کے ساتھ بھی مسلسل رابطہ رکھا جائے گا۔ ایک سینئر سرکاری افسر نے بتایا کہ حکومت کا مقصد سوشل میڈیا پر غیر ضروری پابندیاں عائد کرنا نہیں بلکہ مستند اور قابلِ اعتماد معلومات کی فوری فراہمی کو یقینی بنانا ہے، تاکہ افواہوں کو جنم لینے سے پہلے ہی روکا جا سکے اور عوام صرف تصدیق شدہ اطلاعات پر اعتماد کریں۔ ماہرین کے مطابق ڈیجیٹل دور میں غلط معلومات کی رفتار بہت تیز ہو چکی ہے، اس لئے ایسے مانیٹرنگ مراکز کسی بھی ریاست کے لئے بحران کے دوران درست اطلاعات کی فراہمی، عوامی اعتماد برقرار رکھنے اور امن و امان کے تحفظ میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

جنگی پور میونسپلٹی پر بھی ترنمول کا کنٹرول ختم 'باغی' کونسلرز نے تحریک عدم اعتماد کے ذریعے 'غیر موثر' چیئرمین کو معزول کر دیا

مرشدآباد: 27 جولائی (عوامی نیوز سروس) ترنمول اب جنگی پور میونسپلٹی کا کنٹرول بھی کھو چکی ہے۔ چیئرمین مفیض الاسلام کو عہدے سے ہٹا دیا گیا ہے۔ ابھی چند دن پہلے وائس چیئرمین سنتوش چودھری کی قیادت میں گیارہ کونسلروں نے ان کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی تھی۔ اس تجویز کو سب ڈویژنل آفیسر کے دفتر میں پیش کیا گیا اور آج پیر کو ایک میٹنگ طلب کی گئی۔ اجلاس کے دوران 19 'باغی' کونسلرز نے چیئرمین مفضل الاسلام کو ہٹانے کے حق میں ووٹ دیا۔ تاہم، رپورٹس بتاتی ہیں کہ وہ ووٹنگ سے پہلے ہی عہدے سے مستعفی ہو چکے تھے۔ نتیجتاً جنگی پور کا میونسپل بورڈ تحلیل کر دیا گیا ہے۔ ذرائع بتاتے ہیں کہ بلدیاتی انتخابات آئندہ نومبر میں ہو سکتے ہیں۔ قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں کہ جنگی پور میونسپلٹی کے لیے عبوری طور پر ایک ایڈمنسٹریٹر کا تقرر کیا جا سکتا ہے۔ ترنمول کے زیر انتظام جنگی پور میونسپلٹی 21 سیٹوں پر مشتمل تھی۔ انتخابات میں، ترنمول کے ٹکٹ پر 15 کونسلرز نے کامیابی حاصل کی، جب کہ کانگریس نے دو، بی جے پی کو ایک، اور سی پی ایم نے تین نشستیں حاصل کیں۔ بعد میں اپوزیشن کے ایک کونسلر نے ترنمول کانگریس میں شمولیت اختیار کی۔ ترنمول نے بورڈ تشکیل دیا، مفیض الاسلام کو چیئرمین اور سنتوش چودھری کو نائب چیئرمین بنایا گیا۔ تاہم، وائس چیئرمین سنتوش چودھری نے چیئرمین کے خلاف مختلف الزامات کے بارے میں آواز اٹھائی، جس کی وجہ سے تحریک عدم اعتماد پیش ہوئی۔ آج کی میٹنگ میں ترنمول کے 15 کونسلروں، سی پی ایم کے تین کونسلروں اور کانگریس کے ایک کونسلر نے مفیض الاسلام کے خلاف ووٹ دیا۔ میٹنگ میں بی جے پی کا کوئی نمائندہ موجود نہیں تھا۔ جس کے بعد مفضل کو چیئرمین کے عہدے سے ہٹا دیا گیا۔ اس کے بعد، وائس چیئرمین سنتوش چودھری نے کہا، "ہم سب مل کر چیئرمین کے خلاف تحریک عدم اعتماد لائے تھے۔ آج ووٹنگ ہوئی، اور سب نے ان کی برطرفی کے حق میں ووٹ دیا۔" انہوں نے مزید کہا کہ وہ قواعد کے مطابق نیا بورڈ بنانے کے لیے درخواست دیں گے۔ چیئرمین کے استعفیٰ کے حوالے سے چودھری نے بتایا کہ مفیض الاسلام کے مستعفی ہونے کی طویل عرصے سے بات چل رہی تھی لیکن ابھی تک ان کا استعفیٰ بلدیہ کو موصول نہیں ہوا۔ یہ بات قابل غور ہے کہ حکومت کی تبدیلی کے بعد ریاست بھر کی میونسپلٹیوں میں بشمول کولکاتا میونسپل کارپوریشن میں تعطل پیدا ہو گیا۔ جنگی پور میونسپلٹی اب اس فہرست میں شامل ہو گئی ہے۔

عنبو کی بلند تختی کا رنگ زعفران زار

شوبھندو حکومت کو اپنے رنگ میں رنگ ڈالے گا

کولکاتا، 27رجولائی: موجودہ الیکشن میں بی جے پی کی قسمت یاوری کی۔ سیاسی رنگ بھی گیروا ہو۔ اسی کا رنگ پکڑ کر اب بنگال کے مختلف سرکاری ادارے میں اپنا رن بدل کر زعفران زار ہو جائے گا۔ اب رنمول عہد کے نیلے، سفید رنگوں پر گیرا کا گاڑھا رنگ ہر طرف دیکھا جائے گا۔ حتیٰ کہ ریاستی انتظامیہ بھون کے نام کی تختی کا بھی رنگ پرانا نہیں رہے گا۔ گزشتہ 15 برسوں تک جس نام کی تختی نیلے رنگ کا تھا اب وہ بھی بدل گیا۔ بنگال میں بی جے پی کی بڑی جیت کے بعد عنبو کو بھی گیروا رنگ میں رن دیا جائے گا۔ ڈھائی مہینے کے اندر ہی عنبو کا کایا پلٹ ہوگیا۔ ویسے عنبو کا جو پرانا رنگ تھا وہ ابھی تک وہی ہے۔ بس بلڈنگ کی چوکی پر جو نام تھا اس کا رنگ گیروا دھاری ہوا اب آئندہ دنوں میں عنبو کا رنگ بھی بدلے گا۔ یہ خارج از امکان بھی نہیں۔ سیاسی مبصرین اس معاملے میں اتفاق رائے نہیں رکھتے ہیں۔ 2022 میں ممتا کی حکومت کے دباؤ میں تمام سرکاری اسکولوں کے یونیفارم کے رنگ نیلے، سفید تھے۔ مگر شوبھندو حکومت اس پر متفق نہیں ہیں اب یہ رنگوں کا بدلاؤ کہاں کہاں ہوں گے۔ یہ بعد میں پتہ چل جائے گا۔ لیکن آثار کو گیروا دھاری کا کو بہ کو ہے۔

نوجوان جوڑے کی شادی میں مذہب کی اڑچن، جج نے کہا قانون اس کی اجازت دیتا ہے

کولکاتا، 27رجولائی: اپنی خواہش پر شادی بیاہ رچانا کوئی عیب نہیں ہے۔ اگر نوجوان جوڑا اپنے اپنے مذہب کے بھی نہ ہوئے شادی کی عمر اور اپنی پسند کے آگے قانون بھی ان کی مدد کرتا ہے۔ چاہے زمانہ کچھ بھی کہے ہائی کورٹ بھی اس معاملے میں دونوں جوان جوڑے کو اپنی مرضی سے شادی و تحفظ کا بھی یقین دلایا۔ اب 29 جولائی کو دونوں اپنے مذہب کے خلاف جا کر اس شادی کو زندگی بھر نبھانے کی ڈور سے باندھ رہے ہیں۔ گرچہ کاروباری خاندان کے والدین نے لڑکی اور ان کے اہل خانہ کو سختی کے ساتھ مشورہ دیا پھر دھمکی بھی دے ڈالی۔ مگر زمانے کی سختی اور گھر والوں کی پرواہ کئے بغیر لڑکے نے لڑکی کو اپنا جیون ساتھی بنانے پر قائم رہا۔ دونوں قانون کی نظر میں بالغ ہیں۔ تو ایسے میں ہائیکورٹ کے جج سوگیت بھٹا چاریہ نے بھی ان کی مدد کی۔ پولس کو تنبیہ کردیا کہ ان کی پوری حفاظت کی جائے۔ شادی اطمینان سے ہوجائے اور جو کوئی بھی آڑے آیا تو پھر ان کو قانون سبق سکھا دے گا۔ لڑکی کے وکیل وکاش رنجن بھٹا چاریہ نے کورٹ میں بتایا کہ دونوں پریوار نہیں بلکہ اس میں کوئی تیسرا فریق ہے وہ ارچن پیدا کررہا ہے۔ سیاسی دباؤ بھی کہہ سکتے ہیں۔ جج نے صاف بتادیا کہ دونوں قانون کی نظروں میں مذہب سے اوپر اٹھ کر اپنی پسند کو فوقیت دے سکتے ہیں قانون بھی ان کی مدد کو آگے آئے گی۔ اور جو بھی مزاحمت کرے گا، قانون شکنی قرار پائے گا۔

بی جے پی مچل "کا کروچ" کی وقعت کو بے معنی بتایا

قومی ترنگے کو تھام کر احتجاج کو نیا رخ دیا

کولکاتا، 27رجولائی: جمعہ کو نیٹ ہنگامے پر دھرمتلہ بھی اس کی زد میں آگیا۔ صحافی بھی بچ نہ سکے۔ اس احتجاج کے برخلاف بی جے پی بھی جھنڈا لے کر میدان میں اتر گیا۔ گیروا جھنڈا کے بجائے بی جے پی حامیوں نے ترنگے کو لے کر دوڑتے نظر آئے اور جلوس بھی نکالا۔ ایک مچل سیالدہ سے دھرمتلہ تو دوسرا گول پارک سے جادب پور تک جلوس و احتجاج کے نام پر ہنگامہ بھی مچا ساتھ ہی اپوزیشن ذہن کہہ کر بھی الزامات سنے گئے۔ کسی بھی حالت میں یہ قبول نہیں کیا جائے گا سبھوں کو ریاستی حکومت نے خبردار بھی کردیا اب اسی کے خلاف بنگال کا بی جے پی ایس ایف آئی سمیت بایاں محاذ کی کئی تنظیموں کی حمایت سے بھاری مچل نکالا۔ سیالدہ سے دھرمتلہ تک اس مچل نے کئی پروگرام کا بھی اعادہ کیا بعد میں بنگال حکومت نے اس مچل پر ہنگامہ پھیلانے کا الزام بھی لگادیا۔ بحث وتکرا میں پوسٹر، بینرس تو تھے ہی ان کے خلاف غدار وطن کا بھی بے سروپا الزام لگایا گیا۔ جب تصدیق کے لئے صحافی حضرات آگئے آئے تو ان پر بھی تشدد کیا گیا۔ صحافیوں کو زدوکوب کرنے پر سوموار کو بنگال بی جے پی نے کمان سنبھال لیا ہے۔ بنگال حکومت اتنی سخت ہے کہ وہ اس جگہ کو دلی جیسا بننے نہیں دے گی۔ احتجاجیوں کو پیشگی ہوشیار بھی کردیا ہے۔

☆

انجمن ترقی اردو ہند مغربی بنگال کا روایتی "اردو ٹاپرز اور خادم اردو ایوارڈ"

پروگرام کا شاندار، پروقار اور کامیاب انعقاد

کولکاتا: 27 جولائی (پریس ریلیز) 26 جولائی 2026 بروز اتوار، صبح گیارہ بجے سے نواب واجد علی شاہ کی نگری مٹیابرج کے میٹروپیلیس ہال واقع مچی سڑک، نزد کلاک ٹاور میں انجمن ترقی اردو ہند مغربی بنگال کا روایتی "اردو ٹاپرز اور خادم اردو ایوارڈز" پروگرام بہ حسن خوبی نہایت ہی تزک و احتشام کے ساتھ شاندار اور پروقار طریقے سے منعقد ہوئی۔ جناب عبدالقیوم صاحب کی تلاوت کلام پاک سے آغاز اس تقریب میں جناب سحر مجیدی صاحب نے ہدیہ نعت شریف پیش کی اور اس کے بعد طالبہ عالیہ شمیم نے زبان اردو پر نظم پڑھیں۔ اس کے بعد گلپوشی کے ساتھ مہمانوں کا پرتپاک خیرمقدم اور استقبال کیا گیا۔ صدر محترم جناب اظہار عالم صاحب نے اپنے خیرمقدمی کلمات میں ادارہ انجمن ترقی اردو کی اغراض و مقاصد، پروگرام کی تفصیلی احوال و کوائف، ادارہ کی سرگرمیوں کو اجاگر کیا، طلباء وطالبات کی حوصلہ افزائی کی اور ساتھ ہی ساتھ خادم اردو صاحبان کو مبارکباد پیش کی۔ جنرل سکریٹری جناب ڈاکٹر واصف اختر صاحب نے اپنے سکریٹری رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اردو ٹاپرز ایوارڈ کا یہ سلسلہ پہلے علاقائی شاخوں کے زیر انعقاد ہوا کرتا تھا جب سے ڈاکٹر واصف اختر جنرل سکریٹری ہیں یہ پروگرام ریاستی سطح پر کی جاتی ہے اور خادم اردو ایوارڈ کا یہ سلسلہ 2023 سال سے شروع کیا گیا ہے اور ان چار برسوں میں اب تک 24 لوگوں کو خادم اردو ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گذشتہ حکومت کے دور میں جس طرح ڈبلیو بی سی ایس کے امتحان میں اردو کی شمولیت کو لیکر انجمن نے تحریک چلائی تھی۔ اب موجودہ حکومت کے دور میں بھی انجمن اردو کی بقاء، ترقی اور حق کی خاطر کوشش جاری رکھے گی۔ انجمن ترقی اردو کے ریاستی سکریٹری جناب محمد صادق صاحب کی زیر نقابت اس تقریب کے مہمانوں میں ڈاکٹر ابھجیت گنگولی، پرنسپل خضرپور کالج نے اردو میں اپنی تقریر کی شروعات کرکے پورے محفل کی انہماک توجہ اپنی طرف مبذول کرلی۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر ارمان علی، ڈاکٹر محمد سجاد عالم رضوی، جناب محمد عالمگیر ہیڈ ماسٹر محمد جان ہائی اسکول، ڈاکٹر فاطمہ، شکیل انصاری، شمس اقبال (انیل) وغیرہ نے خطاب کیا۔ قمر الدین ملک، نثار احمد، شابق سکریٹری دی مسلم انسٹی ٹیوٹ کولکاتا، محمد جمال، جنرل سکریٹری ہندوستان لائبریری، ڈاکٹر ارشاد عالم، نکہت پرویز، طاہرہ اختر، رقیہ خاتون، رضیہ سلطانہ، بطور مہمان شریک بزم تھے۔ امسال ڈاکٹر سعید الدین مسٹر، ماسٹر سید حسن، شکیل انصاری، بین الاقوامی اناؤنسر، الف انصاری، افضل خان، خواجہ احمد حسین نجم العالم، ماسٹر محمد جلیل، ٹیٹا گڑھ، ماسٹر محمد سراج کمرہٹی، ماسٹر محمد سلیمان آسنسول، رضیہ سلطانہ مرشدہ آباد، خادم اردو ایوارڈ سے سرفراز کے گئے۔ بین الاقوامی اناؤنسر جناب شکیل انصاری نے اپنے منفرد مخصوص انداز میں سامعین سے مخاطب ہوکر محفل کو خوش رنگ اور لالہ زار کر دیا۔ مدھیامک وہایر سکنڈری کے امتحانات میں اردو سبجیکٹ میں 100 نمبر سے 90 نمبر تک لانے والے 154 طلباء وطالبات کو اردو ٹاپرز ایوارڈ سے نوازا گیا۔ خادم اردو اور اردو ٹاپرز طلباء وطالبات کو ایوارڈ کے طور پر مومنٹو اور سرٹیفکیٹ کے ساتھ ساتھ فائل میگزین اور خوبصورت ریسٹ واچ بطور تحفہ دئے گئے۔ پروگرام کو کامیابی سے ہم کنار کرنے میں خازن ہارون ارشد، ڈاکٹر عبد الوارث، انیس الرحمن غلام محمد، سکندر احمد، محمد آفتاب، اردو گھر، محمد عادل، ماسٹر محمد کلیم، شرف الزماں، ڈاکٹر آفتاب عالم، وغیرہ کے علاوہ ریاستی انجمن کے ممبر اور مٹیابرج شاخ کے جنرل سکریٹری جناب ماسٹر عبد الرحیم صاحب اور ان کے ساتھ مٹیابرج شاخ کمیٹی کی پوری ٹیم نے انتھک محنت کی۔ (محمد صادق: سکریٹری انجمن ترقی اردو ہند مغربی بنگال ریاستی کمیٹی)

ہر گھر میں، سرکاری نیم سرکاری دفاتر میں ترنگا لہرائے گا، جذبہ قومیت کو ابھارنے کے لئے حکومت بنگال کی تحریک

کولکاتا، 27رجولائی: آئندہ 19 تا 17 اگست ہر گھر میں ترنگے جھنڈے کو فوقیت دے کر ریاستی حکومت کی ہدایت پر عمل درآمد ہو۔ سارے دفاتر، کولکاتا میونسپل کارپوریشن نے سبھی اضلاع کے ضلع انتظامیہ کو یہ اطلاع دی جاچکی ہے۔ مراسلے کے ذریعہ بتادیا گیا ہے۔ مرکزی کلچرل وزارت کی ہدایت کے مطابق اس پر عمل درآمد کرکے ملک میں محبت و قومیاتی اتحاد کا بھی پیغام ہر ایک لوگوں کو پہنچایا جائے قومی جھنڈے کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے اسی کی تحریک کے لئے تمام سرکاری دفاتر، غیر سرکاری ادارے، کاروباری کمپنیوں کو عام لوگوں کو اس سے وابستہ کرنے کی بھی ہدایت ہر جگہ ہر کمپنی و سرکاری ادارے میں 1.5 لاکھ قومی جھنڈے بھی فراہم کئے جائیں گے کالیمپونگ میں 20 ہزار ترنگے دیئے گئے ہیں۔ ہر ضلع میں ایک لاکھ محکمہ میں 50 ہزار ہر ایک بلاک میں 20 ہزار بلدیاتی شعبے میں ایک لاکھ و ہر ایک میونسپلٹی میں 20 ہزار دینے کی بات کہی گئی ہے۔

شنوائی چلنے کے دوران اتین گھوش کی گرفتاری نہیں ہوگی

کولکاتا، 27رجولائی: جب تک کورٹ میں سماعت چلتی رہے گی ترنمول کے رکن اسمبلی اتین گھوش گرفتار نہیں ہوسکتے ہیں۔ ضمانت کی عرضی ڈالتے وقت کولکاتا ہائی کورت نے صاف بتادیا۔ سوموار کو اتین گھوش کی ضمانت عرضی پر شنوائی تھی۔ جو ملتوی ہوگیا۔ اب منگل کو یہ سماعت ہوگی۔ اور اسی دوران ترنمول کے اتین گھوش قانونی شکنجے سے بالکل ہی آزاد رہیں گے۔ ہائی کورٹ نے پولس کو بھی اس معاملے میں احتیاط برتنے کو کہا۔ پھر بھی سماعت کے وقت جج نے پولس کے کردار پر بھی سوال کھڑا کردیا اور کہا کہ آزادی کی مدت ختم ہوجانے کے بعد پولس اس معاملے میں تیزی دکھانے سے باز آئے۔ بنگال میں حکومت کے بدلتے ہی سابق حکومت کے رکن اسمبلی اتین گھوش بھی کئی قانون شکنی کی زد میں آگئے۔ زمین سے متعلق تشدد کا معاملہ بھی سامنے آیا اسی معاملے کو لے کر کچھ دن قبل کاشی پور۔ بیل گھچیا کے سابق رکن اسمبلی کو شمالی بدھان نگر تھانے نے طلب کیا تھا اس کے بعد ہی انہوں نے پیشگی ضمانت کی عرضی ڈال دی۔ اس کے بعد ہی اس معاملے کو لے کر ہائی کورٹ نے صاف بتادیا کہ شنوائی چلنے کے دوران پولس فرد استغاثہ کو گرفتار کرنے سے باز آئے۔ سیکوریٹی مدت ختم ہوتے ہی پولس اپنی جلدی بازی نہ دکھائے گرفتار کرنے میں۔

"لوگوں کو آرام سے رہنے دیں"، ہائی کورٹ سے شوبھندو کا معاملہ خارج

کولکاتا، 27رجولائی: شوبھندو ادھیکاری بنگال کے وزیر اعلیٰ کی ایک عرضی پر شنوائی تھی۔ ہائی کورٹ نے اس کو خارج کردیا کیونکہ یہ معاملہ نیا نہیں پرانا تھا۔ اس وقت شوبھندو اپوزیشن کے پارٹی لیڈر تھے۔ سوموار کو جج موصوفہ نے امرتا سنہا نے اس عرضی کو خارج کردیا وہ خود بھی اس معاملے کو آگے لے جانے پر راضی نہ تھی۔ اس وقت شوبھندو ادھیکاری ترنمول کانگریس کے بالکل ہی قریبی پارٹی لیڈر تھے۔ اور بھاجپا کے لئے حفاظت کے لئے مرکزی دستے اور اسمبلی میں ان کا داخلہ ممنوع تھا۔ دوسری طرف بی جے پی کا یہ الزام تھا کہ ترنمول کے رکن اسمبلی کو اپنے ساتھ لئے سیکوریٹی فورس اندر جاتی تھی۔ اس زمانے میں اس شکایت کو لے کر شوبھندو اسپیکر بمان بنرجی کے سامنے گئے تھے۔ انہوں نے یہ وضاحت کی کہ اس طرح سے ہتھیار پولس فورس اسمبلی میں آنے سے قانون کی شکنی کی وجہ بن سکتی ہے۔ اب تک وہی معاملہ زیر سماعت تھا۔ آخرکار سوموار کو ہائی کورٹ نے اس معاملے کو ناقابل سماعت سمجھتے ہوئے خارج کردیا۔ اس پر یہ الزام اٹھا کہ سیکوریٹی فورس کا اسمبلی میں سکریٹری ایک طریقے کو روا رکھنے کی پر اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے اجازت نہیں دی۔ ریاستی ماہر قانون نے یہ کہا کہ اس معاملے پر بار بار نوٹس بھیجنے سے بھی کوئی فرق نہیں آیا جو ایک جرم بھی ہے۔ نوٹس کی اہمیت نہیں سمجھتے ہیں۔ اس کے بعد انہیں جج سنہا نے یہ آخری فیصلہ لے کر معاملے کو کالعدم قرار دے دیا۔

پارک اسٹریٹ میں کتے کی لاش ملی، بدبودار بند بورے سے لوگوں میں کھلبلی مچی تھی

کولکاتا، 27رجولائی: سوموار کو پارک اسٹریٹ کے معروف ترین راستے پر ایک مشکوک بند بورا یہ نظر آیا جس کے اندر سے ناقابل برداشت بدبو کا بھبکا بھی اٹھ رہا تھا۔ آنے جانے والے سب اپنی ناکوں کو ڈھک کر وہاں سے عالم حیرت میں دیکھے گئے۔ منہ بند بستے میں کیا تھا؟ سبھی حیران تھے اور تجسس میں بھی کچھ لوگ شور وغل بھی کررہے تھے۔ پولس کو خبر دی گئی۔ پولس ٹیم کے ساتھ فوراً اس جگہ پر پہنچی اور پارک اسٹریٹ تھانے کی پولس کو اس بستے میں کسی کی لاش کو اندازہ ہوا۔ ہوسکتا ہے کسی شخص یا عورت کی لاش اس بستے میں بند کرکے وہاں پھینک دیا گیا ہے۔ ہر طرف ناقابل برداشت بدبو پھیل رہی تھی۔ اور بھیڑ بھی جمع تھی۔ مقامی لوگوں کے ساتھ وہاں کے دکانداروں کے اندر بھی بستے کو لے کر کانا پھوسی چل رہی تھی۔ مگر جیسے ہی وہ بستہ کھولا گیا۔ لوگوں کا اندازہ دھرے کا دھرا رہ گیا۔

فلیٹ میں نشہ آور پانی پلا کر لڑکی کی عصمت دری ہونے والا شوہر شکایت پر سلاخوں کے پیچھے

کولکاتا، 27رجولائی: ہونے والی بیوی کو ہی پانی میں نشہ آور محلول ملا کر اس کی عصمت دری کا معاملہ طول پکڑلیا۔ کالج طالبہ کی شکایت پر متوقع شوہر کو پولس نے گرفتار کرلیا۔ گرفتار ہونے والے اس نوجوان کا نام سہیل منڈل ہے پولس نے بتایا کہ لڑکے کے ساتھ جو ہوا اس سے اس کے جسم کو جو سہنا پڑا اسوا لگ تھا دماغی طور پر بھی وہ ٹوٹ سی گئی۔ والدین کو ساری روداد سنا کر ہی اس نے گلف گرین تھانے میں اس کی شکایت درج کروائی۔ شکایت کی بنیاد پر اس عیاش نوجوان کو پولس نے گرفتار کرلیا۔ کالج میں پڑھنے والی وہ لڑکی دکھنی کولکاتا کی رہنے والی ہے۔ پڑھائی کے ساتھ ساتھ وہ ایک نوکری کی بھی متلاشی تھی۔ اور حال ہی میں ایک مشاطے کے توسل سے لڑکی کے گھر والے کا لڑکے کے گھر والوں میں آپسی رشتہ بھی بن گیا تھا۔ دونوں کی شادی پر بھی غور کیا جارہا تھا۔ لڑکی کے والدین نے لڑکے والوں کو بتایا کہ ان کی بیٹی پڑھنے کی شوقین ہے۔ اور اس کے بعد نوکری کا بھی ارادہ رکھتی ہے۔ سبھی راضی ہوگئے دونوں گھر میں آنا جانا بھی لگا رہا۔ 21 جولائی کو اس لڑکے نے لڑکی کو فلیٹ میں بلایا اور دھوکے سے پانی میں نشہ آور اشیاء ملا کر اس کی عزت سے کھلواڑ کیا اب وہ متوقع شوہر قانونی داؤ پیچ میں پھنس یا۔ دارومدار لڑکی اور اس کے گھر والوں پر ہے۔ ایسے میں دونوں طرف سے رشتہ تلخ و منقطع ہی ہوا ہے۔

درگاپور میں ماہر ڈاکٹروں کے ساتھ صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کو آگے بڑھانے کی پہل

آسنسول: 27 مئی (عوامی نیوز سروس) مریضوں تک عالمی معیار کی رسائی صحت کی دیکھ بھال کو گھر کے قریب لانے کے مقصد کے ساتھ، حیدرآباد کے یشودا ہاسپٹلس نے درگاپور میں ماہر او پی ڈی (آؤٹ پیشنٹ) خدمات شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ہسپتال نے کہا کہ کئی سینئر ماہر ڈاکٹر اب باقاعدگی سے درگاپور میں او پی ڈی مشاورت فراہم کریں گے، خدمات کی ایک جامع رینج فراہم کریں گے مریضوں کو اب ابتدائی معائنے اور ماہر مشورہ کے لیے حیدرآباد جانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ یہ اقدام مختلف شعبوں کے ماہرین تک رسائی فراہم کرے گا، بشمول معدے، آرتھوپیڈکس، کارڈیالوجی، سرجیکل گیسٹرو اینٹرولوجی، نیورولوجی، گائناکالوجی اور پرسوتی، نیونٹولوجی اور پیڈیاٹرکس، ریڈی ایشن آنکولوجی، اور یورولوجی۔
ان ماہرین میں ڈاکٹر پون کمار ایم این (سینئر کنسلٹنٹ سرجیکل گیسٹرو اینٹرولوجسٹ)، ڈاکٹر سریرام سریکا کولا پو (میڈیکل گیسٹرو اینٹرولوجسٹ)، ڈاکٹر کرن کے ریڈی بدم (آرتھوپیڈک سرجن)، ڈاکٹر جینت موڈے (سرجیکل گیسٹرو اینٹرولوجسٹ)، ڈاکٹر ایل ورون آنند، ڈاکٹر انوسٹیولوجسٹ، ڈاکٹر این این این، ڈاکٹر این این این، ڈاکٹر این این این، ڈاکٹر این جی اوز ڈاکٹر ستیہ پریہ ساہو (نیونٹولوجسٹ اور پیڈیاٹریشن)، ڈاکٹر انوپ اگروال (سینئر انٹروینشنل کارڈیالوجسٹ)، ڈاکٹر پردیپ کمار کروماچی (سینئر ریڈی ایشن آنکولوجسٹ) اور ڈاکٹر این ایس پرنیل (یورالوجسٹ)۔ باقاعدہ OPD کلینک کے ذریعے، مریضوں کو مقامی طور پر ماہرین سے مشاورت، ابتدائی تشخیص، علاج کی منصوبہ بندی اور فالواپ خدمات حاصل ہوتی ہیں تشخیص، علاج کی منصوبہ بندی، اور فالواپ خدمات مقامی طور پر دستیاب ہوں گی۔ جن مریضوں کو اعلیٰ درجے کی جانچ، پیچیدہ سرجری، مداخلتی علاج، یا خصوصی اندرونی نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے انہیں آسانی سے سوماجی گوڈا، سکندرآباد، اور ملک پیٹ میں واقع یشودا ہاسپٹلس کے حیدرآباد مراکز میں بھیجا جائے گا۔
یشودا ہسپتالوں کے کارپوریٹ تعلقات کے نائب صدر، بی این۔ مکیش نے کہا کہ ان کا مقصد ماہرین صحت کی دیکھ بھال کو لوگوں کے قریب لاکر درگاپور کے شہریوں کے لیے اعلیٰ معیار کی دیکھ بھال کو مزید قابل رسائی بنانا ہے۔ اس سلسلے میں، یشودا ہاسپٹلس نے آئی ایم اے آسنسول شاخ کے تعاون سے آسنسول میں سینٹرل روڈ (ویویکانند سرانی) پر واقع آئی ایم اے بھون میں ایک شاندار افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا پروگرام میں یشودا اسپتال کے کئی ماہر ڈاکٹروں نے حصہ لیا اس موقع پر آئی ایم اے آسنسول برانچ کے چیف سرپرست ماجھی، صدر ڈاکٹر روی کانت جھا اور سکریٹری ڈاکٹر روح الامین کے ساتھ آسنسول کے کئی دیگر ڈاکٹر اس موقع پر موجود تھے۔
یشودا ہسپتال کے ایسوسی ایٹ نائب صدر برائے مارکیٹنگ اور کارپوریٹ تعلقات، سری نواس چدوارا نے کہا کہ ہسپتال مغربی بنگال میں صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کو بڑھانے کے لیے سرگرم عمل ہے، خاص طور پر مغربی بردھمان ضلع کے آسنسول اور درگاپور علاقوں میں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ریاست کے لوگوں کو جلد ہی بہتر اور زیادہ خصوصی طبی سہولیات دستیاب ہوں گی۔

غریبوں، بہنوں اور ضرورت مندوں کے لیے کانگریس کے محمد دانش نے بڑا دل دکھایا

آسنسول: 27 جولائی (عوامی نیوز سروس) کانگریس کے متحرک وارڈ 26 کے پریسیڈنٹ محمد دانش نے عوام کی بےلوث خدمت اور سماجی بہبود کی ایک نئی تاریخ رقم کردی ہیا پنے علاقے میں غریب پروری اور سماجی خدمت کے حوالے سے محمد دانش نے وارڈ کے غریب وضرورت مند خاندانوں کے لیے ایسے انقلابی اقدامات کا اعلان کیا ہے جس کی ہر سو پذیرائی کی جارہی ہے۔
انہوں نے اعلان کیا ہے کہ وارڈ نمبر 26 میں کسی بھی غریب یا ضرورت مند گھرانے کی بہن یا بیٹی کی شادی کے موقع پر محمد دانش کی جانب سے 30 کلو چاول بطور تعاون و تحفہ فراہم کیے جائیں گے علاقے کے کسی بھی ضرورت مند فرد کو اگر ناگہانی بیماری یا آپریشن کی ضرورت پیش آتی ہے تو ان کے علاج معالجے کے لیے 10,000 روپے کی مالی امداد فراہم کی جائے گی محمد دانش کا ماننا ہے کہ سیاست کا اصل مقصد غریبوں، مظلوموں اور بےسہارا لوگوں کے کام آنا ہے۔ وہ طویل عرصے سے اپنے علاقے میں بلاتفریق مذہب وملت فلاحی کام انجام دیتے آرہے ہیں۔ چاہے تعلیمی میدان ہو، طبی مسائل ہوں یا سماجی ضروریات، دانش ہر موڑ پر اپنے وارڈ کے لوگوں کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے نظر آتے ہیں۔ انہوں نے ایک ملاقات کے دوران نامہ نگاروں کو بتایا کہ وارڈ 26 کا ہر باشندہ میرا اپنا خاندان ہے، اور اپنے خاندان کی خوشی و غم میں شریک ہونا میری پہلی ذمہ داری ہے۔ سابق کاؤنسلر ایس ایم مصطفے نے دانش کے ان اقدامات کا پرجوش خیرمقدم کرتے ہوئے ان کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دانش جیسے عوامی خادم کی موجودگی وارڈ کے لیے ایک نعمت سے کم نہیں، جو ہر مشکل وقت میں غریبوں کا سہارا بنتے ہیں۔

آسنسول میں اہم سڑکوں پر ٹوٹو-آٹو پر سختی بڑھے گی

آسنسول: 27 جولائی (عوامی نیوز سروس) مرکزی سڑکوں اور قومی شاہراہوں پر ٹوٹو اور آٹو چلانے پر ریاستی حکومت کے سخت موقف اختیار کرنے کے بعد اب اس کا اثر آسنسول شہر میں بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ شہر میں ٹوٹوؤں اور آٹوز کی بڑھتی ہوئی تعداد ٹریفک کے نظام پر دباؤ ڈال رہی ہے، جب کہ بہت سے ڈرائیور قوانین کو نظرانداز کرتے ہوئے جوبلی موڑ سے پنجابی موڑ تک مصروف روٹ NH-19 (GT روڈ) کا استعمال کررہے ہیں۔ جس سے اکثر ٹریفک جام ہوجاتا ہے اور حادثات کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔
بتایا جاتا ہے کہ وزیر اعلیٰ شبھیند وادھیکاری نے واضح کیا ہے کہ ٹوٹوس کو ریاست کی اہم سڑکوں پر چلنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اگر کوئی ٹوٹو یا آٹو ڈرائیور قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کسی مین روڈ یا قومی شاہراہ پر چلتے ہوئے پایا گیا تو پولیس کی جانب سے ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ ریاستی ٹرانسپورٹ کے وزیر ارجن سنگھ نے کہا کہ اہم سڑکوں اور قومی شاہراہوں پر ٹوٹوس اور آٹوز چلانے سے بھاری گاڑیوں کی نقل وحرکت میں رکاوٹ ہے ٹریفک متاثر ہے اور سڑک حادثات کا خطرہ ہے۔ اس کے پیش نظر تمام اضلاع کے پولیس افسران کو خصوصی چوکسی برقرار رکھنے اور قواعد کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اگر آسنسول میں بھی ان ہدایات پر سختی سے عمل ہوتا ہے تو جوبلی موڑ، پنجابی موڑ، کورٹ موڑ، بی این آر موڑ اور جی ٹی روڈ جیسے مصروف علاقے متاثر ہوں گے۔ انتظامیہ کا خیال ہے کہ اس سے ٹریفک کی روانی میں بہتری آئے گی اور سڑک حادثات میں کمی آئے گی۔ اب شہر کے آٹو اور ٹوٹو ڈرائیور انتظامیہ کی اگلی کارروائی کا بےصبری سے انتظار کررہے ہیں۔ اگر ہدایات پر سختی سے عمل کیا گیا تو مرکزی سڑکوں پر ٹوٹو آپریشن محدود ہوسکتا ہے جبکہ متبادل راستوں کے استعمال پر زور دیا جائے گا۔

درجنوں طلباء کانگریس میں شامل

آسنسول: 27 جولائی (عوامی نیوز سروس) آسنسول میں جی ٹی روڈ پر چرچ موڑ کے قریب کانگریس پارٹی کے دفتر میں منعقدہ ایک پروگرام کے دوران چھاترا پریشد سے وابستہ درجنوں طلبہ کانگریس کے طلبہ ونگ میں شامل ہوئے۔ اس موقع پر کانگریس قائدین نے تمام نئے ارکان کا خیرمقدم کیا اور انہیں پارٹی پرچم پیش کرکے ان کی عزت افزائی کی۔ کانگریس قائدین پرسن جیت پونڈی، ایس ایم مصطفیٰ، شمپا سرکار اور کئی دوسرے کانگریس لیڈر اور کارکنان موجود تھے۔ کانگریس میں شامل ہونے والے طلبہ نے کہا کہ جس طرح کانگریس راہل گاندھی کی قیادت میں طلبہ اور ملک کے لیے کام کررہے نوجوانوں کے حقوق کی جدوجہد سے بےحد متاثر تھے۔ اس سوچ سے متاثر ہوکر انہوں نے کانگریس میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔ نئے شامل ہونے والے طلباء نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ وہ مستقبل میں کانگریس کی تنظیم کو مضبوط بنانے کے لیے پوری لگن کے ساتھ کام کریں گے تاکہ بنگال کے ساتھ ساتھ آسنسول کے علاقے میں بھی پارٹی کی حمایت کی بنیاد مزید مضبوط ہوسکتی ہے۔ اس موقع پر کانگریس قائدین نے کہا کہ نوجوانوں کی پارٹی میں شمولیت تنظیم کیلئے ایک مثبت علامت ہے اور آنے والے دنوں میں کانگریس کو نئی توانائی فراہم کرے گی۔

رام مندروں میں قید نہیں ہوتے، وہ انسان کے باطن میں بستے ہیں... میناکشی نٹراجن

کرسٹوفر نولن کی شاندار فلم 'اوڈیسی' ان دنوں سنیما گھروں میں نمائش کے لیے پیش کی جارہی ہے۔ یہ ہومر کے اسی نام کے مشہور یونانی رزمیہ پر مبنی ہے۔ ادھر یہ بھی خبریں ہیں کہ رامائن پر ایک نئی فلم بھی جلد ریلیز ہونے والی ہے۔ آخر ہم انسان، یعنی ہوموسیپینز، ان قدیم اساطیری کہانیوں میں سکون کیوں تلاش کررہے ہیں؟ اگر عام زبان میں کہیں تو انسانیت اپنی ہی پھیلائی ہوئی افراتفری میں ڈوبنے کے بعد اب پھر انہی قدیم داستانوں کا سہارا ڈھونڈ رہی ہے۔ اندھی ترقی کی دوڑ نے دنیا کو بری طرح تباہ کردیا ہے، موسم اور آب وہوا بپھر چکے ہیں۔ خوفناک تشدد، زمین کی بندر بانٹ اور اپنی ہی نسل کے لوگوں کو اپنی ہی سرزمین پر مہاجر بنا دینے کی دوڑ کے بعد زخمی انسانی احساسات کو تسلی دینے کی ایک کوشش شاید یہی ہے۔

دونوں داستانوں میں کچھ مماثلتیں بھی ہیں۔ دونوں کے ہیرو کو اپنا وطن چھوڑنا پڑتا ہے۔ محبوبہ کو حاصل کرنے کے لیے تیر کمان اٹھانے پڑتے ہیں۔ جس ہرن کا شکار کرنے کے لیے ہیرو نکلتا ہے، آخر میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہرن نہیں بلکہ ایک انسان تھا۔ لیکن ان دونوں داستانوں میں نمایاں اختلافات بھی ہیں۔ یہ کہنا کہ ایک داستان دوسری سے متاثر ہے، نہ صرف مشکل بلکہ غیر ذمہ دارانہ بات ہوگی۔ زیادہ امکان یہی ہے کہ دونوں رزمیے اپنی اپنی تہذیبی روایات میں آزادانہ طور پر تخلیق ہوئے ہوں۔ آخر اساطیری کہانیاں انسانی تخیل کی پیداوار ہیں، وہ سرحدوں کی پابند کیسے ہوسکتی ہیں؟

انسانی ارتقا کے طویل سفر میں زرعی تہذیب بہت بعد میں وجود میں آئی۔ اس کی عمر محض دس ہزار سال ہے۔ اس سے پہلے دنیا موجودہ معنوں میں سرحدوں میں تقسیم نہیں تھی۔ زمین کی اہمیت اور اس کی کاشت کی ضرورت کے ساتھ ہی شاید پدرشاہی نظام وجود میں آیا، تاکہ عورت کی ملکیت مرد کے ہاتھ میں رہے۔ اسی لیے بیشتر قدیم کہانیاں زمین اور عورت کی ملکیت کے گرد گھومتی نظر آتی ہیں۔ اوڈیسی اور رامائن میں مماثلت کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے۔ جب وسط ایشیا کے مویشی پالنے والے قبائل مختلف سمتوں میں پھیلنے لگے تو سائنسی تحقیق کے مطابق ان کے گروہوں میں عورتوں کی تعداد بہت کم تھی۔ یہی گروہ اپنے ساتھ پروٹو انڈو یورپی زبان اور مویشیوں کی دولت لے کر دنیا کے مختلف علاقوں میں پہنچا۔ بعد میں اسی زبان سے یونانی، سنسکرت، لاطینی اور کئی دوسری زبانیں وجود میں آئیں۔ عورت، زرخیز زمین اور پانی کی تلاش نے ان گروہوں کو مسلسل آگے بڑھنے پر مجبور کیا۔ ظاہر ہے کہ اس سفر کے دوران کئی ایک جیسی کہانیاں بھی انسانی ذہن میں جنم لے چکی ہوں گی، کیونکہ داستانیں بڑی آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتی ہیں۔

ان قبائل کے پھیلنے سے پہلے بھی قدیم تہذیبوں کے درمیان کہانیوں کا تبادلہ ہوتا رہا ہوگا۔ عراق کی قدیم سومیری تہذیب میں مشہور گلگامش کی داستان یقیناً ہڑپہ کی شہری تہذیب تک بھی پہنچی ہوگی۔ رامائن اگرچہ صدیوں بعد، تقریباً تیسری یا چوتھی صدی عیسوی میں تحریری شکل میں مرتب ہوئی، لیکن اس کا منظوم متن اس سے بہت پہلے وجود میں آچکا ہوگا۔ یونانی سیاح، فلسفی اور تاجر شمال مغربی ہندوستان آتے جاتے رہتے تھے۔ کیرالہ کی بندرگاہ موزیریس سمیت کئی ساحلی شہر بین الاقوامی تجارت کے مراکز تھے۔ سکندر اعظم بھی چوتھی صدی قبل مسیح میں دریائے جہلم تک پہنچا اور اس علاقے، جو آج پاکستان میں واقع ہے، میں اپنے نمائندے مقرر کرگیا۔ ایسے حالات میں ادبی اور ثقافتی تبادلے کو ناممکن قرار نہیں دیا جاسکتا، اگرچہ یہ اس مضمون کا بنیادی موضوع بھی نہیں ہے۔ رامائن کی تخلیق کے زمانے میں مندر کے وجود کے کوئی واضح آثار نہیں ملتے۔ اس وقت تک ہندوستان میں خدا کو مجسم شکل دے کر مورتی یا مندر میں محدود کرنے کی روایت وجود میں نہیں آئی تھی۔ البتہ جب رامائن کو تحریری صورت دی گئی تو اس وقت تک مذہبی مقامات تشکیل پانے لگے تھے۔ غالب امکان یہی ہے کہ مصر، فارس اور یونان کے اثرات کے نتیجے میں دیوتاؤں کے لیے مستقل عبادت گاہیں تعمیر کرنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ پرچم، ستون اور مذہبی یادگاروں کے ابتدائی نمونے پہلی صدی قبل مسیح سے دوسری صدی عیسوی کے درمیان کے مانے جاتے ہیں۔

اسی دور میں ہیلیوڈورس ستون قائم کیا گیا، جسے یونانی نژاد سفیر ہیلیوڈورس نے خود کو 'بھاگوت' کہتے ہوئے شونگ حکمران بھاگ بھدر کے اعزاز میں ودیشا میں نصب کرایا۔ مورخین اسے برصغیر میں مذہبی تعمیرات کی اولین علامتوں میں شمار کرتے ہیں۔ چوتھی اور پانچویں صدی عیسوی کے بعد مندروں کی تعمیر کا سلسلہ تیزی سے شروع ہوا۔ رومی تجارت وسط ایشیا کے ہون حملوں سے متاثر ہوئی تو اندرون ملک زرعی معیشت کو وسعت دینا ضروری ہوگیا۔ اسی زرعی توسیع نے جاگیردارانہ نظام کو مضبوط کیا۔ مختلف قبائلی سرداروں کو ذات پات کے نظام میں شامل کرنے کی کوششیں ہوئیں۔ انہیں سورج یا چندر ونش کا وارث قرار دیا گیا، جس کے لیے برہمن پجاریوں کی ضرورت پیش آئی۔ اس کے بدلے میں پجاریوں کو حکمرانوں کی سرپرستی حاصل ہوئی، اور یوں مندر صرف عبادت گاہیں نہیں رہے بلکہ آہستہ آہستہ تجارت اور معیشت کے بڑے مراکز میں تبدیل ہوگئے۔

ان مندروں نے وقت گزرنے کے ساتھ شاہی روایات بھی اپنالیں۔ جس طرح بادشاہوں کو طاقت اور اختیار کی علامت سمجھا جاتا تھا، اسی طرح دیوتاؤں کی مورتیوں کو بھی اسی شان وشوکت کے ساتھ پیش کیا جانے لگا۔ ان کے ہاتھوں میں ہتھیار، دولت اور تحفظ کی علامتیں رکھی گئیں۔ ان کے سونے، جاگنے، لباس بدلنے اور سنگھار کرنے کی رسومات رائج ہوئیں۔ جب ہر جاگیردار خود کو 'دیوتا کا بیٹا' کہنے لگا تو لازماً یہ بھی بتانا پڑا کہ اس دیوتا کی شکل و صورت اور حیثیت کیا ہے۔

دنیا بھر کی روایت یہی رہی ہے کہ حملہ آور حکمران مقامی دیوی دیوتاؤں کو اپنا لیتے تھے اور انہیں اپنے قدیم عقائد سے جوڑنے کی کوشش کرتے تھے۔ اسی طرح وسط ایشیا سے آنے والے کشان حکمرانوں نے بھی اپنے سکوں پر شیو، بدھ اور اوستائی مذہب کے اہورا کی تصاویر کندہ کرائیں۔ یہ بات بھی ذہن میں رہنی چاہیے کہ ذات پات پر مبنی سماج میں دلت، آدیواسی اور دیگر پسماندہ طبقات کو مندروں میں داخلے کا حق حاصل نہیں تھا۔ جو کاریگر مندر تعمیر کرتے تھے، انہیں ہی گربھ گرہ (مندر کے مقدس ترین حصے) میں جانے کی اجازت نہیں تھی۔ جو لوگ پھولوں کے ہار بناتے تھے، وہ خود انہیں اندر جاکر نہیں چڑھا سکتے تھے۔ اس طرح مندر رفتہ رفتہ سماجی بالادستی رکھنے والے طبقے کا مرکز بن گئے، جبکہ دلتوں، آدیواسیوں اور دوسرے محروم طبقات نے اپنی عبادت اور عقیدت کے لیے الگ مقامات اور روایات اختیار کیں۔

بہرحال، اوڈیسی سے ہٹ کر دیکھا جائے تو رامائن آج بھی ایک زندہ روایت ہے۔ رام لیلا نے اسے نسل در نسل زندہ رکھا ہے۔ ہر نئی نسل نے اس میں کچھ نہ کچھ شامل کیا، کچھ نئے معنی پیدا کیے اور کچھ اپنی روایت کے مطابق اپنایا۔ اسی لیے رامائن، اوڈیسی سے بالکل مختلف ہے۔ ہندوستان میں اس کے بے شمار نسخے موجود ہیں اور ہر روایت میں کہانی کا کوئی نہ کوئی پہلو جداگانہ ہے۔ رامائن صرف ایک داستان نہیں بلکہ ایک روحانی علامت بھی ہے۔ اوڈیسی میں ہرن انسان میں بدل جاتا ہے، لیکن رامائن میں کرداروں کے ذریعے گہرے اخلاقی اور روحانی پیغامات دینے کی کوشش کی گئی ہے، جنہیں اگر چاہیں تو سمجھا جاسکتا ہے۔

'سیتا' کا تعلق لفظ 'سیت' یعنی ہل سے ہے، جو زراعت اور محنت کی علامت ہے۔ جب محنت کرنے والا معاشرہ سونے کے ہرن یعنی سراب اور لالچ کے پیچھے بھاگنے لگتا ہے تو وہ قید میں چلا جاتا ہے۔ خواہ وہ قید سونے کی ہی کیوں نہ ہو، آخر کار قید ہی ہوتی ہے۔ وہاں صرف استحصال ممکن ہوتا ہے، تخلیق اور محنت کا دم گھٹ جاتا ہے۔ اس قید سے نکلنے کے لیے دوبارہ جدوجہد کرنا پڑتی ہے۔

چندے، دان پیٹیوں اور عقیدت کے نام پر ہونے والی بدعنوانیوں میں الجھے ہوئے آج کے مندر کیا خود ایک سراب (مریچکا) نہیں بن گئے؟ جیسے ہرن کے روپ میں ایک انسان چھپا ہوا تھا، ویسے ہی اگر اس ظاہری پردے کو ہٹایا جائے تو اندر تشدد، نفرت اور استحصال دکھائی دیتا ہے۔ آج جدید مشینوں سے پتھر تراشنے والے مزدور سلیکوسس جیسی خطرناک بیماری میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ اگر اس چمکتے ہوئے ظاہری منظر سے پردہ ہٹایا جائے تو ان کی کراہیں اور تکلیف صاف سنائی دیتی ہے۔

خدا ساکار ہے یا نراکار، اس کا فیصلہ کرنا آسان نہیں، مگر اتنا ضرور ہے کہ خدا کو تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔ وہ انسان کی روح میں بستا ہے۔ مندر کی مورتی میں انسان کے اجتماعی ضمیر کی جھلک ضرور دیکھی جاسکتی ہے، مگر اگر وہاں نہ ضمیر باقی رہے اور نہ روح، تو صرف ایک بے جان مجسمہ رہ جاتا ہے، جسے زیورات اور سونے سے سجا دیا گیا ہو۔ رام تو بہت پہلے وہاں سے جاچکے ہیں۔ انہوں نے اپنے تیر سے سرمایہ اور لالچ کے 'ماریچ' کو پہچان لیا تھا اور وہ سرمایہ پرستی کے ان مراکز سے بہت پہلے آزاد ہوچکے ہیں۔ اگر مندر صرف سرمایہ کے مراکز بن جائیں تو وہاں رام نہیں رہتے۔ رام تو ہر انسان کے اندر بستے ہیں۔ انہیں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کسی کے دل میں اللہ ہے، عیسیٰ ہیں یا کوئی اور روحانی تصور۔ وہ تو انسانیت کے اندر ہی موجود رہتے ہیں۔

رام انسان کو حیوان بننے سے روکتے ہیں اور اسے بندھنوں سے آزاد کرتے ہیں۔ جب انہوں نے ماریچ کو بھی بندھن سے نجات دی تو پھر وہ خود کسی مندر کی چار دیواری میں کیوں مقید ہوں گے؟ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے رام کو چرالیا ہے، وہ غلط فہمی میں ہیں۔ رام کو چرایا نہیں جاسکتا۔ اگر کچھ لٹا ہے تو وہ صرف ایک عمارت یا سرمایہ کا مرکز ہے، نہ کہ خدا۔ خدا وہاں نہیں رہتا۔ رام اپنی اصل میں ہمیشہ آزاد اور بے نیاز ہیں۔ آستھا (عقیدت) کو یہ فیصلہ خود کرنا ہوگا کہ اسے کہاں سکون ملتا ہے؛ چندے کی پیٹی میں یا انسان کے لیے رحمت، محبت اور رحم دلی کے جذبے میں۔ اسے پہچاننا ہوگا کہ اصل مندر کہاں ہے اور کہاں صرف ایک سراب ہے۔ شاید اسی لیے 'ہے رام' کہہ کر جان دینے والا شخص کبھی بھی رام کو کسی مندر میں ڈھونڈنے نہیں گیا۔

★★★★

ہندوستانی تعلیم کا نیا منظرنامہ: پرہلاد جوشی کی قیادت

شیخ مُستفی رحمان

ہندوستان میں جولائی 2026 میں پرہلاد وینکٹیش جوشی کی مرکزی وزیرِ تعلیم کی حیثیت سے تقرری ایک ایسے وقت میں عمل میں آئی جب ملک کا نظامِ تعلیم، بالخصوص قومی سطح کے داخلہ امتحانات، شدید عوامی تنقید اور ادارہ جاتی بحران سے گزر رہے تھے۔ NEET-2026 کے تنازع نے نہ صرف نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (NTA) کی ساکھ کو متاثر کیا بلکہ وزارتِ تعلیم کی انتظامی کارکردگی پر بھی سنجیدہ سوالات اٹھائے۔ ایسے حالات میں ایک ایسے سیاست دان کو وزارتِ تعلیم کی ذمہ داری سونپی گئی جس کی شناخت بنیادی طور پر تعلیمی شعبے کے ماہر کی نہیں بلکہ ایک تجربہ کار منتظم، پارلیمانی امور کے ماہر اور مختلف قومی وزارتوں کے کامیاب منتظم کی رہی ہے۔ یہ مقالہ پرہلاد جوشی کی سیاسی اور انتظامی زندگی کا تحقیقی جائزہ لیتا ہے اور اس بات کا تجزیہ کرتا ہے کہ آیا ان کا وسیع انتظامی تجربہ ہندوستانی نظامِ تعلیم کو درپیش پیچیدہ مسائل کے حل میں مؤثر ثابت ہوسکتا ہے۔

تعارف: تعلیم کسی بھی قوم کی تہذیبی، معاشی اور سائنسی ترقی کی بنیادی اساس ہوتی ہے۔ جدید ریاستیں اپنی قومی طاقت کا تعین صرف اقتصادی وسائل یا عسکری قوت سے نہیں بلکہ اپنے تعلیمی نظام کی مضبوطی، تحقیقی صلاحیت، سائنسی اختراع اور انسانی سرمایہ کی تیاری سے کرتی ہیں۔ ہندوستان، جو دنیا کے سب سے بڑے تعلیمی نظاموں میں شمار ہوتا ہے، اس وقت ایک ایسے دوراہے پر کھڑا ہے جہاں تعلیمی اصلاحات، امتحانی نظام کی شفافیت، اساتذہ کی تربیت، اعلیٰ تعلیم کے معیار اور ڈیجیٹل تعلیم جیسے موضوعات قومی مباحث کا حصہ بن چکے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 نے ہندوستانی تعلیم کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی ایک جامع کوشش کی، مگر کسی بھی پالیسی کی کامیابی کا انحصار اس کے مؤثر نفاذ پر ہوتا ہے۔ NEET-2026 تنازع کے بعد جب وزارتِ تعلیم کو عوامی اعتماد کی بحالی کا چیلنج درپیش تھا، اسی پس منظر میں پرہلاد جوشی کو وزارتِ تعلیم کی ذمہ داری سونپی گئی۔ ان کی تقرری نے ایک اہم علمی سوال کو جنم دیا کہ کیا مضبوط انتظامی قیادت، تعلیمی شعبے میں خصوصی مہارت کے بغیر بھی، وسیع پیمانے پر تعلیمی اصلاحات نافذ کرسکتی ہے؟ یہی سوال اس تحقیقی مضمون کا مرکزی محور ہے۔

پرہلاد جوشی: ایک منتظم کی سیاسی تشکیل: پرہلاد وینکٹیش جوشی کی سیاسی زندگی بتدریج تنظیمی کام، پارلیمانی تجربے اور انتظامی ذمہ داریوں کے ذریعے پروان چڑھی۔ وہ اُن رہنماؤں میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے مقامی سطح سے قومی سیاست تک کا سفر مسلسل تنظیمی محنت، نظم وضبط اور ادارہ جاتی ذمہ داریوں کے ذریعے طے کیا۔ پانچ مرتبہ لوک سبھا کے رکن منتخب ہونا ان کی عوامی قبولیت کے ساتھ ساتھ ان کی سیاسی استحکام کی علامت بھی ہے۔ مرکزی حکومت میں انہوں نے پارلیمانی امور، کوئلہ، کان کنی، صارفین کے امور، غذائی تقسیم اور نئی وقابلِ تجدید توانائی جیسی اہم وزارتوں کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ یہ تمام وزارتیں اپنی نوعیت کے اعتبار سے وسیع انتظامی ڈھانچے، بین الوزارتی تعاون، پالیسی پر عمل درآمد اور مسلسل نگرانی کا تقاضا کرتی ہیں۔ ان وزارتوں میں خدمات انجام دیتے ہوئے جوشی نے ایک ایسے منتظم کی حیثیت سے شناخت قائم کی جس کی ترجیح شخصی تشہیر کے بجائے ادارہ جاتی نظم، انتظامی ہم آہنگی اور عملی نفاذ رہی۔ یہی پہلو انہیں دوسرے بہت سے سیاسی رہنماؤں سے ممتاز بناتا ہے۔ سیاسیات اور عوامی انتظامیہ کے ماہرین قیادت کو عموماً دو زمروں میں تقسیم کرتے ہیں۔ پہلی وہ قیادت جو نئے نظریات اور انقلابی وژن پیش کرتی ہے، جبکہ دوسری وہ جو پہلے سے موجود پالیسیوں کو مؤثر طریقے سے نافذ کرکے اداروں کو مضبوط بناتی ہے۔ پرہلاد جوشی کا اندازِ قیادت دوسری قسم سے زیادہ مطابقت رکھتا ہے، جہاں کامیابی کا معیار مؤثر انتظام، ادارہ جاتی استحکام اور پالیسی پر عمل درآمد ہوتا ہے۔

وزارتِ تعلیم اور موجودہ چیلنجز: وزارتِ تعلیم کی ذمہ داری سنبھالتے وقت پرہلاد جوشی کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ عوامی اعتماد کی بحالی تھا۔ NEET-2026 امتحان سے متعلق تنازعات نے امتحانی نظام کی شفافیت، سیکیورٹی،

احتساب اور نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی کی کارکردگی پر سنگین سوالات کھڑے کیے۔ ایسے حالات میں وزارتِ تعلیم کے لیے صرف انتظامی تبدیلیاں کافی نہیں بلکہ امتحانی نظام کی مکمل اصلاح، جدید ٹیکنالوجی کا استعمال، سائبر سیکیورٹی، آزاد نگرانی اور شفاف احتساب ناگزیر ہوگیا۔ دوسری جانب قومی تعلیمی پالیسی 2020 کا مکمل نفاذ بھی ایک بڑا چیلنج ہے۔ اس پالیسی کا مقصد نصابی اصلاحات، بنیادی خواندگی، تحقیق، کثیر شعبہ جاتی تعلیم، پیشہ ورانہ مہارت، اساتذہ کی تربیت اور ڈیجیٹل تعلیم کو فروغ دینا ہے، مگر ہندوستان جیسے وفاقی ملک میں اس کا کامیاب نفاذ صرف مرکزی حکومت کی ذمہ داری نہیں بلکہ ریاستی حکومتوں، جامعات، تعلیمی بورڈز اور دیگر اداروں کے باہمی تعاون پر منحصر ہے۔ اسی طرح اعلیٰ تعلیم کے شعبے کو عالمی معیار کے مطابق بنانے، تحقیقی سرگرمیوں میں اضافہ، جامعات کی خودمختاری، مصنوعی ذہانت (AI)، ڈیجیٹل لرننگ، صنعت اور جامعات کے درمیان تعاون اور بین الاقوامی تعلیمی روابط کو مضبوط کرنا بھی موجودہ دور کے اہم تقاضے ہیں۔ اگرچہ پرہلاد جوشی کا براہِ راست تعلق تعلیمی شعبے سے نہیں رہا، تاہم توانائی، ٹیکنالوجی اور معدنی وسائل سے متعلق وزارتوں میں ان کا تجربہ تحقیق اور سائنسی پالیسی سازی کی اہمیت سے ان کی واقفیت کو ظاہر کرتا ہے، جو مستقبل کی تعلیمی منصوبہ بندی میں معاون ثابت ہوسکتی ہے۔

تنقیدی جائزہ: کیا انتظامی مہارت تعلیمی اصلاحات لا سکتی ہے؟: تحقیقی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو پرہلاد جوشی کی تقرری کے دو پہلو نمایاں ہیں۔ پہلا یہ کہ ان کے پاس وسیع انتظامی تجربہ، پارلیمانی مہارت اور بڑے سرکاری اداروں کو چلانے کا عملی ریکارڈ موجود ہے۔ دوسرا یہ کہ ان کی تعلیمی پالیسی، نصاب سازی یا تدریسی تحقیق میں براہِ راست تخصص نہیں رہا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ وہ تعلیمی ماہرین، جامعات، اساتذہ، محققین اور ریاستی حکومتوں کے ساتھ کس حد تک مؤثر مشاورت قائم کرتے ہیں۔ عوامی انتظامیہ کے اصولوں کے مطابق کسی بھی بڑے ادارے کی کامیابی صرف سربراہ کی ذاتی صلاحیت پر منحصر نہیں ہوتی بلکہ مضبوط ادارہ جاتی نظام، شفاف احتساب، مسلسل نگرانی اور ماہرین کی شمولیت پر بھی منحصر ہوتی ہے۔ اسی لیے اگر وزارتِ تعلیم میں فیصلہ سازی تحقیق پر مبنی ہو، امتحانی نظام شفاف بنایا جائے، اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت میں سرمایہ کاری کی جائے اور جامعات کو مناسب خودمختاری فراہم کی جائے تو پرہلاد جوشی کی انتظامی صلاحیتیں تعلیمی اصلاحات کے لیے مؤثر کردار ادا کرسکتی ہیں۔

تاہم اگر اصلاحات صرف انتظامی سطح تک محدود رہیں اور تعلیمی تحقیق، تدریسی معیار، نصابی بہتری اور علمی آزادی کو مطلوبہ اہمیت نہ دی جائے تو محض انتظامی تجربہ ہندوستان جیسے وسیع تعلیمی نظام کو عالمی معیار تک پہنچانے کے لیے کافی ثابت نہیں ہوگا۔

پرہلاد وینکٹیش جوشی کی وزارتِ تعلیم میں تقرری ہندوستانی نظامِ تعلیم کے لیے ایک اہم موڑ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ان کی شخصیت ایک ایسے منتظم کی ہے جس نے مختلف قومی وزارتوں میں مؤثر نظم ونسق، ادارہ جاتی ہم آہنگی اور پالیسی کے نفاذ کی صلاحیت کا مظاہرہ کیا ہے، لیکن وزارتِ تعلیم کی کامیابی کا پیمانہ صرف انتظامی مہارت نہیں بلکہ تعلیمی معیار، تحقیقی ترقی، امتحانی شفافیت، اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت، جامعات کی خودمختاری اور طلبہ کے اعتماد کی بحالی بھی ہوگا۔ اگر وہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے مؤثر نفاذ، امتحانی نظام کی اصلاح، جدید ٹیکنالوجی کے دانشمندانہ استعمال، تحقیق واختراع کے فروغ اور تعلیمی ماہرین کے ساتھ مسلسل مشاورت کو اپنی ترجیحات میں شامل کرتے ہیں تو ان کی قیادت ہندوستانی نظامِ تعلیم کو ایک نئے مرحلے میں داخل کرسکتی ہے۔ بصورتِ دیگر، صرف انتظامی تجربہ اتنے وسیع اور پیچیدہ تعلیمی نظام کی تمام مشکلات کا حل ثابت نہیں ہوگا۔

اس لیے پرہلاد جوشی کی وزارت کا حقیقی جائزہ سیاسی بیانات یا ابتدائی توقعات کی بنیاد پر نہیں بلکہ آنے والے برسوں میں تعلیمی معیار، ادارہ جاتی شفافیت، تحقیقی پیداوار، امتحانی اعتبار اور طلبہ کے اعتماد میں آنے والی عملی بہتری کی بنیاد پر کیا جانا چاہیے۔ یہی وہ معیار ہوگا جس سے یہ طے ہوگا کہ آیا ان کی قیادت ہندوستان کو ایک مضبوط علمی اور تحقیقی معاشرے کی جانب لے جانے میں کامیاب ہوئی یا نہیں۔

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا | منگل ،۲۸؍جولائی ۲۰۲۶ء

کولکاتا کارپوریشن کے 144 وارڈز اب 200 میں تبدیل، تفصیل 31 جولائی کو

کلکتہ کارپوریشن (میونسپل) کے تحت اس وقت کل ملا کر 144 وارڈ ہیں اور اس وقت کلکتہ میونسپل کارپوریشن کے ڈرافٹ تجاوز کے تحت شہر کے پہلے 100 وارڈوں کو 130 اور بقیہ 44 کو 70 میں ڈھال دیا جائے گا اور اس طرح سے بلدیہ کے کل وارڈ 200 میں تبدیل ہوجائیں گے۔ اس ڈرافٹ کے ذریعہ موجودہ وارڈوں کے کل وارڈ 200 میں تبدیل ہوجائیں گے۔ اس ڈرافٹ کے ذریعہ موجودہ وارڈوں کی باؤنڈریاں جو ہیں اس پر مختلف انداز میں جائزہ لیا جارہا ہے جو ریاستی حکومت کے تحت ہورہا ہے اور بلدیہ کے ارباب حل وعقد کا کہنا ہے کہ 31 جولائی تک اس کی پوری تفصیل تمام لوگوں کے درمیان منکشف کردی جائیں گے۔ کلکتہ میونسپل کارپوریشن کے تحت جو پہلے 100 وارڈ ہیں وہ آزادی کے بعد سے اب تک اسی انداز میں چلے آرہے ہیں۔ بلدیہ کے افسران اپنے طور پر متعلقہ اراضی کا ریکارڈ اپنے پاس رکھیں گے۔ بقیہ 44 وارڈوں کو بعد میں شامل کیا جائے گا۔ 1980 تک 41 وارڈ تھے جبکہ وارڈ 142، 143 اور 144 کو بعد میں 2012 میں کلکتہ میونسپل کارپوریشن میں شامل کرلیا گیا تھا۔ ان 44 وارڈوں کی اراضی کا ریکارڈز کی دیکھ ریکھ جنوبی 24 پرگنہ ضلع انتظامیہ کرتی رہی ہے۔ اب نئے ڈرافٹ کے مطابق وارڈوں کی باؤنڈریاں اور ان کی رپورٹ کلکتہ میونسپل کارپوریشن کو سونپی جائے گی جسے اتوار تک منتظم اپنے طور پر سنبھالیں گے۔ منتظم اس سلسلے میں جو تبدیلی واقع ہوگی اس پر انجینئروں کے ساتھ تبادلہ خیال کریں گے اور ساتھ ہی ان افسروں سے بات کریں گے جو اس معاملے کو دیکھتے رہے ہیں۔ اس ڈرافٹ کی اشاعت عام پبلک کے درمیان 31 جولائی 2026 تک کردی جائے گی۔ بلدیہ کے ایک سنیئر افسر کے مطابق کارپوریشن کے 144 وارڈوں کو 200 وارڈوں میں بدل دیا گیا ہے۔ وارڈ نمبر 1 سے 100 کو توڑ کر 130 وارڈوں میں بدل دیا گیا ہے جبکہ وارڈ 101 سے 144 کو 70 وارڈوں میں تبدیل کردیا گیا جبکہ کلکتہ میونسپل کارپوریشن کے 16 بورو کو اس پھیر بدل سے الگ رکھا گیا ہے اور اس میں کوئی کمی بیشی نہیں لائی گئی ہے۔ لیکن ان کے بورو کے تحت جو وارڈ آتے ہیں اس میں توسیع کردی گئی ہے۔ اب تک تو 16 بورو میں کوئی بھی تبدیلی نہیں کی گئی ہے لیکن یہ بھی ممکن ہے 144 وارڈوں کو 200 میں تبدیل کرلینے کے بعد اس پر بحث ہو کہ بورو کی تعداد میں بھی اضافہ کیا جائے یا نہیں۔ اور اگر ضرورت پڑی تو پھر یہ بھی ممکن ہو کہ 16 بورو کی جگہ 20 یا 25 بورو ہوجائے اور اس وقت ریاستی حکومت جو میونسپل کارپوریشن میں اپنا تسلط قائم کرچکی ہے جب ترنمول کے سبھی کونسلرس اتفاق رائے کے ساتھ مستعفی ہوگئے تو کارپوریشن میں بھی انہی کا دبدبہ ہے اور 144 وارڈوں کو 200 کریں یا 300 کردیں، پوچھنے کون جائے گا۔ اس وقت کارپوریشن کے آٹھ بورو ایسے ہیں جس میں بالترتیب 12 وارڈز ہیں جبکہ 8 دیگر بورو میں ہر ایک میں 13 وارڈز ہیں، جس کے بارے میں ایک سنیئر افسر نے معلومات میں اضافہ کیا۔ کلکتہ میونسپل کارپوریشن کے منتظم 206.08 اسکوائر کیلومیٹر کی اراضی کو دیکھتے ہیں جو شمال میں کاشی پور سے جوکا جنوب تک اور ای ایم بائی پاس اور اس میں شامل علاقے جو مشرقی حصے میں گارڈن ریچ اور مغربی حصے میں مٹیا برج ہے۔ اگرچہ یہ پورے علاقے عام طور پر کلکتہ کے طور پر مانے جاتے ہیں جس ایک حصہ جنوبی 24 پرگنہ میں گرتا ہے۔ وارڈز 101 سے 144 جنوبی 24 پرگنہ میں پڑتے ہیں ضلع انتظامیہ ان تمام ایریا کو اراضی کا ریکارڈ اپنے پاس رکھتی ہے۔ اگرچہ ان وارڈوں کو مزید چھوٹا کردیا گیا ہے لیکن ان کا نظم ونسق جنوبی 24 پرگنہ کی ضلع انتظامیہ دیکھتی ہے وہ علاقے جو جنوبی 24 پرگنہ ضلع کے حصے ہیں وہ نظر ثانی کے بعد بھی ویسے ہی رہیں گے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہم نے صرف بڑے وارڈوں کو توڑ کر چھوٹا کیا ہے لیکن ایریا بدستور وہی ہیں۔ اس سے پہلے کہا گیا تھا کہ مٹیا برج، توپسیا، راجہ بازار کے علاقوں میں جہاں مسلم آبادی کا غلبہ ہے ان وارڈوں کو خاص طور پر چھوٹا کیا گیا ہے تاکہ ان علاقوں میں جہاں مسلمانوں کی گھنی آبادی ہے اس علاقے میں تخفیف کرنے میں وہاں کے مسلمان بھی کئی حصوں میں بٹ جائیں گے۔ جن علاقوں میں جس میں متذکرہ ایریا کا نام لیا گیا وہاں ووٹروں کی شرح بہت زیادہ ہے اور ان ووٹروں کو مختلف وارڈوں میں بانٹنے کی کوشش ہورہی ہے۔ جب 144 وارڈ 200 میں تبدیل ہوجائیں گے تو تمام وارڈز یکساں ہوجائیں گے۔ جہاں آبادی بھی متناسب ہوگی اور ووٹرس بھی۔ اس وقت سیاسی سطح پر جو کچھ بھی ہورہا ہے جب زبان کھولتے ہی انہیں اپنی پوزیشن کا اندازہ ہوجائے گا۔ (خ الف ف)

رانی گنج میں 'آواز' تنظیم کا اسٹریٹ کارنر پروگرام، راہل سنکرتیان کے مجسمے کے غائب ہونے پر تشویش کا اظہار

آسنسول:27 جولائی عوامی نیوز سروس) مذہبی اور لسانی اقلیتوں کے حقوق کے لیے کام کرنے والی سماجی تنظیم ''آواز'' نے رانی گنج کے راجا باندھ اور حسین نگر علاقوں میں ایک اسٹریٹ کارنر پروگرام کا انعقاد کیا۔تقریب میں تنظیم کی ضلعی اور ٹاؤن کمیٹیوں کے عہدیداران اور اراکین نمایاں طور پر موجود تھے۔پروگرام کے دوران عوامی تشویش کے مختلف اہم مسائل کو اٹھا کر عام لوگوں میں بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔پنجابی موڑ سے راہول سنکرتیان کا مجسمہ غائب، تحقیقات اور دوبارہ نصب کرنے کا مطالبہ تنظیم کے ضلعی کمیٹی کے سیکرٹری نعمان اسفر خان نے کہا کہ آواز نے مذہبی اور لسانی اقلیتوں کے مفادات کے لیے مسلسل جدوجہد کی ہے۔اس نے اس واقعے کو بہت سنجیدگی سے لیا رانی گنج کے پنجابی موڑ پر ایک عوامی مقام پر نصب معروف ادبی شخصیت اور عظیم ہندوستانی مفکر راہول سنکرتیان کا مجسمہ کچھ عرصے سے اچانک غائب ہونے کا الزام لگاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اتنی بڑی شخصیت کے مجسمے کا عوامی مقام سے غائب ہونا انتہائی حیران کن ہے انہوں نے الزام لگایا کہ اس مسئلہ پر بات کرتے ہوئے پولیس نے انہیں روکا اور دیگر موضوعات پر بات کرنے کیلئے دباؤ ڈالا جس سے انہیں مجبور کیا گیا کہ وہ اپنا ڈیڑھ گھنٹے کا پروگرام آدھے گھنٹے میں ختم کر دیں۔انہوں نے کہا کہ انہوں نے غیر جانبدارانہ تحقیقات کا حکم دیا ہے ایس آئی آر میں لاکھوں نام پھنس گئے، جس کی وجہ سے پاسپورٹ اور سرکاری سہولیات میں مشکلات کا سامنا ہے نعمان اسفر خان نے کہا کہ اسمبلی انتخابات سے پہلے کیے گئے ایس آئی آر کے عمل کے نتیجے میں لاکھوں لوگوں کے نام ''فیصلے کے تحت'' کے طور پر درج کیے گئے تھے۔اس نے بہت سے لوگوں کو ووٹ دینے سے روکا اور انہیں مختلف سرکاری مراعات تک رسائی سے روکنا جاری رکھا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ان متاثرہ افراد کو نئے پاسپورٹ کے حصول اور دیگر شہری کاموں میں خاصی مشکلات کا سامنا ہے۔ انتخابات کے بعد، وعدہ کیا گیا تھا کہ ان مقدمات کے حل کے لیے ایک ٹریبونل تشکیل دیا جائے گا، لیکن ابھی تک کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا گیا اس سلسلے میں ضلع مجسٹریٹ کو میمورنڈم بھی پیش کیا گیا، لیکن کوئی مثبت جواب نہیں ملا تنظیم نے اس گلی کے کونے کے ذریعے یکساں سول کوڈ (یوسی سی) کی بھی شدید مخالفت کا اظہار کیا۔ مقررین نے کہا کہ مغربی بنگال متنوع مذاہب، زبانوں اور ثقافتوں کی ریاست ہے اور یوسی سی کو نافذ کرنے سے مختلف کمیونٹیز کے لیے مشکلات پیدا ہوں گی اس موقع پر ضلعی کمیٹی کے ایگزیکٹو صدر محمد صلاح الدین، رانی گنج ٹاؤن سکریٹری محمد سرفراز عالم، جموڑیہ ٹاؤن سکریٹری محمد ظہیر انصاری، جموڑیہ کے صدر وجے پاسوان، کلٹی صدر محمد جہانگیر، ضلعی اراکین مرغوب راہی، ارشد صدیقی، کنیز فاطمہ، محمد اسحاق، محمد ندیم، محمد ندیم اور دیگر موجود تھے۔

روپنارائن پور میں شرپسندوں کی دہشت، اب مندر بھی محفوظ نہیں ہے

آسنسول:27 جولائی (عوامی نیوز سروس) روپنارائن پور علاقہ میں چوروں کی بڑھتی ہوئی دہشت سے روپنارائن پور کے مکین خوف میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں اب شرپسندوں نے ایک مقدس مذہبی مقام کو نشانہ بنایا بد معاشوں نے سلان پور تھانہ کے تحت روپنارائن پور چوکی کے مال بہل پنچ دھام مندر کا تالا توڑ کر ماں کالی کے قیمتی سونے اور چاندی کے زیورات لے کر فرار ہو گئے۔مقامی اور مندر کمیٹی کے ذرائع کے مطابق مندر ہر روز کی طرح رات کو بند کر دیا گیا صبح جب ایک عقیدت مند پوجا کرنے پہنچا تو اس نے مندر کا مرکزی دروازہ کھلا پایا۔اس نے فوراً کمیٹی کو اس کی اطلاع دی۔
مندر کمیٹی کے خزانچی سبودھ خان کو اطلاع ملتے ہی موقع پر پہنچ گئے۔ بدمعاش لاکھوں مالیت کے زیورات لے اڑے شرپسند انتہائی منصوبہ بند طریقے سے مندر میں داخل ہو چوری شدہ سامان میں تقریباً سونے اور چاندی کی زنجیریں، ایک چاندی کا تاج، ایک چاندی کی تلوار اور ایک سونے کا لاکٹ اور کئی دیگر قیمتی زیورات شامل ہیں۔مندر کے خزانچی سبودھ خان نے شدید غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے صبح چوری کا علم ہوا۔ جب میں یہاں آیا تو دیکھا کہ ماں کے جسم پر موجود تمام سونے چاندی کے زیورات غائب تھے۔پولیس کی سست روی پر دیہاتی برہم۔واقعہ کی اطلاع ملتے ہی تھانہ سلان پور کی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور علاقے کی تلاشی لی۔

چھنمستا توری پاڑا میں 6 سالہ لڑکے کی لاش برآمد

آسنسول: 27 جولائی (عوامی نیوز سروس) آسنسول ساؤتھ پولس چوکی علاقے کے چھنمستا توروپاڑا علاقے میں جھاڑیوں سے چھ سالہ لڑکے کی لاش برآمد ہوئی جس سے پورے علاقے میں سنسنی پھیل گئی۔متوفی کی شناخت رتوک راج کے طور پر کی گئی ہے۔ ابتدائی طور پر معاملہ مشکوک معلوم ہوتا ہے اور قتل کا شبہ ہے۔تاہم موت کی اصل وجہ پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے کے بعد ہی سامنے آئے گی۔معلومات کے مطابق مقامی لوگوں نے جھاڑیوں کے درمیان ایک بچے کی لاش پڑی دیکھی۔پولیس کو فوری اطلاع دی گئی۔اطلاع ملنے پر آسنسول ساؤتھ پولیس اسٹیشن کی ایک ٹیم جائے وقوعہ پر پہنچی، لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔پولیس نے معاملے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔مقتول کے والد چھوٹو راج نے بتایا کہ ان کا بیٹا ہفتہ سے لا پتہ تھا۔اس نے فوری طور پر آسنسول ساؤتھ پولیس اسٹیشن کو واقعہ کی اطلاع دی۔پولیس نے بچے کی تلاش کے لیے ایک سرگرم سرچ آپریشن شروع کیا تاہم اس کی لاش جھاڑیوں سے برآمد ہوئی۔انہوں نے بتایا کہ ان کے بیٹے کی موت کیسے ہوئی اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا۔مقامی بی جے پی لیڈر انکور رائے نے کہا کہ وہ جیسے ہی اس واقعہ کی اطلاع ملی وہ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ان کا کہنا تھا کہ بچہ ہفتے کے روز سے لا پتہ تھا، اور پولیس نے اطلاع ملتے ہی اس کی تلاش شروع کر دی۔ بدقسمتی سے بچے کی لاش ملی انہوں نے کہا کہ بچے کی موت کے حالات تحقیقات کا معاملہ ہے اور پولیس کو اس معاملے کی مکمل تحقیقات کرنی چاہیے۔

سہیل ارشد کی کتاب ''انڈال کے چار شاعر'' کا اجرا اور مشاعرہ

آسنسول: 27 جولائی (عوامی نیوز سروس) پچھم بردوان کا ایک اہم شہر انڈال ادب و ثقافت کے تعلق سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔اس شہر سے قاضی نذرالاسلام کے بچپن کے دوست اور بنگلہ کے مشہور فکشن نگار اور فلمساز شیلجا نند کا بھی تعلق ہے یہاں ہندوستان ریلوے کا ایک بڑا یارڈ اور جنکشن بھی ہے یہاں بنگلہ اور ہندی کے ساتھ اردو کی بھی تعلیمی، ثقافتی اور ادبی سرگرمیاں 1970ء کی دہائی سے ہی شروع ہو چکی تھیں۔یہاں اردو کے اسکول بھی قائم ہوئے اور مشاعرے اور دیگر ثقافتی تقریبات منعقد ہوتی رہتی ہیں۔یہاں سے اردو کے کئی شاعر بھی آسمان ادب پر روشن ہوئے لیکن انڈال کی ادبی تاریخ اور یہاں کے شاعروں کا کلام اب تک کتابی صورت میں شائع نہیں ہوا تھا۔اس لئے مغربی بنگال کا اردو داں طبقہ انڈال کے ادبی منظرنامے سے اچھی طرح واقف نہیں تھا اس خلا کو پر کیا سہیل ارشد نے میزان سوسائٹی کے بینر تلے انڈال کے چار شاعروں پر ادیب اور صحافی سہیل ارشد کی ساتویں کتاب ''انڈال کے چار شاعر'' کی رونمائی کی تقریب کا انعقاد ساؤتھ بازار 'انڈال کے محسن اباد کے کمیونٹی ہال میں ہوا۔اس تقریب کی صدارت ریٹائرڈ ٹیچر اور سوشل ورکر جناب مشاق شمسی نے کی اور مہمان خصوصی کی حیثیت سے رانی گنج اردو ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب شاہد حسین خان اور ریٹائرڈ ٹیچر اور سابق امام جامع مسجد انڈال مولانا امجد علی 'اشرفی' ہر دلعزیز سماجی کارکن مصطفے خان (چھوٹے خان) اور معروف تاجر جناب عبدالقادر نے بھی شرکت کی۔ اس کتاب میں انڈال کے چار شاعروں شریف ارشد' محشر انڈالوی' راشد اورنگ آبادی اور ایمن گیاوی کا تعارف اور ان کی غزلیں اور نظمیں شامل ہیں۔مصطفے خان' ماسٹر فرید خان' ماسٹر فیض احمد اور شاہد حسین خان نے سہیل ارشد کی اس کتاب کو سراہا اور کہا کہ انہوں نے یہ کتاب لا کر انڈال کے ان چار شاعروں کے کلام کو نئی نسل کے لئے محفوظ کر دیا ہے۔کانگریس لیڈر ماسٹر فیض احمد نے دو ہزار روپئے میں کتاب کی ایک کاپی حاصل کی اور دیگر حاضرین نے بھی کتاب خرید کر سہیل ارشد کی حوصلہ افزائی کی۔حاضرین نے کل 4300 روپئے کی کتابیں خرید کر اپنی زندہ دلی اور اپنے اسلاف سے محبت وعقیدت کا ثبوت دیا، کتاب کے اجرا کے بعد ایک مشاعرہ بھی منعقد ہوا جس میں مکرم علی نادم (کلٹی)' نصیر حیدر (کلٹی)' سلیق الرحمان (کلٹی)' ضیاء الحسن (کمار دھوبی)' آفتاب عالم آفتاب (کمار دھوبی)' غلام جیلانی (کمار دھوبی)' ارشاد عالم (انڈال) اور مصطفے خان (انڈال) نے اپنا کلام پیش کیا پروگرام کی نظامت کے فرائض نوجوان صحافی وشاعر خورشید عالم نے بحسن وخوبی انجام دیئے۔تقریب کا اختتام سہیل ارشد کے اظہار تشکر پر ہوا۔

آسنسول کے وارڈ 42 میں مفت ہیلتھ چیک اپ کیمپ

آسنسول:27 جولائی (عوامی نیوز سروس) آسنسول میونسپل کارپوریشن کے وارڈ نمبر 42 کے مہیشیلا کالونی نمبر 2 کے ایک فنکشن ہال میں ایک سماجی خدمت تنظیم کی طرف سے مفت صحت چیک اپ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔کیمپ میں علاقے کے کل 270 مریضوں کو صحت کی خدمات فراہم کی گئیں۔ مریضوں نے صحت کا معائنہ کیا، ضروری طبی مشورے اور صحت سے متعلق معلومات حاصل کیں۔کیمپ میں مقامی لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی اور اس کے فوائد سے مستفید ہوئے۔اس تقریب میں مہمانوں بشمول آسنسول شمالی کے ایم ایل اے کرشنیند و مکھر جی، بی جے پی لیڈر اور سماجی کارکن مدھوسودن ڈے، اور دیگر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) ممبران نے ایسے ہیلتھ کیمپوں کو معاشرے کے لیے فائدہ مند قرار دیتے ہوئے تعریف کی اور مستقبل میں بھی اسی طرح کے عوامی فلاحی پروگراموں کے انعقاد کو جاری رکھنے پر زور دیا مقامی لوگوں نے بھی اس اقدام کو سراہا اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔

کارگل وجے دیوس پر حب الوطنی کی ریلی

آسنسول:27 جولائی (عوامی نیوز سروس) کارگل وجے دیوس کے موقع پر رانی گنج میں واقع ترویني دیوی بھلوٹیا کالج کی این سی سی کمپنی 3 کی جانب سے ایک عظیم الشان بیداری ریلی کا انعقاد کیا گیا، جس میں ہندوستانی فوج اور کارگل جنگ کے لازوال شہداء کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔تقریب حب الوطنی کے جوش اور جذبے کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔پروگرام کا آغاز کالج کیمپس میں شہید فوجیوں کی تصویروں اور نشانوں پر پھولوں کی چادر چڑھانے سے ہوا۔اس کے بعد کالج کیمپس سے این سی سی افسران، فیکلٹی اور کیڈٹس کی قیادت میں ایک ریلی نکالی گئی۔ریلی شہر کے اہم راستوں سے گزری۔ریلی کے دوران، NCC کیڈٹس نے نظم وضبط کے ساتھ مارچ کیا، "بھارت ماتا کی جئے" اور "ویر شہید" کے نعرے لگائے۔امر رہے انہوں نے پوسٹر اور بینرز اٹھا رکھے تھے جن پر کارگل وجے دیوس اور ہندوستانی فوج کی بہادری کی تصویر کشی کی گئی تھی، جو عوام کو حب الوطنی اور فوجیوں کے احترام سے متاثر کرتے تھے۔قربانی کے بارے میں بیداری پیدا کی گئی۔ریلی کا مقصد نوجوانوں اور معاشرے کو ہندوستانی مسلح افواج کی بے مثال جرات اور قربانی سے روشناس کرانا اور ملک کے بہادر فوجیوں اور ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنا تھا۔ ریلی دوبارہ کالج کیمپس پہنچ کر اختتام پذیر ہوئی۔اختتامی سیشن میں این سی سی افسران اور کالج اساتذہ نے کیڈٹس کے نظم وضبط اور لگن کی تعریف کی۔اس دوران کارگل جنگ کے بہادر شہیدوں کی یاد میں دو منٹ کی خاموشی اختیار کر کے خراج عقیدت پیش کیا گیا۔پروگرام کا اختتام ایک پر وقار تقریب کے ساتھ اجتماعی طور پر قومی ترانے کے ساتھ ہوا۔

صفحہ اول کا بقیہ

بقیہ: آسام میں تباہ کن

وعدہ کیا تھا۔اس کے علاوہ 2021 کے اسمبلی انتخاب کی مہم کے دوران مرکزی وزیر داخلہ نے بھی 5 سال کے اندر آسام کو 'سیلاب سے پاک' بنانے کا وعدہ کیا تھا۔'' وہ ا؟ گے لکھتے ہیں کہ ''بی جے پی حکومت کے 10 سال مکمل ہو چکے ہیں، لیکن ان سنجیدہ وعدوں کا کیا ہوا؟'' ملکارجن کھڑگے نے سوال کیا ہے کہ آسام کی نام نہاد 'ڈبل انجن حکومت' ایک جامع سیلاب کنٹرول، کٹاؤ کے انتظام اور بازآبادکاری کا نظام بنانے میں کیوں ناکام رہی؟ انہوں نے کہا کہ آسام کو ایک مستقل اور سائنسی بنیادوں پر تیار کی گئی حکمت عملی کی ضرورت ہے۔اس میں جدید پیشگی انتباہی نظام، مضبوط اور باقاعدگی سے دیکھ بھال کیے جانے والے پشتے، آبی علاقوں کی بحالی، دریائی طاس کے انتظام کے لیے جوابدہ نظام، موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کو برداشت کرنے والا بنیادی ڈھانچہ اور بے گھر ہونے والے خاندانوں کے لیے باوقار بازآبادکاری شامل ہونی چاہیے۔انہوں نے کانگریس کے تمام لیڈروں، کارکنوں اور رضاکاروں سے بھی اپیل کی کہ وہ متاثرہ لوگوں کو ہر ممکن مدد فراہم کریں اور اس ضرورت کے وقت جاری راحت و بازآبادکاری کی کوششوں میں تعاون کریں۔

دوسری جانب راہل گاندھی نے بھی آسام میں تباہ کن سیلاب کے باعث کئی لوگوں کی موت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔انہوں نے سوگوار خاندانوں سے تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ اس آفت سے متاثرہ لاکھوں لوگوں کے ساتھ ان کی مکمل ہمدردی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ریاستی ومرکزی حکومتیں متاثرہ لوگوں کے راحت اور بچاؤ کے کاموں میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گی۔انہوں نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ ہر سال آسام میں سیلاب آتا ہے، جس کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر جانی ومالی نقصان ہوتا ہے اور کئی خاندان برباد ہو جاتے ہیں۔

لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے جب سیلاب سے نمٹنے کے لیے ایک مضبوط اور مستقل نظام قائم کیا جائے۔ہمارے پاس ایسا نظام ہونا چاہیے جو سائنسی بنیادوں پر سیلاب کی روک تھام، پیشگی انتباہ، مضبوط بنیادی ڈھانچے اور بازآبادکاری کو ترجیح دے، تاکہ ہر سال لوگوں کو ایسی تباہی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

گجرات میں گزشتہ 4 دنوں سے جاری موسلا دھار بارش نے معمولات زندگی کو پوری طرح درہم برہم کر دیا ہے۔ مسلسل بارش اور سیلاب جیسے حالات کے باعث ریاست کے کئی اضلاع کو سنگین بحران کا سامنا ہے۔شدید بارش کے باعث اب تک 50 سے زیادہ لوگوں کی موت ہو چکی ہے اور ہزاروں لوگوں کو ریسکیو کر محفوظ مقامات پر پہنچایا گیا ہے۔ انتظامیہ کی ٹیمیں مسلسل راحت رسانی کے کام میں مصروف ہیں۔

انتظامیہ کے مطابق شدید بارش کے باعث ریاست بھر میں 40,000 سے زیادہ لوگوں کو احتیاطاً محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا ہے، جبکہ 7,000 سے زیادہ لوگوں کو راحت اور بچاؤ مہم کے تحت بحفاظت نکالا گیا ہے۔این ڈی آر ایف، ایس ڈی آر ایف، پولیس اور ضلعی انتظامیہ کی ٹیمیں مسلسل متاثرہ علاقوں میں راحت رسانی کے کام میں مصروف ہیں۔

بارش سے سب سے زیادہ متاثرہ اضلاع میں نوساری اور ولساڈ شامل ہیں۔نوساری میں 22 لوگوں اور ولساڈ میں 7 لوگوں کی موت ہوئی ہے۔اس کے علاوہ ریاست کے دیگر اضلاع میں بھی بارش سے متعلق حادثات میں کئی لوگوں کی جان گئی ہے۔ مسلسل بارش کے باعث ریاست بھر میں تقریباً 8,000 سے زیادہ بجلی کے کھمبے بھی متاثر ہوئے ہیں، جس سے کئی علاقوں میں بجلی کی فراہمی متاثر ہے۔علاوہ ازیں 650 سے زیادہ سڑکیں بند ہونے سے آمد ورفت متاثر ہوئی ہے اور لوگوں کو نقل وحرکت میں شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

انتظامیہ کا کہنا ہے کہ کئی نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہونے سے سیلاب جیسے حالات بنے ہوئے ہیں۔راحت اور بچاؤ مہم مسلسل جاری ہے اور متاثرہ لوگوں تک کھانا، پینے کا پانی اور دیگر ضروری سہولیات پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔محکمہ؟ موسمیات نے لوگوں سے مستعد رہنے اور انتظامیہ کی جانب سے جاری ہدایات پر عمل کرنے کی اپیل کی ہے۔

بقیہ: پتنجلی کے آٹے

کمپنی کے دیگر کسی بھی پروڈکٹ پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔

ماہرین کے مطابق کلور پائریفوس ایک آرگینو فاسفیٹ قسم کی کیڑے مار دوا ہے، جسے فصلوں کو نقصان پہنچانے والے کیڑوں پر قابو پانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم اگر خوراک میں اس کی مقدار قانونی حد سے زیادہ ہو تو یہ انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔اس کے زیادہ استعمال سے اعصابی نظام متاثر ہونے، چکر آنے، سر درد، متلی اور معدے سے متعلق دیگر مسائل پیدا ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔

اس خبر کے سامنے آنے کے بعد سرمایہ کاروں میں تشویش بڑھ گئی اور پیر کے روز پتنجلی فوڈز کے شیئرز میں نمایاں فروخت دیکھی گئی۔

کمپنی کا شیئر، جو اپنے بلند ترین درجے پر 552 روپے تک پہنچا تھا، گر کر تقریباً 344 روپے پر آ گیا۔اس طرح اسٹاک اپنی بلند ترین سطح سے تقریباً 37.74 فیصد نیچے آ چکا ہے۔ کمپنی کا 52 ہفتوں کا کم ترین سطح 328.20 روپے ہے اور موجودہ قیمت اس کے بہت قریب پہنچ گئی ہے، جس سے بازار میں سرمایہ کاروں کی بے چینی کا اندازہ لگایا جا رہا ہے۔اگرچہ کمپنی نے یقین دہانی کرائی ہے کہ مسئلہ صرف ایک مخصوص بیچ تک محدود ہے، تاہم فوڈ سیفٹی سے متعلق اس واقعے نے صارفین اور سرمایہ کاروں دونوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی ہے۔اب یہ دیکھنا ہوگا کہ کمپنی اس معاملے میں آئندہ کیا اقدامات کرتی ہے اور صارفین کا اعتماد بحال کرنے کے لیے کس طرح کی حکمت عملی اختیار کرتی ہے۔

بقیہ: بہار اور بنگال میں

خانہ کو دھمکایا جا رہا ہے اور پوچھا جا رہا ہے کہ ان کی بیٹیاں احتجاج میں کیوں شریک ہوئیں۔انہوں نے سوال اٹھایا، ''اس کا کیا مطلب ہے؟ کیا ہمارے ملک میں لڑکیاں احتجاج بھی نہیں کر سکتیں؟'' کانگریس رہنما نے طلبہ کے خلاف طاقت کے استعمال پر بھی سخت اعتراض کیا۔انہوں نے کہا کہ طلبہ پر پیلیٹ گن اور اے کے-47 جیسے ہتھیار استعمال کیے جا رہے ہیں، حالانکہ وہ دہشت گرد نہیں بلکہ اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھانے والے طلبہ ہیں۔

ادھر، کانگریس کے رکن پارلیمنٹ کے سی وینو گوپال نے بھی مرکزی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ مرکزی وزیر داخلہ کو لوک سبھا میں آ کر یہ جواب دینا چاہیے کہ بہار میں طلبہ کے خلاف اے کے-47 اور دہلی میں پیلیٹ گن کے استعمال کی اجازت کس نے دی۔ان کا کہنا تھا کہ عوام میں یہ تاثر پیدا ہو رہا ہے کہ ایسے احکامات حکومت کی اعلیٰ سطح سے دیے گئے۔چنڈی گڑھ سے کانگریس کے رکن پارلیمنٹ منیش تیواری نے بھی اس معاملے پر سخت رد عمل ظاہر کیا۔انہوں نے کہا کہ نہتے اور پرامن مظاہرین کے خلاف پیلیٹ گن اور اے کے-47 کا استعمال کسی بھی صورت میں درست نہیں۔

انہوں نے کہا کہ احتجاج سے نمٹنے کا ایک طے شدہ طریق؟ کار ہوتا ہے، جس کے تحت پہلے دفعہ 144 کا اعلان کیا جاتا ہے، پھر مظاہرین کو منتشر ہونے کی ہدایت دی جاتی ہے، اس کے بعد ضرورت پڑنے پر واٹر کینن، لاٹھی چارج اور آنسو گیس کا استعمال کیا جاتا ہے، جبکہ فائرنگ کا حکم انتہائی غیر معمولی حالات میں اعلیٰ افسران کی منظوری سے دیا جاتا ہے۔منیش تیواری نے کہا کہ گزشتہ ہفتے دہلی میں طلبہ پر پیلیٹ گن کا استعمال کیا گیا، جبکہ بہار کی ایک وائرل ویڈیو میں ایک پولیس اہلکار مظاہرین کا اے کے-47 کے ساتھ پیچھا کرتا دکھائی دے رہا ہے۔انہوں نے اسے غیر انسانی طرز عمل قرار دیتے ہوئے حکومت سے اس معاملے پر وضاحت اور جوابدہی کا مطالبہ کیا۔

بقیہ: رام مندر چندہ چوری

کیا گیا ہے۔ان میں ایودھیا رینج کے ڈی آئی جی سومین ورما اور ایودھیا کے سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس گورو گروور شامل ہیں۔

اس معاملہ میں سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے مشورہ دیا کہ مالی بے ضابطگیوں کی جانچ کے لیے ٹیم میں کسی چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ کو بھی شامل کیا جانا چاہیے۔ عدالت کے اس مشورہ پر سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے اتفاق ظاہر کیا اور عدالت کو بھروسہ دلایا کہ ایس آئی ٹی میں ایک چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ کو بھی شامل کیا جائے گا۔اس بارے میں عدالت نے وضاحت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ''بتایا گیا ہے کہ ریاست نے ایس آئی ٹی بنانے کا حکم جاری کیا ہے۔چونکہ جانچ میں فنڈ کی ہیرا پھیری شامل ہے، اس لیے سالیسٹر جنرل اس بات پر متفق ہیں کہ فورنسک آڈٹ کے تجربہ والے ایک آڈیٹر کو بھی ایس آئی ٹی کے رکن کی شکل میں جوڑا جائے گا۔ہم ایس آئی ٹی کو چل رہی جانچ پر اسٹیٹس رپورٹ جمع کرنے کی ہدایت دیتے ہیں۔''

عدالت نے بتایا کہ اس وقت عدالت کی پوری توجہ رام مندر چندہ چوری معاملے کی غیر جانبدارانہ اور گہرائی کے ساتھ جانچ کرانے پر مرکوز ہے۔عدالت عظمیٰ کا کہنا ہے کہ ''ہمیں تیزی سے، معیاری، غیر جانبدار اور شفاف جانچ کرنی چاہیے۔'' سماعت کے دوران عرضی دہندہ کے وکیل نے عدالت سے مطالبہ کیا کہ رام مندر ٹرسٹ کو ملی سبھی رسیدوں کو علاقہ وار ویب سائٹ پر ڈالا جائے، تاکہ عام لوگوں کو اس کی پوری جانکاری حاصل ہو سکے۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ کوئی متضاد عرضی نہیں ہے بلکہ شفافیت کے لیے لازمی ہے۔اس کے جواب میں سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے عرضی دہندہ کے مشورہ کی مخالفت کی اور کہا کہ اس نازک معاملے کو بلا مطلب سنسنی خیز نہ بنایا جائے۔

بقیہ: ہندوستان کے بعد

بڑھتے ہوئے عدم اطمینان کے اظہار کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

نیپال پولیس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر بتایا کہ ایم بی ایس کے پہلے سمسٹر کے سوالیہ پرچے کے لیک ہونے کے الزام میں ایک شخص کو گرفتار کیا گیا ہے۔گرفتار ملزم کی شناخت سندیپ سنگھ کے نام سے ہوئی ہے، جو طلبہ میں 'سلب سر' کے نام سے معروف ہے۔دی کھٹمنڈو پوسٹ کے مطابق 24 جولائی کو امتحان شروع ہونے کے صرف پانچ منٹ بعد سوالیہ پرچہ ایک واٹس ایپ گروپ میں شیئر کر دیا گیا۔بعد میں اسی گروپ میں امتحانی سوالات کے ہاتھ سے لکھے گئے جوابات بھی گردش کرتے رہے، جس سے یونیورسٹی کے امتحانی نظام کی شفافیت اور سکیورٹی پر سنگین سوالات کھڑے ہو گئے۔پولیس کا کہنا ہے کہ ملزم نے دوران تفتیش دعویٰ کیا کہ اس نے صرف وہی سوالیہ پرچہ آگے بھیجا تھا جو پہلے ہی سوشل میڈیا اور دیگر واٹس ایپ گروپس میں گردش کر رہا تھا۔تاہم اس کے خلاف امتحانی رازداری کی خلاف ورزی کے تحت مقدمہ درج کر کے تحقیقات جاری ہیں۔حکام کے مطابق اب تک ایسا کوئی ثبوت نہیں ملا کہ اسے اس عمل سے مالی فائدہ پہنچا ہو۔یہ معاملہ اس وقت منظر عام پر آیا جب ایک طالب علم نے واٹس ایپ گروپ کی گفتگو کے اسکرین شاٹس سوشل میڈیا پر شیئر کیے۔ان تصاویر میں امتحان کے دوران سوالات اور ان کے جوابات پر گفتگو دیکھی جا سکتی ہے۔گروپ میں ایک ہزار سے زائد ارکان شامل تھے، جبکہ امتحان کے دوران درجنوں طلبہ سرگرم تھے۔وزیر تعلیم سسمت پوکھریل نے کہا کہ اطلاع ملتے ہی وزارت تعلیم نے وزارت داخلہ اور پولیس کے اعلیٰ حکام سے رابطہ کیا، جس کے بعد فوری کارروائی کرتے ہوئے ملزم کو گرفتار کر لیا گیا۔ان کے مطابق ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ پرچہ یونیورسٹی کے کسی ملازم نے نہیں بلکہ ایک استاد نے لیک کیا۔سیاسی مبصرین کے مطابق یہ بحران ایسے وقت سامنے آیا ہے جب ہندوستان میں بھی پیپر لیک کے معاملے پر طلبہ کی تحریک اور اس کے سیاسی اثرات پر بحث جاری ہے۔ایسے میں نیپال میں نوجوانوں کا سڑکوں پر آنا اس بات کی علامت سمجھا جا رہا ہے کہ پورے خطے میں امتحانی نظام کی شفافیت، احتساب اور نوجوانوں کے اعتماد کا مسئلہ حکومتوں کے لیے ایک بڑا چیلنج بنتا جا رہا ہے۔بالین شاہ حکومت نے سخت کارروائی اور شفاف تحقیقات کا یقین دلایا ہے، تاہم آنے والے دنوں میں یہ معاملہ نیپال کی سیاست کا اہم موضوع بن سکتا ہے۔

بقیہ: جہاد اور بدلہ کے

میں لبنان کا احترام بڑھایا۔

قابل ذکر ہے کہ مجتبیٰ خامنہ ای کا یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب مشرق وسطیٰ میں کشیدگی بڑھی ہوئی ہے۔تاہم گزشتہ 2 دنوں سے امریکہ اور ایران کے درمیان حملے رک گئے ہیں۔اقوام متحدہ میں امریکہ کے سفیر مائیک والٹز نے 'فاکس نیوز' سے کہا کہ صدر ڈونالڈ ٹرمپ بات چیت کو کچھ مزید وقت اور موقع دے رہے ہیں۔ایران کے فوجی ترجمان نے بھی سرکاری ٹیلی ویژن کو بتایا کہ امریکہ نے گزشتہ 2 راتوں سے حملے روک رکھے ہیں اور ایران نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ایران نے پیر کے روز مطلع کیا کہ ثالثوں کے ذریعے امریکہ کے ساتھ بالواسطہ طور پر پیغامات کا تبادلہ جاری ہے۔اس سے اشارہ ملتا ہے کہ ہفتوں تک جاری رہنے والی فوجی تصادموں کے باوجود سفارتی راستے کھلے ہوئے ہیں۔یہ باتیں ایسے وقت میں سامنے آئی ہیں جب صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے امریکی فضائی حملے روکنے کے بعد دونوں ممالک نے مسلسل تیسرے دن کوئی نیا حملہ نہیں کیا، جس سے کچھ امید پیدا ہوئی ہے کہ تصادم مزید نہیں بڑھے گا۔اس درمیان اسرائیل کے وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو منگل کو واشنگٹن میں صدر ڈونالڈ ٹرمپ سے ملاقات کرنے والے ہیں۔نیتن یاہو نے 'فاکس نیوز' سے کہا کہ وہ ایران کو کمزور کرنے اور اس کے جوہری پروگرام کو ختم کرنے کی ٹرمپ کی کوششوں کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ٹرمپ کسی نئے بڑے فوجی تصادم کے بغیر ایران کے جوہری پروگرام کو روکنے میں کامیاب ہوتے ہیں تو اس میں کوئی برائی نہیں ہے۔نیتن یاہو نے اشارہ دیا کہ وہ ٹرمپ کو کوئی نئی معلومات دینے کے بجائے یہ سننا چاہیں گے کہ امریکی صدر کے ذہن میں کیا منصوبہ ہے۔تاہم انہوں نے ایران کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس نے دوبارہ اسرائیل پر براہ راست یا اپنے اتحادی مسلح گروہوں کے ذریعے حملہ کیا تو یہ اس کی بہت بڑی غلطی ہوگی۔

دھرمیندر پردھان کے استعفے پر اظہارِ خوشی! بی جے پی رکن پارلیمنٹ اپراجیتا کی بیٹی کی پوسٹ سے اڈیشہ میں سیاسی ہنگامہ

27رجولائی: نیٹ پیپر لیک اور وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ کرتے ہوئے حال ہی میں دہلی سمیت ملک کی دیگر ریاستوں میں زبردست احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ اس دباؤ؟ کا اثر یہ ہوا کہ دھرمیندر پردھان کو استعفیٰ دینا پڑا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ایک بی جے پی رکن پارلیمنٹ کی بیٹی نے بھی اس احتجاج اور سونم وانگچک کی بھوک ہڑتال کی حمایت کی تھی۔ ساتھ ہی انہوں نے وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ پر خوشی کا اظہار بھی کیا۔ بھونیشور سے بی جے پی رکن پارلیمنٹ اپراجیتا سارنگی کی بیٹی ارچیتا سچن راہر کی ایک پوسٹ نے بی جے پی میں کھلبلی مچا دی ہے۔ پارٹی لیڈران اور کارکنان کے درمیان ان کی پوسٹ سرخیوں میں بنی ہوئی ہے۔ ارچیتا نے انسٹاگرام اسٹوری پر قومی پرچم کے ساتھ دھرمیندر پردھان کی تصویر شیئر کی ہے، جس میں انہوں نے لکھا کہ ”نیٹ پیپر لیک کے بڑے تنازعہ پر طلبہ کے زبردست احتجاجی مظاہروں کے درمیان دھرمیندر پردھان نے استعفیٰ دے دیا۔“ اس پر پارٹی کارکنان نے ناراضگی ظاہر کی ہے۔ کئی بی جے پی لیڈران کا ماننا ہے کہ ایک پارٹی رہنما کے خاندان سے ایسے الفاظ کا آنا نظم و ضبط کے خلاف ہے۔ ارچیتا نے دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ پر نہ صرف جشن منایا اور خوشی کا اظہار کیا، بلکہ ایک دیگر پوسٹ میں انہوں نے یہ بھی لکھا کہ ان کے اوپر پوسٹ ڈیلیٹ کرنے کا بہت دباؤ ہے، لیکن وہ ایسا نہیں کریں گی۔ حالانکہ اب ارچیتا کا اکاؤنٹ ڈی ایکٹیویٹ ہوگیا ہے۔ ہندی نیوز پورٹل ’ٹی وی 9 بھارت ورش‘ پر ذرائع کے حوالے سے شائع خبر کے مطابق دھرمیندر پردھان کے دفتر سے فون آنے کے بعد اپراجیتا سارنگی نے بیٹی سے پوسٹ ہٹانے کی گزارش کی، لیکن ارچیتا نے منع کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے ایک اور پوسٹ ڈال دی، جس میں لکھا کہ ”ڈی پی (دھرمیندر پردھان) کے پی اے (پرسنل اسسٹنٹ) کے لیے، جو یقیناً میری والدہ کو میسج کر کے مجھ سے پچھلی اسٹوری ڈیلیٹ کرنے کو کہا ہے، زحمت نہ کریں۔ میں ڈیلیٹ نہیں کروں گی۔ جے جگن ناتھ! جے ہند۔“ فی الحال ارچیتا نے اس معاملے پر میڈیا سے دوری اختیار کر رکھی ہے۔ تنازعہ بڑھنے کے بعد ہفتے کی رات کو اپراجیتا سارنگی نے سوشل میڈیا پر پوسٹ کر کے دھرمیندر پردھان کے حق میں بیان دیا۔ انہوں نے لکھا کہ ”اخلاقی ذمہ داری لیتے ہوئے استعفیٰ دینا انتہائی ہمت کا کام ہے اور وہ اس مشکل وقت میں دھرمیندر پردھان کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہیں۔“ رکن پارلیمنٹ اور ان کی بیٹی کے بالکل متضاد موقف نے پارٹی کے اندر بحث کو مزید تیز کر دیا ہے۔ بی جے پی لیڈر جگن ناتھ پردھان نے اس معاملے پر سخت ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ”پردھان اس مٹی کے بیٹے ہیں۔ ان کے استعفیٰ سے ہمیں تکلیف ہوئی ہے۔ اڈیشہ نے بہار کی بیٹی اپراجیتا کو 2 بار رکن پارلیمنٹ بنایا ہے۔ انھیں اپنے خاندان پر کنٹرول رکھنا چاہیے اور بیٹی کے بیان پر اڈیشہ سے معافی مانگنی چاہیے۔ ایک پڑھے لکھے انسان کی بیٹی کو پردھان جیسے لیڈر کے خلاف ایسی باتیں نہیں کرنی چاہئیں جنہوں نے اڈیشہ اور ملک کے لیے بڑا تعاون دیا ہے۔“ دوسری طرف ایک اور سینئر بی جے پی لیڈر نے کہا کہ ”بی جے پی ایک خاندان ہے۔ مصیبت کے وقت سب کو ساتھ کھڑا ہونا چاہیے۔ ایک ڈسپلن والی پارٹی میں اس طرح اپنے ہی لیڈر کے خلاف جانا ناقابل قبول ہے۔“ قابل ذکر ہے کہ رکن پارلیمنٹ اپراجیتا سارنگی کے دفتر کے اسسٹنٹ دھنیشور باریک نے ارچیتا کا بچاؤ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”ہر کسی کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا حق ہے۔ ان کی بیٹی جین زی سے تعلق رکھتی ہے اور وہ اپنے بیان پر قائم ہے۔ اسے بولنے کا حق ہے۔“ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا اس سے رکن پارلیمنٹ کو سیاسی نقصان ہوسکتا ہے، تو انہوں نے کہا کہ ”یہ تو صرف وقت ہی بتائے گا۔“

مہاراشٹر کے اہلیانگر میں نیٹ کی طالبہ نے کی خودکشی امتحان میں کم نمبر آنے کی وجہ سے ذہنی تناؤ کا تھا سامنا

ممبئی، 27رجولائی: مہاراشٹر کے اہلیانگر ضلع کے کرجت تعلقہ کے جلال پور گاؤں میں ایک 18 سالہ طالبہ نے مبینہ طور پر پھانسی لگا کر خودکشی کر لی۔ متوفی کی شناخت انکیتا سانگلے کے طور پر کی گئی ہے۔ اہل خانہ کے مطابق نیٹ امتحان میں امید سے کم نمبر آنے کی وجہ سے انکیتا ذہنی طور پر پریشان تھی۔ اس موت کے بعد پورے علاقے میں رنج وغم کا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ پولیس نے حادثاتی موت کا معاملہ درج کر کے جانچ شروع کر دی ہے۔ اہل خانہ کے مطابق انکیتا میڈیکل کی تعلیم حاصل کرنا چاہتی تھی، اور طویل عرصے سے نیٹ امتحان کی تیاری بھی کر رہی تھی۔ اس نے حالیہ نتائج میں 166 نمبر حاصل کیے تھے۔ اہل خانہ کا کہنا ہے کہ انکیتا کو اس سے بہتر نمبرات کی امید تھی۔ نمبر کم آنے کی وجہ سے انکیتا پریشان رہنے لگی تھی اور اسی ذہنی تناؤ کے سبب اس نے یہ قدم اٹھایا۔ اہل خانہ نے بتایا کہ انکیتا کی پڑھائی کے لیے گھر کے اندر الگ کمرہ بنایا گیا تھا۔ اتوار کی شام وہ اپنے کمرے میں پڑھائی کی غرض سے گئی تھی۔ کافی دیر تک جب کمرے سے کوئی آواز نہیں آئی تو والدین نے دروازہ کھولا۔ اندر کا منظر دیکھ کر سب حیران رہ گئے، کیوں کہ انکیتا پھندے سے لٹکی ہوئی تھی۔ انکیتا کو فوری نیچے اتارا گیا، لیکن تب تک اس کی موت ہو چکی تھی۔ اس معاملے کی اطلاع فوراً پولیس کو دی گئی۔ اہل خانہ کا کہنا ہے کہ انکیتا نے ایک خودکشی نوٹ بھی چھوڑا ہے۔ مراٹھی میں لکھے گئے خودکشی نوٹ میں لکھا ہے کہ ”مجھے اتنا پیار دیا، لیکن میں آپ کی ایک خواہش بھی پوری نہیں کر سکی۔ ممی تم نے تو ہر مصیبت میں دوست بن کر میرا ساتھ دیا۔ دادا (بھائی) تم نے بھی میرا بہت ساتھ دیا۔ میری خودکشی کے لیے آپ ذمہ دار نہیں ہیں۔ آپ نے مجھے جو خوشی دی ہے، اسے میں کبھی بھی بھول نہیں سکتی۔ دادا تم ممی پاپا کا اچھے سے خیال رکھنا۔ انہیں کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دینا۔ تم بھی خوش رہو۔ مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہو تو معاف کر دینا۔ میں آپ کو کوئی خوشی نہیں دے سکی۔ پہلے بھی میں نیٹ کی پڑھائی کر رہی تھی، تب بھی آپ سب نے بہت قربانی دی اور میں نے کیا کیا، آپ کی خواہش پوری نہیں کر سکی۔ اب کوئی پریشانی مت لینا۔ خوش رہو۔ آپ کی انکیتا۔“ فی الحال پولیس نے خودکشی نوٹ کی تصدیق نہیں کی ہے۔ جانچ ایجنسیاں تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے معاملے کی تحقیقات کر رہی ہیں۔ اناسانگلے کی اطلاع پر مقامی پولیس اسٹیشن میں حادثاتی موت کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ اور دیگر شواہد کی بنیاد پر مزید کارروائی کی جائے گی۔ فی الحال معاملے کی تفصیلی جانچ جاری ہے۔ واقعہ کے بعد این سی پی (شرد پوار گروپ) کے رکن پارلیمنٹ نیلیش لنکے نے انکیتا کے گھر پہنچ کر اہل خانہ سے ملاقات کی اور اظہار تعزیت کیا۔ انہوں نے اس واقعے کے لیے حکومت کو ذمہ دار ٹھہرایا اور کہا کہ اگر نیٹ امتحان سے متعلق تنازعہ اور مبینہ پیپر لیک کی وقت پر غیر جانبداری سے تحقیقات کی جاتی تو شاید اس طرح کے واقعات سے بچا جا سکتا تھا۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اگر جانچ میں لاپروائی یا پیپر لیک کا پہلو سامنے آتا ہے تو ذمہ دار لوگوں کے خلاف غیر ارادتاً قتل کا معاملہ درج کیا جائے۔

نیٹ پیپر لیک کے معاملے پر ’فاسٹ ٹریک کورٹ‘ کی سماعت پہلے دن ہی ملتوی، سی بی آئی کے وکیل نہیں ہوئے پیش

27رجولائی: ملک بھر میں طلباء کے احتجاجی مظاہروں کے درمیان حکومت نے نیٹ پیپر لیک کے ملزمین کو سزا دلانے کے لیے ’فاسٹ ٹریک کورٹ‘ تشکیل دی ہے۔ پیپر لیک معاملے کی پہلی سماعت آج بروز پیر، 27 جولائی کو دہلی کی راؤز ایونیو کورٹ میں ’پبلک اگزامنیشنز (پریوینشن آف انفیئر مینز) ایکٹ، 2024‘ کے تحت تشکیل دی گئی ’فاسٹ ٹریک کورٹ‘ میں ہوئی۔ اطلاع کے مطابق سی بی آئی کی جانب سے آج معاملے کی سماعت میں کوئی بھی وکیل کورٹ میں پیش نہیں ہوا۔ سرکاری وکیل کے موجود نہیں ہونے کی وجہ سے سماعت کو 3 اگست تک کے لیے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ فاسٹ ٹریک کورٹ کی اسپیشل جج انوگروور بالیگا کو نیٹ-یو جی 2026 پیپر لیک معاملے میں گرفتار کیے گئے دنیش بیوال اور وکاس بیوال کی ضمانت عرضیوں پر سماعت کرنی تھی۔ کورٹ نے ’ڈائریکٹر پراسیکیوشن‘ کو نیٹ پیپر لیک معاملے کے لیے ’پبلک پراسیکیوٹر‘ کی تقرری کرنے کے لیے کہا ہے۔ راؤز ایونیو کورٹ میں معاملے کی اگلی سماعت 3 اگست کو صبح 10 بجے ہوگی۔ دنیش بیوال اور وکاس بیوال، یہ دونوں ملزمین سی بی آئی کی جانب سے نیٹ-یو جی پیپر لیک سازش کے سلسلے میں گرفتار کیے گئے 13 ملزمین میں شامل ہیں۔ جانچ ایجنسی کے مطابق ملزمین کا تعلق اُس نیٹ ورک سے ہے، جس نے امتحان سے پہلے پیپر لیک کیا اور بعد میں اسے متعدد امیدواروں تک پہنچایا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے پیپر لیک کے ملزمین کو سزا دلانے کے لیے فاسٹ ٹریک کورٹ تشکیل دیے جانے کا اعلان کیا تھا۔ انہوں نے 23 جولائی کو سوشل میڈیا پر اس حوالے سے اطلاع دی تھی۔ انہوں نے ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے کہا تھا کہ ملک کے نوجوان کا مفاد اور ان کا مستقبل حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ ”پیپر لیک کے سبھی معاملات میں قصورواروں کو جلد از جلد سخت سزا دلانے اور مقدمات کے فوری تصفیے کے لیے فاسٹ ٹریک کورٹس تشکیل دی جائیں گی۔ اس سلسلے میں ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ متعلقہ محکمے ضروری کارروائی کو یقینی بنائیں۔“ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ ”نوجوانوں کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ کرنے والے کسی بھی شخص کو بخشا نہیں جائے گا۔“

بہار بند: سیوان میں اے کے-47 سے فائرنگ کرنے والا جوان معطل پٹنہ سمیت کئی اضلاع میں 21 ایف آئی آر درج، 450 گرفتار

پٹنہ، 27رجولائی: بہار بند کے دوران سیوان میں ہوئے پرتشدد مظاہرے کے درمیان اے کے-47 سے فائرنگ کرنے والے پولیس جوان کے خلاف بڑی کارروائی کی گئی ہے۔ وائرل ویڈیو سامنے آنے کے بعد پولیس ہیڈکوارٹر نے معاملے کا نوٹس لیتے ہوئے پولیس جوان ابھیشیک پٹیل کو فوری طور پر معطل کر دیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ ابھیشیک پٹیل اسپیشل انویسٹی گیشن ٹیم (ایس آئی ٹی) میں تعینات تھے۔ پولیس محکمے نے اس معاملے میں محکمہ جاتی کارروائی بھی شروع کر دی ہے۔ واضح رہے کہ 25 جولائی کو بہار بند کے دوران سیوان میں مظاہرین اور پولیس کے درمیان صورتحال کشیدہ ہو گئی تھی۔ احتجاج کے دوران جھڑپ، پتھراؤ اور لاٹھی چارج کی نوبت آ گئی تھی۔ اسی دوران سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو تیزی سے وائرل ہوئی، جس میں ایک پولیس جوان اے کے 47 سے فائرنگ کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ویڈیو سامنے آنے کے بعد پولیس محکمہ میں کھلبلی مچ گئی۔ افسران نے معاملے کی جانچ شروع کی اور ابتدائی کارروائی کرتے ہوئے متعلقہ اہلکار کو معطل کر دیا۔ پولیس اب یہ پتہ لگانے میں مصروف ہے کہ کن حالات میں جوان نے ہتھیار کا استعمال کیا اور کیا فائرنگ قوانین کے تحت کی گئی تھی یا نہیں۔ بہار بند کے دوران ہوئے پرتشدد واقعات کو لے کر پولیس نے ریاست کے کئی اضلاع میں کارروائی تیز کر دی ہے۔ اب تک پٹنہ سمیت کئی اضلاع میں مجموعی طور پر 21 ایف آئی آر درج کی جا چکی ہیں۔ پولیس کے مطابق 450 لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ گرفتار کیے گئے لوگوں پر پولیس اہلکاروں پر حملہ کرنے، جان لیوا حملہ کرنے، سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے، سڑک جام کرنے اور لوگوں کے ساتھ مار پیٹ جیسے سنگین الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ پٹنہ میں درج 2 معاملات میں اب تک 139 لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ان میں 30 طالبات اور تقریباً 45 نابالغ بھی شامل تھے۔ پولیس نے پوچھ گچھ کے بعد طالبات اور نابالغوں کو چھوڑ دیا۔ اس کے علاوہ سارن میں 4 معاملات میں 58، سیوان میں 3 معاملات میں 25، مظفر پور میں 2 معاملات میں 15، سیتامڑھی میں 4 معاملات میں 13 اور کشن گنج میں ایک معاملہ میں 25 لوگوں کی گرفتاری ہوئی ہے۔

’آپ صرف احتجاج کرنے پر لاٹھی چارج نہیں کر سکتے‘، دہلی پولیس کی کارروائی پر سپریم کورٹ کا سخت تبصرہ

27رجولائی: سپریم کورٹ نے پیر کے روز طلباء ـ کی حالیہ تحریک کے دوران مظاہرین کے خلاف پولیس کی بربریت پر سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ صرف تحریک چلائے جانے کی بنیاد پر لاٹھی چارج نہیں کی جا سکتی ہے۔ چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) سوریہ کانت کی سربراہی والی بنچ نے یہ تبصرہ اُس وقت کیا، جب ملک کے مختلف حصوں میں مظاہرین کے خلاف طاقت کے استعمال سے متعلق عرضیوں کا ذکر (مینشننگ) اُن کے سامنے کیا گیا۔ ان میں ایک عرضی اُن طلبہ کے ایک گروپ کی جانب سے دائر کی گئی ہے، جنہوں نے الزام لگایا ہے کہ احتجاج کے دوران پولیس نے اُن کے ساتھ مار پیٹ کی۔ ایک دوسری عرضی میں یہ بھی الزام لگایا گیا ہے کہ بہار کے سیوان میں مظاہرین کے خلاف اے کے-47 رائفل کا استعمال کیا گیا۔ اس پر عدالت نے کہا کہ پولیس کے ذریعہ طاقت کے استعمال کے الزامات کی آزادانہ جانچ ہونی چاہئے۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو خط لکھنے والے وکیل نے اب اسی معاملے پر مفادِ عامہ کی عرضی (پی آئی ایل) بھی دائر کر دی ہے۔ اس سے قبل 3 دنوں پہلے بھیجے گئے خط پر چیف جسٹس نے کوئی نوٹس نہیں لیا تھا۔ درخواست گزار پریا مشرا کی جانب سے ایڈووکیٹ نریندر مشرا کے ذریعہ دائر مفاد عامہ کی عرضی میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ سپریم کورٹ مدعا علیہان کو حکم دیتے ہوئے مینڈیمس کی رٹ جاری کرے۔ اس کے تحت متعلقہ واقعات سے جڑے تمام الیکٹرانک اور ڈیجیٹل شواہد کو فوری طور پر محفوظ رکھنے اور ریزرو کرنے کی ہدایات دی جائیں۔ ان میں سی سی ٹی وی فوٹیج، باڈی وارن کیمرہ فوٹیج، ڈرون فوٹیج، موبائل فون ریکارڈنگ، سوشل میڈیا پر دستیاب ویڈیو اور پوسٹ، پولیس وائرلیس اور مواصلاتی ریکارڈ، کال لاگ، کنٹرول روم ریکارڈ، تعیناتی سے متعلق ہدایت، جی پی ایس ریکارڈ اور دیگر سبھی متعلقہ الیکٹرانک اور دستاویزی ثبوت شامل ہیں۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ شواہد تباہ ہونے، تبدیل کیے جانے، ثبوت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کیے جانے اور گم ہونے سے بچایا جائے۔ اس بات کو بھی یقینی بنایا جائے کہ تمام ثبوت مناسب عدالتی اور تفتیشی اتھارٹی کے سامنے پیش کیے جائیں۔ عرضی میں یہ مطالبہ بھی کیا گیا ہے کہ جہاں دستیاب شواہد، جیسے سرکاری ریکارڈ، الیکٹرانک شواہد، میڈیا رپورٹس اور دیگر قابل اعتماد مواد کی بنیاد پر یہ ظاہر ہوتا ہو کہ کسی شخص، سرکاری ملازم، پولیس افسر، سیکورٹی اہلکار یا کسی دیگر مجاز اتھارٹی کے ذریعہ پولیس جرم لگتا ہے تو وہاں آئین اور نافذ قوانین کے مطابق فوری طور پر ایف آئی آر درج کی جائے اور غیر جانبدار، آزادانہ اور مقررہ مدت کے اندر فوجداری جانچ شروع کی جائے۔

بین الاقوامی خبریں

وینزویلا میں زلزلے کے باعث 2 فیٹ کھسکی زمین اسرو-ناسا کے سیٹلائٹ ڈیٹا سے ہوا انکشاف

27رجولائی: وینزویلا میں گزشتہ ماہ آئے 2 طاقتور زلزلوں کے حوالے سے اسرو اور ناسا کے مشترکہ مشن ’نسار‘ سیٹلائٹ نے اہم انکشاف کیا ہے۔ سیٹلائٹ ڈیٹا کے تجزیے سے پتہ چلا ہے کہ اس شدید زلزلے کے باعث کئی مقامات پر زمین تقریباً 60 سینٹی میٹر یعنی 2 فیٹ تک کھسک گئی، جس کی وجہ سے راجدھانی کاراکاس اور لاگوئرا میں شدید تباہی مچی۔ سائنسدانوں نے 24 جون کو آئے زلزلے سے قبل اور بعد میں نسار سیٹلائٹ سے لی گئی زمین کی تصاویر کا مطالعہ کیا۔ اس کے لیے 13 اور 18 جون کی تصاویر کا موازنہ 25 اور 30 جون کو لیے گئے ڈیٹا سے کیا گیا تاکہ زلزلے کے بعد زمین کی سطح میں ہوئی تبدیلیوں کا پتہ لگایا جا سکے۔ واضح رہے کہ 24 جون کو شمالی وینزویلا میں 7.2 شدت کا زلزلہ آیا تھا۔ اس کے 39 سیکنڈ بعد 7.5 شدت کا ایک اور طاقتور زلزلہ آیا۔ ان زلزلوں میں 5000 سے زائد افراد کی موت اور تقریباً 16700 افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع سامنے آئی تھی۔ کاراکاس اور لاگوئرا کے علاوہ تروجیلو، یاراکوئے، کارابوبو، اراگوا اور مرانڈا ریاستیں بھی متاثر ہوئی تھیں۔ سائنسدانوں نے زمین کی سطح میں ہونے والی معمولی تبدیلیوں کا پتہ لگانے کے لیے ’انٹرفیرومیٹرک سنتھیٹک اپرچر ریڈار‘ (انسار) تکنیک کا استعمال کیا۔ اس میں سیٹلائٹ کے بار بار گزرنے کے دوران جمع کیے گئے ڈیٹا کا موازنہ کر کے سیٹلائٹ اور زمین کے درمیانی فاصلے میں آنے والی تبدیلیوں کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ یہ پہلی بار تھا جب کسی بڑے زلزلے کے باعث زمین کی سطح میں ہوئی تبدیلی کو میپ کرنے کے لیے نسار کے ’ارجنٹ رسپانس سسٹم‘ کا استعمال کیا گیا۔ ناسا کی جیٹ پروپلشن لیبارٹری کے ماہر ارضی طبیعیات ایرک فیلڈنگ کے مطابق زلزلے کی فالٹ لائن سمندر سے ہوتی ہوئی مشرق کی جانب بڑھی اور کاراکاس کے شمال میں واقع انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے قریب دوبارہ ساحل پر آئی۔ اس حصے کے بالکل جنوب میں زمین کا کھسکاؤ سب سے زیادہ تقریباً 60 سینٹی میٹر (2 فیٹ) رہا۔ یہی وجہ ہے کہ کاراکاس اور لاگوئرا میں اتنے بڑے پیمانے پر تباہی دیکھنے کو ملی۔ ایرک کے مطابق ’انسار‘ تکنیک سے سائنسدانوں کو یہ سمجھنے میں کافی مدد ملی کہ زلزلے کے دوران حقیقت میں کیا ہوا تھا۔ ’نسار‘ سیٹلائٹ زمین کی سطح کو بالکل اوپر سے نہیں بلکہ تقریباً 40 ڈگری کے زاویے دے دیکھتا ہے۔ اس سے وہ زمین کی افقی اور عمودی دونوں طرح کی نقل و حرکت کو ریکارڈ کر سکتا ہے۔

ایران پر امریکی حملہ رکتے ہی خام تیل کی قیمت میں 6 فیصد کی کمی، کئی ممالک نے لی راحت کی سانس

27رجولائی: امریکہ کی جانب سے ایران پر حملے روکے جانے کی وجہ سے بین الاقوامی مارکیٹ میں خام تیل کی قیمتوں میں بڑی راحت ملی ہے۔ پیر کو بین الاقوامی مارکیٹ میں خام تیل کی قیمتوں میں تقریباً 6 فیصد کی گراوٹ دیکھی جا رہی ہے۔ اس کی وجہ سے خلیجی ممالک کا خام تیل 91 ڈالر کی رینج میں کاروبار کر رہا ہے۔ دوسری جانب امریکی خام تیل کی قیمت 84 ڈالر فی بیرل پر کاروبار کرتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ ایران اور امریکہ کی جانب سے بمباری رکنے کی وجہ سے دونوں ممالک کے درمیان سفارتی حل کی امید پیدا ہوئی ہے۔ اس سے کشیدگی کم ہوسکتی ہے اور آبنائے ہرمز میں جہازوں کی بے روک ٹوک آمد ورفت دوبارہ شروع ہوسکتی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ 3 ہفتوں سے خام تیل کی قیمتوں میں مسلسل تیزی دیکھی جا رہی تھی، لیکن پیر کی صبح امریکی اور خلیجی ممالک کا خام تیل ایک ہفتے کی کم ترین سطح پر آ گیا۔ امریکی خام تیل کی قیمت 5.16 ڈالر یعنی 5.78 فیصد فی بیرل کی گراوٹ کے ساتھ 84.15 ڈالر فی بیرل پر کاروبار کرتی ہوئی دکھائی دی۔ وہیں دوسری جانب خلیجی ممالک کا خام تیل 5.36 ڈالر یعنی 5.54 فیصد کی گراوٹ کے ساتھ 91.42 ڈالر فی بیرل پر کاروبار کر رہا تھا۔ خاص بات یہ ہے کہ گزشتہ ہفتے کے آخری کاروباری دن خام تیل کی قیمتیں 2026 کے بعد پہلی بار 100 ڈالر فی بیرل پر کاروبار کرتی ہوئی دکھائی دی تھیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ امریکہ اور ایران کی کشیدگی بحیرہ؟ احمر تک پہنچ گئی تھی، جس سے دنیا کے سب سے بڑے برآمد کنندہ سعودی عرب سے ایشیا کو ہونے والی برآمدات میں رکاوٹ آئی تھی (یہ برآمدات آبنائے باب المندب کے راستے ہوتی ہیں)۔ اقوام متحدہ میں امریکی سفیر مائک والٹز نے ’فاکس نیوز سنڈے‘ اور دیگر امریکی میڈیا کو بتایا کہ صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے سفارت کاری کے لیے مزید وقت دینے کی خاطر امریکی حملے روکنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آئی جی مارکیٹس کے تجزیہ کار ٹونی سِکامور نے ایک نوٹ میں کہا کہ امیدیں بڑھ رہی ہیں کہ ایک حقیقی سفارتی راستہ کھل سکتا ہے۔ آبنائے ہرمز کے کنٹرول سے متعلق کچھ مزید وضاحت کے ساتھ 14 نکاتی ایم او یو (مفاہمت کی یادداشت) کی جانب لوٹنا ایک ٹھوس ابتدائی قدم ہوگا۔ حملے رکنے کے باوجود کیپلر کے شپنگ ڈاٹا سے معلوم ہوا کہ ویک اینڈ کے دوران روزانہ 10 سے کم کموڈیٹی جہاز آبنائے ہرمز سے گزرے۔ علاوہ ازیں اتوار کو آبنائے باب المندب سے گزرنے والے جہازوں کی تعداد میں کمی آئی، کیونکہ یمنی حوثیوں نے بحیرہ؟ احمر کے ساحل پر سعودی تیل کے ٹھکانوں پر حملہ کیا تھا۔ تاہم ایک تیسرا چینی سپر ٹینکر آبنائے باب المندب سے گزر گیا۔ ایم ایس ٹی مارکی کے تجزیہ کار ساؤل کیوونک نے کہا کہ آبنائے ہرمز سے ہونے والی آمد ورفت میں کوئی بھی بہتری سست اور جزوی رہنے کا امکان ہے، کیونکہ کئی شپنگ کمپنیاں اب بھی محتاط ہیں اور سمندر میں مزید خالی جہاز لانے سے پہلے اپنی سلامتی کے حوالے سے زیادہ اعتماد چاہیں گی۔ بہرحال، ہندوستان میں 25 مئی کے بعد سے پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں مستحکم بنی ہوئی ہیں۔ اس وقت سرکاری آئل مارکیٹنگ کمپنیوں (او ایم سیز) نے پٹرول کی قیمتوں میں 2.61 روپے فی لیٹر اور ڈیزل کی قیمتوں میں 2.71 روپے فی لیٹر کا اضافہ کیا تھا۔ دہلی میں پٹرول کی قیمت فی الوقت 102.12 روپے بنی ہوئی ہے، جبکہ ڈیزل 95.20 روپے فی لیٹر فروخت ہو رہا ہے۔ ممبئی میں بھی پٹرول کی قیمتیں 110 روپے کی سطح سے زیادہ بنی ہوئی ہیں۔ یہاں پٹرول 111.21 روپے فی لیٹر اور ڈیزل 97.83 روپے فی لیٹر فروخت ہو رہا ہے۔ بنگلورو، حیدرآباد اور کولکاتا جیسے دیگر بڑے شہروں میں بھی پٹرول کی قیمتیں 110 روپے فی لیٹر سے زیادہ ہیں۔ ان شہروں میں ڈیزل کی قیمتیں 100 روپے سے کم ہیں، سوائے حیدرآباد اور چنئی کے۔ حیدرآباد میں ڈیزل کی قیمت 103.82 روپے اور چنئی میں 100.92 روپے ہے۔

پانی کی سپلائی متاثر ہونے کے باعث لندن کے ’گیٹوک ایئرپورٹ‘ پر بیت الخلاء اور ریسٹورنٹس بند کرنے پڑے

لندن کے ’گیٹوک‘ ایئرپورٹ پر اتوار کو مسافروں کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس پریشانی کی وجہ کچھ اور نہیں بلکہ پانی کی قلت تھی۔ رپورٹس کے مطابق واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ میں بجلی گل ہو گئی، جس کی وجہ سے پورے ایئرپورٹ پر پانی کی سپلائی متاثر ہوئی۔ یہاں تک کہ ایئرپورٹ کے بیت الخلاء ـ میں بھی پانی نہیں تھا۔ ایئرپورٹ کے حکام کے مطابق پانی کی سپلائی نہ ہونے کی وجہ سے دونوں ٹرمینلز میں بیت الخلاء ـ، ریسٹورنٹ اور بار بند کرنے پڑے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ وہ مقامی واٹر کمپنی کے ساتھ مل کر جلد از جلد خدمات بحال کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ پانی کی سپلائی کرنے والی کمپنی ’ایس ای ایس واٹر‘ کے مطابق اس کے ’باؤبیچ واٹر ٹریٹمنٹ ورکس‘ میں بجلی گل ہو گئی تھی، جس کی وجہ سے پانی کے دباؤ میں شدید کمی آئی اور کینٹ اینڈ سسیکس کاؤنٹیز کے کچھ علاقوں کے ساتھ ہی ایئرپورٹ پر بھی پانی کی سپلائی رک گئی۔ کمپنی نے کہا کہ جلد از جلد خدمات بحال کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ دوسری جانب ایئرپورٹ انتظامیہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے اس پریشانی کے لیے مسافروں سے معافی مانگی۔ پوسٹ میں ایئرپورٹ انتظامیہ نے کہا کہ ”پانی کی سپلائی میں آنے والی خرابی کی وجہ سے اب بھی پریشانی ہو رہی ہے۔ فی الحال دونوں ہی ٹرمینلز میں پانی کی سپلائی نہیں ہو رہی ہے۔ ہمارے ملازمین مسافروں کی مدد کے لیے موجود ہیں اور ضرورت پڑنے پر ہر ممکن امداد فراہم کر رہے ہیں۔“ انتظامیہ نے مزید کہا کہ کچھ ریسٹورنٹ پارٹنر نے اپنے دروازے کھول دیے ہیں تاکہ مسافر وہاں آرام سے بیٹھ سکیں اور انہیں بیٹھنے کے لیے زیادہ جگہ مل سکے۔ اس زحمت کے لیے ہم معافی چاہتے ہیں اور سپلائی کو جلد از جلد بحال کرنے کے لیے @SESWater کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔ جیسے ہی مزید معلومات ملے گی، ہم آپ کو اپڈیٹ فراہم کریں گے۔ اس کے ساتھ ہی انتظامیہ نے یہ بھی بتایا کہ ایئرپورٹ پر مسافروں اور ملازمین کے لیے بوتل بند پانی دستیاب کرایا جا رہا ہے۔ حالانکہ مسافروں نے اس دعوے کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ پانی بند ہونے کے بارے میں انہیں پہلے سے کوئی اطلاع نہیں ملی تھی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ایئرپورٹ پر کوئی بھی پانی کی بوتلیں بانٹتا ہو نظر نہیں آیا۔ ایک مسافر پال نے کہا کہ ”جن لوگوں کو بیت الخلاء جانا ہے، ان کے لیے یہ صورتحال بالکل ٹھیک نہیں ہے۔

☆☆

نیتن یاہو، ٹرمپ سے ملاقات کے لیے روانہ، ایران ایجنڈے میں سرفہرست ہوگا: اسرائیلی وزیر اعظم

تل ابیب، 27رجولائی: اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو نے کہا ہے کہ وہ امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات کے لیے روانہ ہو رہے ہیں، جو صدر ٹرمپ کے دوسری مدتِ صدارت کے لیے منتخب ہونے کے بعد ان کے درمیان آٹھویں ملاقات ہو گی۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری اپنے بیان میں نیتن یاہو نے کہا کہ یہ کسی بھی دوسرے بین الاقوامی رہنما کے مقابلے میں صدر ٹرمپ کے ساتھ ان کی سب سے زیادہ ملاقاتیں ہیں۔ انھوں نے اسے اپنے لیے ’اعزاز‘ اور ’بڑی ذمہ داری‘ قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ ملاقات میں زیرِ غور تمام موضوعات پر بات چیت ہوگی، تاہم ایران اس ایجنڈے میں سرفہرست ہو گا۔ نیتن یاہو کے مطابق، ’ہمارا مقصد واضح ہے: اسرائیل کی سلامتی کا تحفظ، اس کی طاقت کو مضبوط بنانا اور اپنے اردگرد امن کے دائرے کو وسیع کرنا۔‘ اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا کہ وہ اسرائیل کی سلامتی، قوت اور مستقبل کو یقینی بنانے کے عزم کے تحت اس مشن پر روانہ ہو رہے ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ اپنے دورے کے دوران وہ اپنے اور ریاستِ اسرائیل کے ’حقیقی دوست‘ سینیٹر گراہم کو بھی خراجِ عقیدت پیش کریں گے، جنھیں انھوں نے ’اسرائیل کے عظیم ترین دوستوں میں سے ایک‘ قرار دیا۔ نیتن یاہو نے کہا کہ انھیں یقین ہے کہ اس طرح وہ تمام اسرائیلی شہریوں کے جذبات کی نمائندگی کر رہے ہیں۔

ام ماریہ حق: ایک تعارف، ایک تاثر

انور آفاقی

عہدِ حاضر میں اردو ادب کی دنیا صرف مرد قلم کاروں کی فکر وفن سے ہی منور نہیں، بلکہ خواتین کی تخلیقی صلاحیتوں، فکری بالیدگی اور علمی کاوشوں سے بھی یکساں طور پر روشن ہے۔ ہمارے زمانے کی خواتین نے ادب، تحقیق، تنقید اور تخلیق کے مختلف میدانوں میں اپنی مضبوط اور باوقار موجودگی درج کرائی ہے۔ ایسی ہی سنجیدہ، حساس اور فعال قلم کاروں میں محترمہ ام ماریہ حق کا نام بھی احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے، جنہوں نے اپنی نثر اور شاعری کے ذریعے اہلِ ذوق کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی ہے۔

شبینہ بنت رفیع اللہ، جو ادبی دنیا میں ام ماریہ حق کے قلمی نام سے معروف ہیں، یکم جولائی 1979ء کو فیروز آباد میں پیدا ہوئیں، جب کہ ان کا آبائی تعلق دہلی سے ہے۔ انہوں نے دہلی یونیورسٹی سے بی۔اے کی تعلیم مکمل کی۔ ازدواجی زندگی میں قدم رکھنے کے بعد بھی ان کا علمی سفر رکا نہیں۔ ان کے شوہر جناب صلاح الدین حق نے نہ صرف ان کی حوصلہ افزائی کی بلکہ مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے ہر ممکن تعاون بھی فراہم کیا۔ چنانچہ انہوں نے 2015ء میں بیچلر آف ڈیزائن (B.Des) کی ڈگری حاصل کی اور پیشہ ورانہ طور پر انٹیریئر ڈیزائننگ سے وابستہ ہوئیں۔

یہ امر بھی خوش آئند ہے کہ ان کے شریکِ حیات خود شعر و ادب سے گہری دل چسپی رکھتے ہیں اور ادبی حلقوں میں ابوصارم صارم کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔ دونوں میاں بیوی نے اپنے قلمی نام اپنی اولاد کی کنیت سے اخذ کیے، جو ان کی خاندانی وابستگی اور جذباتی تعلق کی ایک خوب صورت علامت ہے۔

گزشتہ چند برسوں کے دوران اخبارات، رسائل اور سوشل میڈیا پر شائع ہونے والی ام ماریہ حق کی تخلیقات کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ احساس گہرا ہوتا گیا ہے کہ ان کی تحریروں کے پس منظر میں وسیع مطالعہ، فکری سنجیدگی اور اظہار کی دیانت کارفرما ہے۔ وہ جس شخصیت، کتاب یا ادبی موضوع پر قلم اٹھاتی ہیں، اس سے پہلے اس کے مختلف پہلوؤں کا باریک بینی سے جائزہ لیتی ہیں، پھر خلوص اور اعتماد کے ساتھ اپنے تاثرات کو تحریر کی صورت عطا کرتی ہیں۔ ان کے یہاں اظہار کی بے ساختگی کے ساتھ ساتھ مطالعے کی پختگی بھی دکھائی دیتی ہے، جس کے باعث ان کی تحریریں محض تاثراتی نہیں رہتیں بلکہ ان میں تنقیدی شعور کی جھلک بھی نمایاں ہوتی ہے۔

مختلف شعرا و ادبا کی کتابوں پر ان کے تحریر کردہ مضامین اور تبصرے ان کے تنقیدی شعور کی عمدہ مثالیں ہیں۔ شمع افروز زیدی کے مضامین اور انٹرویو کے مجموعے "جنہیں میں نے دیکھا، جنہیں میں نے جانا"، پروفیسر کوثر مظہری کے شعری مجموعے "رات، سمندر، خواب" اور اسرار الحق مجاز کی شخصیت وفن پر ان کا مضمون "اسرار الحق مجاز: ایک مطالعہ" ان کی سنجیدہ ادبی دل چسپی کا اظہار کرتے ہیں۔ ان تمام تحریروں کا مطالعہ راقم کے لیے اس اعتبار سے بھی اہم رہا کہ ان کے ذریعے ام ماریہ حق کے مطالعے کی وسعت، ان کے زاویۂ نظر اور ان کے تنقیدی ذوق کو قریب سے سمجھنے کا موقع ملا۔

شمع افروز زیدی کی مذکورہ کتاب، جس میں تینتیس مضامین اور دو انٹرویو شامل ہیں، کا پہلا مضمون کشمیری لال ذاکر پر ہے۔ اس مضمون کے حوالے سے ام ماریہ حق لکھتی ہیں:

"اس مضمون میں مصنفہ کی تنقیدی بصیرت نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ ذاکر صاحب کی مقبولیت کا راز ان کی تحریروں میں پنہاں ہے۔ وہ علم و ادب اور فکر وفن کے ایک ایسے دریا کے مانند تھے جو تا زندگی اپنی روایتی شان کے ساتھ رواں دواں رہے۔"

اس اقتباس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ام ماریہ حق کسی ادبی شخصیت کا جائزہ لیتے ہوئے محض معلومات کی فراہمی پر اکتفا نہیں کرتیں بلکہ اس کی ادبی معنویت اور فکری جہات کو بھی نشان زد کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

پروفیسر کوثر مظہری کا مجموعۂ کلام "رات، سمندر، خواب"، جس میں غزلیں اور نظمیں شامل ہیں، ان کی توجہ کا مرکز بنا۔ اس مجموعے کے بارے میں وہ رقم طراز ہیں:

"مصنف نے اپنی شاعری میں سادگی کو بڑے سلیقے سے جگہ دی ہے۔ ان کی غزلوں میں انہوں نے سادہ، سلیس اور ہلکے پھلکے الفاظ کا استعمال کیا ہے۔"

یہ مختصر تبصرہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ ام ماریہ حق شاعری میں لسانی پیچیدگی کے بجائے فطری اظہار اور ابلاغ کی قوت کو اہمیت دیتی ہیں اور شعر کی تاثیر کو اس کی سادگی اور سچائی سے وابستہ سمجھتی ہیں۔

اسی طرح مجاز لکھنوی پر اپنے مضمون "اسرار الحق مجاز: ایک مطالعہ" میں وہ تحریر فرماتی ہیں:

"ان کی معصومیت اور ان کی محبوبیت، ان کی شہرت اور عظمت کے باعث ہے۔ اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ اردو شاعری کی تمام لطافت، نزاکت اور روایت کو برقرار رکھتے ہوئے مجاز نے اپنا رنگ و آہنگ نمایاں کیا۔"

مجاز کی شاعری کے حوالے سے یہ رائے ان کے متوازن تنقیدی رویے کی مظہر ہے، جہاں وہ روایت کے احترام کے ساتھ شاعر کی انفرادیت کو بھی پیشِ نظر رکھتی ہیں۔

اسی تناظر میں ڈاکٹر بشیر بدر کی وفات کے فوراً بعد ام ماریہ حق نے "الوداع ڈاکٹر بشیر بدر" کے عنوان سے ایک مضمون تحریر کیا، جو دراصل ایک عظیم شاعر کو خراجِ عقیدت بھی ہے اور ان کے فن کا مختصر مگر بامعنی جائزہ بھی۔ اس مضمون میں وہ لکھتی ہیں:

"سادہ سلیس زبان میں شعر کہنے والے اور جدید غزل کو معتبر بنانے والے بشیر بدر صاحب کی شاعری کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ ان کے اشعار محض الفاظ کا مجموعہ نہیں تھے بلکہ انسانی احساسات کے ترجمان تھے۔"

چونکہ بشیر بدر راقم کے بھی پسندیدہ اور عصرِ حاضر کے محبوب ترین شاعروں میں سے ایک تھے، اس لیے ان کی وفات کے بعد ان کی شاعری کے حوالے سے جو احساسات و تاثرات دل میں ابھرے، انہیں اس تناظر میں شامل کرنا بے محل نہ ہوگا۔

بشیر بدر نے غزل کی روایتی فضا کو برقرار رکھتے ہوئے روزمرہ زندگی کے مناظر، مانوس لفظیات اور سادہ مگر دل نشیں اظہار کو اپنی شاعری کا حصہ بنایا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اشعار براہِ راست قاری کے احساسات سے ہم کلام ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ مثلاً:

بھٹک رہی ہے پرانی دلائیاں اوڑھے
حویلیوں میں میرے خاندان کی خوشبو

وہی شہر ہے، وہی راستے، وہی گھر ہے، وہی لان ہے
مگر اس دریچے سے پوچھنا، وہ درختِ انار کا کیا ہوا

بارشوں میں کسی پیڑ کو دیکھنا
شال اوڑھے ہوئے بھیگتا کون ہے

ان اشعار میں زندگی کے مانوس تجربات کو جس سادگی، تصویریت اور اثر انگیزی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے، وہ بشیر بدر کے منفرد اسلوب کی نمایاں شناخت ہے۔ ام ماریہ حق نے اپنے مضمون میں اسی انفرادیت کو محسوس کرتے ہوئے انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔

ام ماریہ حق کی تخلیقی شخصیت کا ایک اہم پہلو ان کی نثری نظمیں بھی ہیں۔ اردو نثری نظم کے آغاز اور ارتقا کے حوالے سے ناقدین میں اختلافِ رائے پایا جاتا ہے۔ بعض اہلِ تحقیق اس کے ابتدائی نقوش عبدالحلیم شرر کی نثری تحریروں میں تلاش کرتے ہیں، جب کہ اکثر ناقدین کے نزدیک نثری نظم نے بیسویں صدی میں ایک مستقل صنف کی حیثیت اختیار کی۔ ن۔م۔ راشد اور میراجی نے اس کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا اور اس صنف کو داخلی تجربات، نفسیاتی کیفیات اور عصری مسائل کے اظہار کا مؤثر وسیلہ بنایا۔

ام ماریہ حق نے بھی اپنے احساسات اور باطنی تجربات کے اظہار کے لیے نثری نظم کو اختیار کیا ہے۔ ان کی نظم "گلابی ڈائنامائٹ" خواب، لاشعور اور تخیل کی ایسی دنیا آباد کرتی ہے جہاں رات کی خاموشی انسان کو حقیقت کی سختیوں سے عارضی نجات بخشتی ہے۔ اس نظم میں "تکیہ" ایک علامت بن کر سامنے آتا ہے، جو شاعرہ کو ناممکن خواہشات، قسمت کے سربستہ رازوں اور تخیل کی وسعتوں کی جانب لے جاتا ہے۔ نظم کی تجریدی فضا، علامتی پیکر اور خواب و حقیقت کا امتزاج شاعرہ کے حساس اور جستجو کرنے والے ذہن کی ترجمانی کرتا ہے۔

اس کے برعکس ان کی نظم "نئی راہ" امید، محبت اور انسان دوستی کی آئینہ دار ہے۔ شاعرہ ایک ایسے معاشرے کا خواب دیکھتی ہیں جہاں انا، رنجش، تلخ لہجوں اور دکھوں کی دھوپ کا وجود نہ ہو؛ جہاں محبت اور خلوص کی ننھی ننھی بالیاں جھومتی ہوں، خوشی کے پھول کھلتے ہوں اور انسانی رشتے اخلاص اور اعتماد کی بنیاد پر استوار ہوں۔ یہ نظم ایک مثالی دنیا کی خواہش کے ساتھ ساتھ ہمارے عہد کے بگڑتے ہوئے معاشرتی رویوں کے خلاف ایک نرم مگر مؤثر احتجاج بھی ہے۔

اگرچہ بعض مقامات پر ان کی نثری نظموں میں تجرید کا غلبہ قاری سے اضافی توجہ اور تامل کا تقاضا کرتا ہے، تاہم یہی تجرید ان کے تخلیقی تجربے کی انفرادیت بھی ہے۔ ان کی شاعری میں داخلی کرب، خواب آفرینی، انسانی محبت اور بہتر معاشرتی قدروں کی جستجو ایک ساتھ جلوہ گر ہوتی ہے۔

مجموعی طور پر ام ماریہ حق کی نثر اور شاعری ان کے وسیع مطالعے، فکری پختگی اور حساس طرزِ احساس کی مظہر ہے۔ ان کی تحریریں قاری کو محض جمالیاتی آسودگی فراہم نہیں کرتیں بلکہ اسے سوچنے، محسوس کرنے اور ایک بہتر انسانی معاشرے کا خواب دیکھنے کی ترغیب بھی دیتی ہیں۔ یہی کسی بامقصد ادب کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

دعا ہے کہ محترمہ ام ماریہ حق اسی خلوص، وقار اور تخلیقی توانائی کے ساتھ اردو زبان و ادب کی خدمت کرتی رہیں، ان کا قلم اہلِ ادب کے دل و ذہن کو اسی طرح منور کرتا رہے اور ان کی ادبی کاوشیں آنے والی نسلوں کے لیے بھی فکر و احساس کی نئی راہیں روشن کرتی رہیں۔

بے خوف، بے باک اور بے مثال: جین زی کی قیادت میں عالمی احتجاج وانقلابات

ڈاکٹر محمد عظیم الدین

1997 اور 2012 کے درمیان پیدا ہونے والی نسل، جسے آج جین زی (Gen Z) کے نام سے جانا جاتا ہے، نے 2024 اور 2025 کے سالوں کو تاریخ کے طوفانی ترین سیاسی ادوار میں بدل دیا۔ یہ وہ نسل ہے جس نے ڈیجیٹل دنیا کو اپنی ماں کی گود کی مانند محسوس کیا، جہاں معلومات ہر طرف بکھری ہوئی تھیں، جھوٹ پل بھر میں بے نقاب ہو جاتا تھا، اور آواز اٹھانے کے لیے کسی اجازت نامے کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن جین زی کی پہچان محض ٹیکنالوجی تک محدود نہیں، بلکہ یہ وہ نسل ہے جس نے خوف کو اپنے راستے کی رکاوٹ نہیں بننے دیا، اقتدار کے سامنے جھکنے سے انکار کیا، اور یہ ثابت کر دکھایا کہ تبدیلی محض ایک خواب نہیں بلکہ عمل کا نام ہے۔

چیتھم ہاؤس (Chatham House) کی رپورٹ کے مطابق 2025 کو احتجاج کا سال قرار دیا گیا، جہاں جین زی کے کارکنان نیپال اور مڈغاسکر میں حکومتوں کا تختہ الٹنے، کینیا میں مظاہروں، امریکہ میں کیمپس تحریکوں اور سربیا میں طلبہ کے احتجاج میں مرکزی کردار ادا کر رہے تھے۔ کارنیگی فاؤنڈیشن Camegie Endowment for) (International Peace کے احتجاجی اشاریے (Protest Tracker) کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ 2025 میں 33 معیشتوں میں 10000 یا اس سے زیادہ افراد کے 53 مظاہرے ریکارڈ کیے گئے، جو 2017 میں اس پروجیکٹ کے آغاز کے بعد کی سب سے بڑی تعداد ہے۔ یہ محض اتفاق نہیں تھا بلکہ ایک عالمی بیداری تھی، جس کی لہر بنگلہ دیش سے نیپال، مڈغاسکر سے بلغاریہ، انڈونیشیا سے پیرو، اور کینیا سے سربیا تک پھیل گئی۔

اس عالمی لہر کا محرک کوئی ایک نظریہ نہیں تھا، بلکہ ایک مشترکہ مایوسی تھی: بڑھتی ہوئی عدم مساوات، بے روزگاری، بدعنوانی، اور اس گہرے شک سے جنم لینے والی تھکاوٹ کہ یہ نسل کبھی اپنے والدین کی طرح کی زندگی سے لطف اندوز نہیں ہو پائے گی۔ بلومبرگ (Bloomberg) کے مشین لرننگ (Machine Learning) ماڈل نے 22000000 ڈیٹا پوائنٹس کا تجزیہ کر کے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ سوشل میڈیا (Social Media) کی رسائی اور کم اوسط عمر کی آبادی عدم مساوات، بے روزگاری اور بدعنوانی جیسے مسائل پر عوامی عدم اطمینان کو شہری بدامنی میں تبدیل کرنے کا خطرہ بڑھا دیتی ہے۔ اس عالمی بیداری کا ایک اہم سنگم بنگلہ دیش تھا، جہاں جین زی کی قیادت میں ایک ایسا انقلاب برپا ہوا جسے دنیا کا پہلا کامیاب جین زی انقلاب قرار دیا گیا۔

بنگلہ دیش میں جولائی 2024 میں یہ سلسلہ سرکاری ملازمتوں میں کوٹہ نظام کی اصلاح کے مطالبے سے شروع ہوا۔ یہ کوٹہ 1971 کی جنگِ آزادی کے شہداء کی اولاد کے لیے نشستیں محفوظ کرتا تھا، جسے نوجوان اقربا پروری اور ناانصافی کی علامت سمجھتے تھے۔ ابتدا میں پرامن رہنے والا یہ احتجاج جلد ہی ایک عوامی بغاوت میں بدل گیا۔ شیخ حسینہ کی حکومت نے مظاہرین پر ظالمانہ تشدد کیا، تاہم اس سفاکانہ کریک ڈاؤن نے تحریک کو ختم کرنے کے بجائے پورے ملک میں پھیلا دیا۔ طلبہ نے محنت کش طبقے کے ساتھ اتحاد قائم کیا اور پولیسیہ تشدد سے محفوظ خود مختار زون بنا لیے۔ یہ تحریک اب صرف کوٹہ اصلاحات تک محدود نہیں رہی بلکہ حسینہ کی آمرانہ و ظالمانہ حکومت کے خاتمے کا مطالبہ بن گئی۔ ہزاروں نوجوان مظاہرین نے اپنی پروفائل پکچرز کو سرخ کر لیا، جو مقتول مظاہرین سے یکجہتی اور حسینہ کی آمریت کے خلاف مزاحمت کا ڈیجیٹل اشارہ تھا۔ اس طرح بنگلہ دیش کی طویل ترین خاتون رہنما کو جین زی کی ایک تحریک نے اقتدار سے محروم کر دیا۔ اس کے بعد نوبل انعام یافتہ ماہرِ معاشیات محمد یونس کی قیادت میں ایک عبوری حکومت قائم ہوئی، جس میں طلبہ رہنماؤں کو بھی شامل کیا گیا۔

یہی منظر نیپال میں ستمبر 2025 میں دہرایا گیا، جہاں حکومت کی جانب سے 26 سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر پابندی نے نوجوانوں کے غم و غصب کو ہوا دی۔ 23 سالہ امریتا بان نے بلومبرگ (Bloomberg) کو بتایا: "یہ ایک محرک کا کام کر گیا۔ وہ ہماری آواز کو خاموش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، وہ اسے سننا نہیں چاہتے، اس لیے اب صرف سڑک کا راستہ ہی بچا ہے۔" 8 ستمبر کو پولیس کے ساتھ جھڑپوں میں 19 مظاہرین ہلاک ہوئے، جن میں سے 14 کی عمر 28 سال یا اس سے کم تھی۔ اس کے بعد برہم ہجوم نے وزیر اعظم کے دفتر، پارلیمنٹ اور سپریم کورٹ کو نشانہ بنایا۔ محض 48 گھنٹوں کے اندر نیپال کی ریاستی مشینری مفلوج ہو گئی، اور وزیر اعظم کے پی شرما اولی نے 9 ستمبر کو استعفیٰ دے دیا۔ 12 ستمبر کو سابق چیف جسٹس سشیلہ کرکی کو ملک کی پہلی خاتون وزیر اعظم کے طور پر حلف دلایا گیا۔ نوجوانوں نے ثابت کر دیا کہ ڈسکارڈ اور انسٹاگرام پر منظم ہونے والی ایک بے قائد تحریک کسی بھی حکومت کو گرا سکتی ہے۔

بنگلہ دیش اور نیپال کے درمیان حیران کن مماثلتیں ہیں؛ دونوں ممالک میں بظاہر معمولی پالیسی فیصلوں نے بدعنوانی، استحقاق اور آمریت کے خلاف گہری بے چینی کو ابھارا، اور دونوں تحریکیں وزیر اعظم کی جلاوطنی یا استعفیٰ پر منتج ہوئیں۔ دونوں جگہوں پر سوشل میڈیا محض مواصلاتی ذریعہ نہیں بلکہ مزاحمت کا علامتی محاذ تھا۔

یہی بیانیہ مڈغاسکر میں بھی دہرایا گیا، جہاں 25 ستمبر 2025 کو بجلی اور پانی کی قلت کے خلاف شروع ہونے والے احتجاج نے اکتوبر کے وسط تک صدر اینڈری راجوئلینا کو ملک سے فرار ہونے پر مجبور کر دیا۔ اقوامِ متحدہ کے مطابق ان مظاہروں میں کم از کم 22 افراد ہلاک اور 100 سے زائد زخمی ہوئے۔ نیویارک ٹائمز کے مطابق مظاہرین نے نیپال اور کینیا کے حالیہ جین زی مظاہروں سے تحریک حاصل کی تھی۔

بلغاریہ میں نومبر 2025 کے آخر میں بدعنوانی اور متنازع بجٹ کے خلاف جین زی کی قیادت میں ہونے والے مظاہروں نے وزیر اعظم روزن زیلیازکوف کو 11 دسمبر 2025 کو استعفیٰ دینے پر مجبور کر دیا۔ ڈی ڈبلیو (DW) کی رپورٹ کے مطابق ٹک ٹاک اور انسٹاگرام کے ذریعے متحرک ہونے والے ان مظاہروں میں دسیوں ہزار افراد شامل ہوئے، جو بلغاریہ کی 30 سالہ تاریخ کے سب سے بڑے مظاہرے تھے۔ نوجوان بلغاریائی، جنہوں نے بنیادی طور پر ٹک ٹاک اور انسٹاگرام کے ذریعے تحرک پیدا کیا، اس تحریک کے پیچھے اصلی قوت تھے۔ ان کے مشہور نعرے تھے: "جین زی تمہیں پکڑ لے گی" اور "ہمیں یہاں رہنے کی وجہ دو"۔

پیرو میں اکتوبر 2025 میں جین زی کی قیادت میں مظاہروں نے اس وقت شدت اختیار کی جب کانگریس نے صدر ڈینا بولوارٹے کو 10 اکتوبر کو "مستقل اخلاقی نااہلیت" کی بنیاد پر معزول کر دیا۔ جوس جیری کو عبوری صدر مقرر کیا گیا، تاہم ان کی تقرری کے فوراً بعد ہی نئے مظاہروں نے جنم لیا۔ مظاہرین کا نعرہ تھا: "سب کو جانا چاہیے"، جو نہ صرف جیری کی مختصر مدتِ حکومت بلکہ پوری سیاسی کلاس کی مکمل تبدیلی کا مطالبہ تھا۔

سربیا میں 1 نومبر 2024 کو نووی ساد ریلوے اسٹیشن کی چھت گرنے سے 16 افراد ہلاک ہوئے۔ اس سانحے کے بعد طلبہ کی قیادت میں احتجاج شروع ہوا، جس نے بدعنوانی کے خلاف آواز بلند کی۔ یہ مظاہرے سربیا کی تاریخ کے سب سے بڑے مظاہروں میں شمار ہوتے ہیں، جن میں بعض اوقات 300000 سے زائد افراد شامل ہوئے۔ کینیا میں 2024 اور 2025 کے دوران جین زی کی قیادت میں ہونے والے مظاہروں میں ایمنسٹی انٹرنیشنل کے مطابق 100 سے زائد افراد ہلاک ہوئے۔

ان تمام تحریکوں میں ایک مشترکہ علامت تھی: جاپانی کارٹون سلسلہ (Manga) "ون پیس" (One Piece) کا سمندری ڈاکو جھنڈا، جو پہلے فلپائن سے شروع ہوا اور پھر بنگلہ دیش، نیپال، سربیا، کینیا، مراکش، انڈونیشیا اور مڈغاسکر تک پھیل گیا۔ نیویارک ٹائمز کے مطابق یہ جھنڈا ہزاروں کلومیٹر دور موجود وہ مظاہرین استعمال کر رہے تھے جو اپنی نسل کی مشترکہ ثقافت کے ذریعے آپس میں جڑے ہوئے تھے، اور مقبول بیانیوں کو مخالف نظامِ سیاست کے ساتھ ملا کر ایک ایسی قوت میں تبدیل کر رہے تھے جس نے کم از کم دو حکومتیں گرا دیں۔

ان تمام انقلابات کے پیچھے جین زی کی ایک پیچیدہ اور متضاد نفسیات کارفرما ہے؛ یعنی بے خوفی اور بے چینی کا ایک عجیب امتزاج۔ یونیسیف (UNICEF) کے 2025 کے مطالعے کے مطابق 60 فیصد جین زی خبروں اور عالمی واقعات سے مغلوب ہونے کا احساس رکھتے ہیں، جبکہ گیلپ (Gallup) کے 2025 کے اعداد و شمار کے مطابق صرف 23 فیصد جین زی بالغ افراد اپنی ذہنی صحت کو "بہترین" قرار دیتے ہیں، جبکہ پچھلی نسل کے عمر رسیدہ افراد (Baby Boomers) میں یہ شرح 39 فیصد ہے۔ تاہم، یہی نسل ذہنی صحت کے مسائل کو "خاموشی سے برداشت" کرنے کے بجائے "بلند آواز سے شفایابی" کا ذریعہ بناتی ہے۔ وہ اپنی کمزوریوں کو تسلیم کرتے ہیں اور پھر بھی آگے بڑھتے ہیں۔ وہ گفتگو، تحریکوں اور مواد کی تخلیق کے ذریعے ایک ایسی ثقافتی تبدیلی کی قیادت کر رہے ہیں جو صداقت اور خود قبولیت کو طاقت کی علامت قرار دیتی ہے۔

ماہرین کے مطابق جین زی کے انقلابات محض "غصے کی ایک نئی نسل" نہیں بلکہ ایک نئی سیاسی ٹیکنالوجی ہے، جس کی تین بنیادی خصوصیات ہیں: حقیقی وقت میں عوامی نگرانی، بغیر کسی قائد کے منظم ڈھانچے، اور ایک مشترکہ علامتی زبان جو کسی مخصوص نظریے کی محتاج نہیں۔ ان تینوں عناصر کے امتزاج نے آن لائن شکایت اور گرائی گئی حکومت کے درمیان فاصلے کو چند دنوں تک محدود کر دیا۔

بھارت میں 2026 کے جین زی احتجاج نے اس نڈری کو ایک نئی جہت دی۔ مئی 2026 میں چیف جسٹس سوریا کانت کے ایک عدالتی ریمارک کے ردِعمل میں پیدا ہونے والی "کاکروچ جنتا پارٹی" ایک آن لائن مذاق سے ملک گیر تحریک میں تبدیل ہو گئی، جس کا فوری محرک نیٹ یو جی (NEET-UG 2026) کے امتحان کا مبینہ پیپر لیک تھا۔ 25 جولائی 2026 کو وزیرِ تعلیم دھرمیندر پردھان نے استعفیٰ دے دیا، اور چنڈی گڑھ سے ممبئی تک جین زی کے نوجوانوں نے جشن منایا۔ یہ احتجاج 49 دن تک جاری رہا۔ رائٹرز کی رپورٹ کے مطابق یہ مودی حکومت کے خلاف 2014 کے بعد کا سب سے بڑا سڑکوں پر ہونے والا احتجاج تھا۔ اس تحریک کی سب سے نمایاں خصوصیت اس کا مزاحیہ اور تخلیقی انداز تھا؛ مزاحیہ تصاویر، میمز، مختصر ویڈیوز (ریلز) اور طنزیہ پیغامات کے ذریعے ایک ایسی نسل نے اپنی آواز بلند کی جسے اکثر "غیر سنجیدہ" کہا جاتا تھا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ آخر کار مودی کے وزیر کو استعفیٰ دینا پڑا۔

کام کی جگہ پر بھی جین زی اپنی نڈری کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ ڈیلوئٹ (Deloitte) کے 2026 کے عالمی سروے، جس میں 44 ممالک کے 22595 جواب دہندگان شامل تھے، نے انکشاف کیا کہ جین زی تیز رفتار ترقی کے بجائے مستحکم پیشرفت، پائیدار کام کا بوجھ، اور واضح سپورٹ کا مطالبہ کرتی ہے۔ یہ اعداد و شمار ایک ایسی نسل کی تصویر پیش کرتے ہیں جو معاشی عدم تحفظ، ذہنی دباؤ اور ماحولیاتی خوف کے باوجود اپنی اقدار پر سمجھوتہ کرنے سے انکار کرتی ہے۔

جین زی نے ثابت کیا ہے کہ ڈیجیٹل ہونے کا مطلب بے حس ہونا نہیں، اور آن لائن ہونے کا مطلب غیر ذمہ دار ہونا نہیں۔ انہوں نے خوف کو اپنا راستہ نہیں بننے دیا، خاموشی کو اپنا مقدر نہیں بننے دیا، اور اپنے خوابوں کو دوسروں کی مرضی پر قربان نہیں کیا۔ وہ ایک ایسی دنیا میں پروان چڑھے ہیں جہاں کامیابی کا موازنہ ہم جماعتوں سے نہیں بلکہ دنیا بھر کے بااثر افراد (Influencers)، کاروباری بانیوں اور تخلیق کاروں سے کیا جاتا ہے، جس نے غیر معمولی عزم کے ساتھ ساتھ "دائمی خود شک" کو بھی جنم دیا ہے۔ لیکن اسی خود شک کو انہوں نے عمل میں بدل دیا ہے؛ وہ اپنی کمزوریوں کو تسلیم کرتے ہیں اور پھر بھی آگے بڑھتے ہیں۔ وہ آج کی دنیا کی آواز ہیں اور کل کی دنیا کی امید، مگر سوال یہ ہے: کیا جین زی ایک نیا سماجی معاہدہ لکھ سکتی ہے، یا وہ تاریخ کے دھارے میں محض ایک اور بغاوت بن کر رہ جائے گی؟ ایک بات یقینی ہے کہ جین زی نے تاریخ کے ایک نازک موڑ پر قدم رکھا ہے، اور جس سمت وہ جائیں گے، وہی سمت اس دنیا کی ہوگی جو وہ اپنے پیچھے چھوڑیں گے۔ یہی جین زی ہے: بے خوف، بے باک، اور بے مثال۔

تکبر کے سارے بُت ٹوٹ گئے

ندیم عبدالقدیر

وہ حکومت جو تکبر میں بے قابو ہو چکی تھی۔ غرور و تمکنت جس کی شناخت بن چکی تھی اور گھمنڈ جس کا شیوہ، جو بڑے ہی تکبرانہ لہجے میں کہا کرتی تھی کہ 'ہماری حکومت میں وزراء کے استعفے نہیں ہوتے، یہ کانگریس کی حکومت نہیں ہے'۔ ایسی متکبرانہ حکومت کا سارا گھمنڈ طلبہ کے پارلیمنٹ مارچ کے پانچ ہی دن میں کافور ہو گیا۔ پانچ دن میں ہی مودی حکومت کے تکبر کی سانسیں پھول گئیں۔ جمہوری حکومتوں میں وزراء کے استعفے عام بات ہے لیکن بی جے پی حکومتوں کا معاملہ روایتی جمہوری حکومتوں سے بالکل مختلف ہوتا ہے، بالخصوص مودی حکومت تو اس گھمنڈ اور بے حسی میں کہیں آگے نکل چکی تھی۔ ایسی حکومت کا طلبہ کے احتجاج کے سامنے گھٹنے ٹیکتے ہوئے وزیر تعلیم سے استعفیٰ لے لینا یقیناً ہندوستان کی جمہوریت کا تاریخی واقعہ ہے۔

کس نے سوچا تھا کہ مودی حکومت کی مدح سرائی اور دفاع میں عوام کے خلاف چیف جسٹس آف انڈیا کے منہ سے نکلا ایک تحقیر آمیز جملہ جمہوری ہندوستان کی سب سے مضبوط اور طاقتور سمجھی جانے والی حکومت کی بنیاد ہلا کر رکھ دے گا۔ حکومت کی گھبراہٹ درحقیقت ۲۲ر جولائی کی رات کو ہی دکھائی دینے لگی تھی جب آدھی رات کو وزیر اعظم نریندر مودی نے انسٹاگرام پر ایک ویڈیو پوسٹ کیا تھا۔ اس چھوٹے سے ویڈیو میں نریندر مودی کے تقریباً ۲۴ر سالہ سیاسی کیریئر میں شاید پہلی بار ان کی آنکھوں میں بے بسی کی ایک جھلک دکھائی دی۔ انسٹاگرام پر جاری کئے گئے اس ویڈیو میں وزیر اعظم نے طلبہ سے ایک اپیل کی۔ اس سے قبل بھی وزیر اعظم متعدد مواقع پر عوام سے مخاطب ہوتے رہے ہیں اور اپیلیں کرتے رہے ہیں، لیکن اس ویڈیو میں جو کچھ نظر آیا، وہ بالکل نیا تھا۔ طلبہ سے مخاطب ہوتے ہوئے نریندر مودی کی آنکھوں میں فکر اور خوف کی پرچھائیاں نمایاں تھیں۔ ان کے لہجے میں ڈوبتے سورج کی سی تھکن تھی۔ چہرے کے تاثرات میں اعتماد کی وہ چمک ماند پڑتی دکھائی دی جو برسوں سے ان کی سیاسی شناخت سمجھی جاتی تھی۔ الفاظ میں معمول کی قطعیت اور للکار کے بجائے ایک انتہائی سی بے چینی اور اضطراب جھلک رہا تھا۔ طلبہ کا احتجاج ہندوستان کے سب سے طاقتور سمجھے جانے والے وزیر اعظم کو اس حالت میں پہنچا دے گا اس کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ کئی لوگوں کو ہو، لیکن کم از کم مجھے تو بالکل نہیں تھا۔ پہلی بار وزیر اعظم نے 'پیپر لیک' پر اپنی زبان کھولی۔ 'نیٹ' پیپر لیک اپریل کے آخری ہفتے میں ہوا اور تب سے لے کر ۲۱ر جولائی تک اس معاملے پر وزیر اعظم کی زبان سے ایک لفظ نہیں نکلا تھا۔ تقریباً ۳ر مہینے کے بعد انہیں اچانک یاد آیا کہ 'نیٹ' پیپر لیک غیر معمولی واقعہ ہے اور اس کے بارے میں رات کے ساڑھے بارہ بجے وزیر اعظم مودی نے اپنے بستر سے اٹھ کر انسٹاگرام پر ویڈیو پوسٹ کر دیا۔ ۳ر مہینے تک جس پیپر لیک کا انہوں نے ذکر تک نہیں کیا اس کے بارے میں آدھی رات کو، اتنی ہڑبڑی میں (کہ صبح کا انتظار بھی نہیں کیا گیا) ویڈیو پوسٹ کرنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ بادشاہ سلامت کتنے ڈرے ہوئے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ آدھی رات کو انہوں نے کوئی آسیب دیکھ لیا۔ ویسے آسیب تو شاید انہیں ۲۰ر جولائی کو ہی پارلیمنٹ کے باہر نظر آ گیا تھا شاید اسی لئے وہ پارلیمنٹ کی کارروائی کو درمیان میں ہی چھوڑ کر پیچھے کے راستے سے فرار ہو گئے تھے۔ وہ بھی اُس گیٹ سے جو وزیر اعظم کیلئے مختص نہیں ہوتا ہے۔

درحقیقت اس بار مودی کے سامنے کوئی سیاسی جماعت نہیں تھی، جسے ای ڈی اور سی بی آئی کی فائلوں سے ڈرایا جا سکتا، کوئی ایسا لیڈر نہیں تھا، جسے اقتدار کے ایوانوں کا لالچ دے کر خاموش کرایا جا سکے اور نہ ہی کوئی ایسا ادارہ تھا جس کے اختیارات کو ایک حکم نامے سے محدود کر دیا جائے۔

اس بار سامنے ملک کا نوجوان کھڑا تھا۔ جنتر منتر پر ایک ابھیجیت دیکے نہیں، ایک سونم وانگ چک نہیں بلکہ ملک کی پوری نوجوان نسل کھڑی تھی، جس کی آنکھوں میں بہتر مستقبل کے خواب تھے اور جس کے ہاتھ میں صرف اس کی محنت، اس کی ڈگری اور اس کے حق کی آواز تھی۔ جب ایک طالب علم سے اس کی محنت کا یقین چھین لیا جائے تو اس کے پاس خوف کے لئے کچھ نہیں بچتا، اور اسی کا نتیجہ نکلا کہ ممبئی میں طلبہ کو حراست میں لے کر لے جاتی ہوئی پولس وین کے سامنے ایک نوجوان خاتون ماڈل تن تنہا ڈٹ کر کھڑی ہو گئی۔ تاریخ میں بعض اوقات، چند لمحے پوری تحریکوں کی پہچان بن جاتے ہیں، یہ لمحہ وہی تھا۔ یہ دلیری، شجاعت اور بہادری کا ناقابل بیان منظر تھا۔ ایسا نہیں کہ اس خاتون ماڈل کو ڈر نہیں لگ رہا تھا لیکن طلبہ تحریک کی تیئں اٹھے جذبات کی سونامی نے بہادری کو اس بلندی پر پہنچا دیا تھا کہ خوف بہت پیچھے رہ گیا۔ ایسی بے خوفی اور نڈر جذبات کا سامنا مودی کیلئے بالکل نیا تھا۔ جنتر منتر سمیت لکھنؤ، پٹنہ، ناگپور، ممبئی اور ملک بھر کے کئی شہروں میں پولس کے سامنے نوجوانوں کی بہادری، دلیری اور شجاعت کے جس قسم کے مناظر دیکھنے کو ملے وہ رونگٹے کھڑے کر دینے والے تھے۔ تاناشاہ کا سب سے بڑا اثاثہ عوام کا ڈر ہوتا ہے اور موجودہ تاناشاہ کے ہاتھ سے یہی اثاثہ پھسلتا ہوا محسوس ہونے لگا۔ دراصل مسلم مخالف سیاست نے وزیر اعظم مودی کو اتنا طاقتور بنا دیا تھا کہ تکبر اور گھمنڈ ان کی فطرت کا حصہ بن گیا۔ آرٹیکل ۳۷۰ کی منسوخی، تین طلاق کا واویلہ، بابری مسجد کی جگہ پر مندر تعمیر کرنے کی نفرت، بنگلہ دیشیوں کی دراندازی کا راگ اور یکساں سول کوڈ کا ہنگامہ۔ ان سب نے مل کر مودی کو وہاں پہنچا دیا جہاں انہیں محسوس ہونے لگا کہ وہ ناقابل تسخیر ہیں۔ ان کے اشارۂ ابرو پر ریاستوں میں حکومتیں بدل جاتی ہیں، ان کے ایک حکم پر اعلیٰ عدلیہ کے ججوں کے تبادلے ہو جاتے ہیں اور ان کے ایک اشارے پر الیکشن کمیشن سر تسلیم خم کئے کھڑا نظر آتا ہے۔ مسلم مخالف سیاست پر ان کا اعتماد اتنا زبردست تھا کہ انہوں نے پچھلے ۱۲ر سال میں ایسے ایسے کام کر دیئے جن کے بارے میں کوئی بھی دوسری سیاسی جماعت سوچ بھی نہیں سکتی۔

مسلم مخالف سیاست کے اعتماد نے انہیں اس یقین کا عادی بنا دیا کہ ہر آواز کو دبایا جا سکتا ہے، ہر مخالفت کو شکست دی جا سکتی ہے اور ہر مزاحمت کو وقت کے ساتھ خاموش کیا جا سکتا ہے۔ جنتر منتر پر طلبہ کے احتجاج کے بارے میں وزیر اعظم اور وزیر داخلہ امیت شاہ کا یہی اندازہ تھا کہ اسے بہت ہی آسانی سے کچلا جا سکتا ہے۔ پولس کا طلبہ پر لاٹھی برسانا، آنسو گیس کے گولے داغنا حتیٰ کہ پلیٹ گن کا استعمال کرنا اسی کا مظہر تھا۔ اسکولوں میں ٹیچروں کو تلقین کی جاتی ہے کہ طلبہ کو ہاتھ نہ لگائیں انہیں مارنے کی غلطی نہ کریں۔ ان ہی طلبہ پر مودی اور شاہ کی پولس نے لاٹھیاں برسا دیں۔

یہ رویہ محض ایک احتجاج کو کچلنے کی کوشش نہیں بلکہ اقتدار کے اس غرور کا اظہار تھا جو یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ سرکاری طاقت کے سامنے ہر آواز دم توڑ دے گی اور یہی اقتدار کا سب سے بڑا فریب ہوتا ہے۔

طلبہ کی تحریک پھیلتی گئی اور حکومت کی تاناشاہی اور اقتدار کے بھرم کیلئے چیلنج بنتی گئی اور بالآخر آزاد ہندوستان کی سب سے طاقتور، گھمنڈی اور متکبر حکومت نے گھٹنے ٹیک دیئے، لیکن یہ کہانی کا اختتام نہیں ہے۔ یہ کہانی کا ایک موڑ ہے۔

یہ بات وثوق کے ساتھ نہیں کہی جا سکتی کہ یہ تحریک مودی کی سیاست کے سورج کو زوال آشنا کر دے گی اور یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ اس تحریک سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔ تاہم اتنا یقین ضرور ہے کہ وزیر اعظم مودی کا خود کو ہر تنقید سے بالاتر اور ہر سوال سے ماورا سمجھنے کا دور ختم ہو چکا ہے۔ لوگ کھل کر وزیر اعظم کو اس دیش کے لئے بوجھ قرار دینے لگے ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ اقتدار کے خوف کی وہ دیوار جسے گزشتہ ایک دہائی میں بڑی محنت سے کھڑا کیا گیا تھا، اس میں دراڑیں پڑنا شروع ہو گئی ہیں۔ کل تک جو لوگ نجی محفلوں میں سرگوشیوں کے انداز میں اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے تھے، آج وہی لوگ سڑکوں پر اور سوشل میڈیا کے پلیٹ فارموں پر بلا خوف و تردد سوالات اٹھا رہے ہیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ سماج پر اس تحریک کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اب اصل مقابلہ نئی نسل کے مستقبل کی فکر اور مسلم نفرت کی سیاست کے درمیان ہے۔

دیکھنا یہ ہے کہ ملک کا اکثریتی طبقہ ان دونوں میں سے کس کو فوقیت دیتا ہے۔ کیا واقعی ملک کے مستقبل کی فکر مسلم نفرت کی سیاست پر غالب آ گئی ہے یا پھر یہ محض جذبات کا ایک عارضی اُبال ہے جو وقت کے ساتھ سرد پڑ جائے گا؟ کیا نوجوانوں کی تعلیم، روزگار اور مستقبل کے سوالات نفرت کی سیاست کے شور میں اپنی جگہ بنا پائیں گے یا ایک بار پھر مذہبی تقسیم کی سیاست تمام بنیادی مسائل کو نگل جائے گی؟ ان سوالوں کے جواب آنے والا وقت دے گا۔ اب فیصلہ صرف حکومت کو نہیں بلکہ اس ملک کے کروڑوں شہریوں کو کرنا ہے کہ وہ اپنے بچوں کے مستقبل کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں یا نفرت کی اس سیاست کے ساتھ جو گزشتہ ایک دہائی سے ملک کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے۔

Aawami news Kolkata
Also published from Ranchi & Patna
Tuesday, 28th July 2026

روزنامہ عوامی نیوز کولکاتا
منگل ۲۸/جولائی ۲۰۲۶ء

SPORTS کھیل کی دنیا

ڈورنڈکپ فٹبال
آج کے کھیل

ٹراؤ ایف سی بمقابلہ نیروکا ایف سی
شام 5 بجے (کھمان لمپک اسٹیڈیم)
ساؤتھ یونائیٹڈ ایف سی بمقابلہ سی آئی ایس این ایف
(کشور بھارتی 7:30 بجے)

135ویں ڈورنڈ کپ فٹبال

محمڈن کا شاندار کھیل، باغپت کو 4 گول نل سے ہرایا

کولکاتا، 27 جولائی: محمڈن اسپورٹنگ نے ڈورنڈ کپ میں اپنے پہلے ہی میچ میں کمال کردیا جب اس نے اپنے پنجاب کے حریف باغپت ایف سی کو 4 گول نل سے شکست فاش دیدی اور پہلے ہی میچ میں اس شاندار جیت کے ساتھ پورے تین پوائینٹ حاصل کرلئے۔ واضح رہے کہ آج ہی کے دن فیفا کی طرف سے عائد شدہ پابندیاں ہٹ گئی ہیں اور اسی خوشی میں محمڈن کے کھلاڑیوں نے جی جان سے کھیلتے ہوئے بہت ہی شاندار کارکردگی کے ساتھ اپنے حریف باغپت کو 4 گول نل سے شکست فاش دی۔ محمڈن کے کوچ معراج الدین واڈو نے جس شاندار طریقے سے ٹیم کو تیار کیا ہے اس کی وجہ سے محمڈن کو اتنی بڑی کامیابی ملی ہے جس کی جس قدر بھی تعریف کی جائے کم ہے محمڈن نے اس بڑی جیت کے ساتھ ڈورنڈ میں شاندار آغاز کیا ہے۔

محمڈن اسپورٹنگ پر عائد پابندیاں اٹھالی گئیں

ڈورنڈ کپ میچ سے پہلے محمڈن کو خوشخبری

کولکاتا، 27/جولائی: فیفا نے محمد قادری کی تنخواہ ادا نہ کرنے پر محمڈن پر ٹرانسفر پابندی عائد کردی تھی۔ چونکہ قادری نے رقم ادا کردی ہے، اس لیے فی الحال محمڈن پر سے پابندی ہٹائی جارہی ہے۔ کلب کے سیکرٹری وسیم اکرم نے کہا کہ اگلی ٹرانسفر ونڈو کھلنے پر وہ نئے فٹبالرز کو سائن کرسکیں گے۔ اس بار محمڈن ٹیم میں کوئی غیر ملکی فٹبالر نہیں ہے۔ اگر منتقلی کی یہ پابندی ختم ہو جاتی ہے تو وہ آئی لیگ سے پہلے نئے غیر ملکی فٹبالرز کو لے جاسکیں گے۔ تفصیلات کا اعلان پیر کو کلب ٹینٹ سے باضابطہ طور پر منعقد ہونے والی پریس کانفرنس میں کیا جائے گا۔ دوسری جانب پیر کو ہی محمڈن ڈیورنڈ کپ میں داخل ہونے جارہی ہے۔ مخالف باغپت ایف سی ہے۔ میچ شام 7 بجے یووابھارتی میں شروع ہوگا۔ اس وقت ڈومیسٹک لیگ میں محمڈن زبردست تال میں ہے۔ انہوں نے تین میں سے دو میچ جیتے ہیں اور ایک ڈرا ہوا ہے۔ تاہم بنارس کی مخالف ٹیم باغپت ایف سی او بھی تقریباً نئی ہے۔ محمڈن کے کوچ معراج الدین کو حریف کے بارے میں ایسا خیال نہیں ہے۔ انہوں نے کہا، "ہم نے کولکاتا لیگ میں کھیل کر تیاری کی ہے۔ تاہم ہماری ٹیم کے بہت سے ارکان کو ڈیورنڈ جیسے بڑے ٹورنامنٹ میں کھیلنے کا تجربہ نہیں ہے۔ میں نے پچھلی بار باغپت کی ٹیم کو مختصر وقت کے لیے دیکھا تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس بار ان کی ٹیم کیسی ہے، تاہم، میں نے فٹبالرز سے کہا ہے کہ وہ یہ سوچے بغیر کہ حریف کیسا ہے اپنی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کریں۔"

15/اگست سے انڈیا اور سری لنکا کے درمیان دو ٹسٹ سیریز کا آغاز

ستمبر کو نیوزی لینڈ کے خلاف دو ٹسٹ سیریز، جنوری 2027 میں آسٹریلیا سے 5 ٹسٹ سیریز

ممبئی، 27/جولائی: سنئیر انڈین کرکٹ ٹیم اس وقت شبھمن گل کی قیادت میں بہت ہی شاندار کھیل رہی ہے جب ٹیم میں شبھمن گل کے علاوہ شریاس ایئر، اکشر پٹیل، ایشا کشن، وراٹ کوہلی، روہت شرما، تلک ورما، رنکو سنگ، شیوم دوبے ون ڈے انٹرنیشنل کے لئے بہترین بلے باز ہیں جبکہ جسپریت بمراہ، محمد سراج، اکشر پٹیل کے علاوہ ایک درجن سے زیادہ نوجوان بلے باز اور بالرز موجود ہیں جنہوں نے ابھی حال میں آئر لینڈ، انگلینڈ زمبابوے کے خلاف کھیلا۔ بھلے ہی آئر لینڈ اور انگلینڈ کے مقابلے میں ٹیم انڈیا کو شکست ہوئی لیکن ٹیم کی شکست کی کئی وجوہات ہیں جس میں سب سے اہم وجہ ناقص فیلڈنگ ہے۔ جب ایک میچ میں چھ مختلف فیلڈرز بشمول وکٹ کیپر کے طور پر ایشا کشن کیچ ڈراپ کریں تو پھر ان سے توقع کیا ہوگی کہ وہ ٹیم کو فتحیابی کی طرف گامزن کریں۔

اس وقت انڈین ٹیم سری لنکا کے لئے روانہ ہونے والی ہے جہاں 15 اگست سے سری لنکا کے ساتھ دو ٹسٹ کھیلے جائیں گے اور یہ دو ٹسٹوں کی سیریز آئی سی سی ورلڈ چمپئین شپ کا ایک حصہ ہیں اور انڈین ٹیم کافی عرصے بعد ریڈ بال سے کھیلنا پڑے گا اور ہندستانی ٹیم سری لنکا کے خلاف ورلڈ ٹسٹ چمپئین شپ کا آغاز کرے گی۔ انڈیا اور سری لکا کے درمیان پہلا کرکٹ ٹسٹ میچ گالے میں 15 اگست اور دوسرا ٹسٹ 23 اگست سے کولمبو میں کھیلا جائے گا۔ اجیت اگرکر کی قیادت والی سلیکشن کمیٹی منگل ایک بیٹھک میں سری لنکا کے خلاف دو ٹسٹ میچوں کے لئے ٹیم کے کھلاڑیوں کا انتخاب کرے گی ویسے یہ طے ہو چکا ہے کہ انڈین ٹیم میں دو فاسٹ بالرز جسپریت بمراہ اور محمد سراج کی شمولیت یقینی ہے۔ سری لنکا کے خلاف دو ٹسٹ میچوں کی سیریز کے بعد انڈیا کو نیوزی لینڈ کے خلاف دو ٹسٹ سیریز کھیلنا ہے اور جنوری 2027 میں آسٹریلیا کے خلاف 5 ٹسٹ میچوں کی سیریز کھیلنی ہے جو انڈیا میں کھیلی جائے گی۔ ویسے تو انڈین ٹیم میں ریگولر کلاڑی کے طور پر پراسیدھ کرشنا ہیں، لیکن اس کے ساتھ سلیکٹرز ٹسٹ اسکواڈ میں گرنو و برار، آکاش دیپ اور عاقب نبی کے بارے میں بھی سنجیدگی سے سوچ سکتے ہیں۔ جنوری میں جب انڈیا میں بورڈر۔ گواسکر سیریز کے 5 ٹسٹ کھیلے جائیں گے اس میں جسپریت بمراہ کا پانچوں ٹسٹ میچوں میں کھیلنا محال ہے ایسے میں سلیکٹرز رویندر جڈیجہ کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے جسے حالیہ ون ڈے سیریز میں نظرانداز کیا گیا اور آئندہ اہم ٹسٹ سیریز کے موقع پر رویندر جڈیجہ کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا، اس کے اندر جو صلاحیت اور تجربہ ہے وہ دوسرے کسی بھی کھلاڑی کے اندر نہیں ہے، تمبر میں نیوزی لینڈ سے دو ٹسٹ سیریز کھیلی جائے گی۔

'اب ایشین گیمس پر توجہ مرکوز کروں گی'، کامن ویلتھ گیمس میں گولڈ جیتنے کے بعد میرابائی چانو کا پہلا ردعمل

27/جولائی: ہندوستان کی اسٹار ویٹ لفٹر اور اولمپک میڈلسٹ میرابائی چانو نے ایک بار پھر اپنی کارکردگی سے تاریخ رقم کردی ہے۔ انہوں نے 'کامن ویلتھ گیمس 2026' میں خواتین کی 48 کلوگرام زمرے میں شاندار مظاہرہ کیا۔ ان کی زبردست کارکردگی کی وجہ سے ہندوستان کو گولڈ میڈل حاصل ہوا ہے، جس کے بعد میرابائی چانو اپنے اہل خانہ اور کوچ کے ذریعہ ملی حمایت کے تعلق سے بات کرتے ہوئے جذباتی ہو گئیں۔ کامن ویلتھ گیمس 2026 میں خواتین کی 48 کلوگرام ویٹ لفٹنگ زمرے میں گولڈ میڈل جیتنے پر میرابائی چانو نے کہا کہ "میں بہت زیادہ خوش ہوں کہ میں ہندوستان کے لیے تیسرا گولڈ میڈل جیت پائی۔ میرے دماغ میں بہت چیزیں چل رہی تھیں۔ یہ میرا تیسرا گولڈ میڈل ہے اور کامن ویلتھ گیمس میں میرا چوتھا میڈل ہے۔ اس سے زیادہ خوشی کی بات کیا ہوسکتی ہے۔ میں بہت ہی زیادہ خوش ہوں۔" ہندوستانی خاتون ویٹ لفٹر میرابائی چانو نے کہا کہ "میں ایشین گیمس میں 49 کلوگرام کے زمرے میں کھیلنے جارہی ہوں۔ میں ویٹ لفٹنگ کے لیے جو بھی کرسکتی ہوں، وہ کروں گی۔ مجھے ایشین گیمس پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔ میری پوری کوشش رہے گی کہ میں ایشین گیمس میں بھی ہندوستان کے نام ایک میڈل کروں۔" وہ مزید کہتی ہیں کہ "میں بہت خوش ہوں اور جذباتی بھی ہوں۔ کامن ویلتھ گیمس تک پہنچنے اور میڈل جیتنے کے لیے میں نے بہت قربانیاں دی ہیں اور ذہنی تناؤ اور چوٹوں کا سامنا کیا ہے۔ مجھے نہیں پتہ تھا کہ میں کامن ویلتھ ریکارڈ بناؤں گی۔ میری پوری توجہ بس اپنے کوچ کے ذریعہ بتائے گئے لفٹ کو پورا کرنے پر تھی۔" قابل ذکر ہے کہ ہندوستانی ویٹ لفٹر راجہ متھو پانڈی نے بھی اتوار کے روز کامن ویلتھ گیمس کے مردوں کے 65 کلوگرام زمرے میں بہترین کارکردگی پیش کی۔ انھوں نے چاندی کا تمغہ جیتا۔ اس کے ساتھ ہی ہندوستان نے ویٹ لفٹنگ کے تینوں مقابلوں میں کم از کم ایک تمغہ اپنے نام کیا۔ متھو پانڈی نے اسنیچ میں 126 کلوگرام اور کلین اینڈ جرک میں 160 کلوگرام وزن اٹھایا، جس سے ان کا کل وزن 286 کلوگرام رہا۔ ملیشیا کے محمد اجنیل بن بدین نے کامن ویلتھ گیمس کے ریکارڈ کے ساتھ کل 299 کلوگرام وزن اٹھا کر گولڈ میڈل جیتا۔ جب کہ پاپوا نیوگنی کے موریا بارو نے 282 کلوگرام کے کل وزن کے ساتھ کانسے کا تمغہ حاصل کیا۔

انگلینڈ کی کرکٹ ٹیم کے تینوں فارمیٹ میں قیادت اور کوچنگ کا بحران

جوروٹ عارضی کپتان، ہیری بروک کو مستقبل میں موقع مل سکتا ہے

اوول (لندن)، 27/جولائی: لندن کے ایک بار میں انگلینڈ کے کپتان بین اسٹوکس کی ایک شرابی کے ساتھ مار پیٹ ہوگئی تھی جس کے بعد انگلش کرکٹ بورڈ نے بین اسٹوکس کی مذمت کی اور اسٹوکس نے غصے میں آکر ٹسٹ کرکٹ سے اپنی ریٹائرمنٹ کا اعلان کردیا۔ اب اس وقت انگلینڈ کی ٹیم میں جبکہ قیادت کا بحرا چل رہا تھا ایسے میں سلیکٹروں نے فیصلہ لیا کہ سابق کپتان جوروٹ جو اس وقت اپنے بہترین فارم کے نکتہ عروج پر ہیں اور ٹسٹ کرکٹ کے علاوہ ون ڈے انٹرنیشنل میں بھی اپنا جواب نہیں رکھتے، لہذا انگلینڈ کے سلیکٹروں نے ٹیم کے کوچ میکلم اور کپتان بین اسٹوکس کی جگہ پر نیا کوچ مارکس تھرسکو تھک اور وقتی طور پر جوروٹ کو پھر سے کپتانی سونپ دی ہے۔ انگلش کرکٹ بورڈ اگرچہ اس معاملے میں حتمی فیصلہ نہیں کرسکی ہے لیکن ابھی چونکہ اگست میں انگلینڈ کو پاکستان کے خلاف ایک مکمل سیریز کھیلنی ہے اس لئے جوروٹ کی قائم مقام کپتانی سونپ دی گئی ہے۔ جوروٹ ٹسٹ اور انٹرنیشنل میچوں میں اتنے رن بنا چکے ہیں کہ وہ عنقری سچن تندولکر کے ریکارڈ کو توڑ سکتے ہیں۔ بین اسٹوکس نے کپتانی سے استعفیٰ اور اپنی ریٹائرمنٹ کا اعلان کرتے ہوئے اپنی جگہ پر ہیری بروک کو کپتا بنانے کی سفارش کی تھی کہ اسے ٹسٹ اور ون ڈے ٹیموں کی کپتانی سونپ دی جائے کیونکہ وہ ایک بہترین کھلاڑی ہے لیکن سلیکٹرز اس وقت کوئی رسک لینے کے بجائے جوروٹ کو عارضی طور پر کپتانی میں برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ اس سے قبل اینڈی فلاور جو انگلش ٹیم کے کوچ تھے انہوں نے کوچنگ سے علاحدگی حاصل کرلی کیونکہ انہیں کئی فرنچائزر لیگ ٹونامنٹوں کی طرف سے کوچنگ کی پیشکش ہوئی تھی۔

اس وقت انگلینڈ کے لئے نئے کوچ انتخاب کرنا بھی ہے جو مستقل طور پر کم ازکم پانچ برسوں کے لئے کوچنگ کرے۔ بین اسٹوکس کے معاملے میں بورڈ نے جس طرح سے سخت رویہ اپنایا اس کے بعد بھی کوچنگ کے عہدے پر بریندن میکلم نے بھی لات ماردی ہے۔ اگلے سال اگست سے پہلے انگلینڈ کو ایشیز سیریز کھیلنی ہے پھر ون ڈے ٹیم جنوبی افریقہ اور نمبیا میں ہونے والے ورلڈ کپ کے لئے تیار ہوگی جو اکتوبر۔ نومبر میں کھیلا جائے گا۔ ون ڈے انٹرنیشنل کے لئے ٹیم میں جوروٹ اور ہیری بروک کے ساتھ سلیکٹرز رائے مشورہ سے ٹیم کی تشکیل کریں گے اس وقت کوچ کے عہدے کے لئے اسٹیفن فلیمنگ، جوناتھن ٹروٹ، رچرڈ داؤسن اور ٹام مودی کے نام سامنے آرہے ہیں لیکن امید ہے کہ اسٹیفن فلیمنگ جو 15 برسوں تک انڈیا میں چنئی سپر کنگس کے کوچ تھے ابھی پچھلے ماہ انہوں نے چنئی سپر کنگس سے رابطہ منقطع کرلیا ہے۔

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor-Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804

پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30 رچترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹیڈ۔ 789، چوبھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ۔ 105 سے شائع۔ ایڈیٹر: پریم شنکر، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی۔-(پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804